اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کتابی سلسلہ

الخطیب

حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** قدس سرہ الباری

سالانہ عرس مبارک

38 واں

یادگاری مجلہ

ہے یہ تیں آپ کے جیسے محمد شفیع
ہادیِ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی : گلزار حبیب ٹرسٹ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرس مبارک

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

خطیب پاکستان علیہ الرحمہ

وہ زندگی بھر چراغ روشن کرتے رہے۔

عشق رسول ﷺ ان کا شیوہ اور ذکر رسول ﷺ ان کا وظیفہ رہا۔

سمتوں میں ان کی صدائے حق کی گونج تھی۔ ملک ملک، قریہ قریہ، گلی گلی، دین مبین کا پرچم اٹھائے ساری زندگی وہ اندھیرے دور کرتے رہے، روشنی پھیلاتے رہے۔

وہ مسیحا نفس تھے، معجز بیان، جمال پیکر، کمال مظہر......

انہیں مسلک اہل سنت کے مجدد کا رتبہ ملا اور وہ خطیب اعظم پاکستان کہلائے۔

وہ اعلائے کلمۂ حق کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے، وہ زندگی بھر چراغ جلاتے رہے۔

مہر شریعت، بدر طریقت، محسن اہل سنت، حضرت علامہ مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ الباری و نور اللہ مرقدہ ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو عازم عالم بقا ہوئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان کے نیاز مند، منتظمین مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)، ارکان گلزار حبیب (ﷺ) ٹرسٹ اور صاحب زادگان حسب روایت ماہ رجب کی تیسری جمعرات اور جمعہ کے شب و روز اپنے مربی و مرشد کے لئے وقف کررہے ہیں۔

38 ویں سالانہ جشن عرس سراپا قدس کی روح پرور تقریبات میں آپ کی شرکت حضرت مولانا قبلہ علیہ الرحمہ سے اظہار محبت و عقیدت کے علاوہ تجدید عشق رسول بھی ہے اور تائید مسلک اہل سنت بھی۔

عرض گزار: **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

(چیئرمین) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) گلزار حبیب ٹرسٹ

ترتیب:

جمعرات: **4 مارچ 2021ء** (جامع مسجد گلزار حبیب، گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی)

عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی، گل پاشی اور علمائے کرام کے خطابات

جمعہ: **5 مارچ 2021ء** نماز جمعہ سے پہلے ورد کلام ربانی، نماز جمعہ کے بعد ختم شریف، دعا اور ہدیۂ درود و سلام

رابطہ: 53۔بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی 74400
فون: **3452 1323, 3452 5343** مسجد گلزار حبیب **(009221) 3225 6532**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

عالمی یومِ خطیبِ اعظم

منایا جاتا ہے۔ ملک و بیرون ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ وخطباء کرام، خطباتِ جمعہ میں مجدد مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قُدّس سرّہٗ الباری ورفع اللہ درجتہ کو خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن وممدوح سے اظہارِ محبت وعقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی۔

ان شاء اللہ تعالیٰ حسبِ سابق اِس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد و مدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرِضوان کو ایصالِ ثواب کے لئے

جمعہ 05 مارچ 2021ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (**جزاکم اللہ تعالیٰ**)

(اخبارات وجرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 3225 6532

موبائل : 0306-2208613 / 0312-2882252

gulzarehabibtrust@gmail.com

توجہ فرمائیں

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (ﷺ)، خطیبِ اعظم حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِ فانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی۔ ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی۔ جس میں عمائدینِ حکومت، علماء و مشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے۔

حضرت قبلہ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دِینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لئے تجدیدی و انقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیر وترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم) میں بلاتاخیر ہمیں بھجوادیں۔ آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں۔ ہم اس کے لئے آپ کے شکر گزار رہوں گے۔

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی)

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: 3452 5343 , 3452 1323 (021) 92 +

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

ایک گزارش

اہلِ ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طَور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرود شریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تا کہ دِین و ملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

درسِ قرآنِ کریم

مجاہدِ اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21 ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نمازِ عشاء ختمِ غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لئے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

اطلاع

گزشتہ کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست www.facebook.com/speechesofokarvi (LIVE)

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeeches

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللّٰہ

”دست بستہ“

☆ **اللّٰہ** تعالیٰ جل شانہ خالقِ کائنات، معبودِ حقیقی ہے۔ تمام خوبیاں اور تعریفیں اسی کو زیبا ہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ اس کی کوئی ابتدا و انتہا نہیں، وہ واجب الوجود ہے۔ اس کا ہر کمال اس کا ذاتی و حقیقی ہے۔ کسی کا دیا ہوا نہیں، کسی کے قبضہ و کنٹرول میں نہیں۔ اس کو کسی کی کوئی حاجت و ضرورت کسی طرح بھی نہیں۔ کسی مجبوری، معذوری، کمزوری کا کوئی تصور بھی اس کے لیے نہیں۔ وہ ایسا پاک ہے کہ کوئی اس جیسا پاک نہیں۔ عیب کا کوئی گمان بھی اس کے لیے ممکن نہیں۔ وہ مالکِ حقیقی ہے، وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ سارا کارخانۂ قدرت اسی کا ہے۔ ہر شے میں اسی کی قدرت کے جلوے ہیں۔ وہ معطی ہے، وہ جسے چاہے، جو چاہے، جتنا چاہے، عطا فرماتا ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کوئی بھی کمال کسی میں مانا نہیں جاسکتا۔ اللّٰہ تعالیٰ ہی کی ذات و صفات اور اسماء و افعال کے مظاہر پوری کائنات میں ہیں۔ وہ بے پرواہ ہے مگر کریم ہے۔ اس جیسا کوئی مہربان نہیں۔ اس کی نعمتوں، برکتوں کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی معرفت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

اللّٰہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے جس مقدس و مکرم ہستی کی خاطر یہ کائنات بنائی، اپنا وہ محبوب ہمیں عطا فرمادیا۔ ہمارے پیارے رسولِ مکرم ﷺ ہی کے ذریعے ہمیں اللّٰہ تعالیٰ کی پہچان ملی، اللّٰہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان اور اللّٰہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق ہمارے رسولِ مکرم ﷺ ہی کی بدولت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے سب سے اعلیٰ، سب سے پیارے اور آخری نبی ہمارے پیارے رسولِ مکرم ﷺ ہیں۔ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہرِ کامل ہیں۔ ذاتِ حق تعالیٰ پر روشن دلیل ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ کی عطا سے ہر کمال کے بکمال جامع ہیں۔ اللّٰہ کی مخلوق میں ہر طرح سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ بے مثل و بے مثال ہیں۔ تاج دارِ کائنات ہیں۔ عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ شفیعِ عاصیاں ہیں، چارۂ بے چارگاں ہیں، اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں بے عیب بنایا ہے، مخلوقِ الٰہی میں ان کی شان کی کوئی حد ہی نہیں۔ ہمارے رب تعالیٰ نے ان کے آداب ہمیں تعلیم فرمائے ہیں، ان کی محبت و تعظیم ہم پر لازم فرمائی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے رسولِ مکرم ﷺ کی کامل پیروی پر ہمیں اپنی بارگاہ میں محبوبیت کی نوید سنائی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کے آخری رسولِ مکرم ﷺ سے وفا کرنے ہی میں ہمارے لیے فوز و فلاح اور دنیا و آخرت میں سعادت و رحمت ہے۔ رحمتِ عالمیاں، شفیعِ عاصیاں رسولِ مکرم ﷺ کے والدینِ کریمین، ازواجِ مطہرات، اہلِ بیتِ اطہار، اصحابِ اخیار رضی اللّٰہ عنہم کی محبت اور ان سب کے بہت احترام ہی میں ہمارے ایمان کی سلامتی اور ہمارے لیے دارین کی بھلائی ہے۔

ہمیں یہ تعلیم و تربیت، صحیح عرفان و آگہی ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم، مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک و ملت، ہمارے آقائے نعمت، مرشد و مربی عاشقِ رسول، محبِّ صحابہ و آلِ بتول، محبوبِ اولیاء علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ و رضی عنہ سے ملی، اپنے دین و ایمان اور مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت پر استقامت اور اس کی خدمت کا جذبہ و وَل وَلہ ان سے کمال وابستگی اور عقیدت و محبت کی

بدولت ملا۔ ہمارے مرشد کریم بلاشبہ ہمارے لیے ہمارے رب تعالیٰ کی بیش بہا نعمت تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ نے انہیں بہت نوازا تھا۔ وہ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ بلاشبہ وہ سچے باکمال مثالی عاشقِ رسول تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے آخری اور سب سے پیارے رسولِ مکرم ﷺ کی ہر نسبت انہیں بہت پیاری تھی۔ انہیں کشتۂ عشقِ رسول کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ دین و مسلک اور ملک و ملت کی خدمت کے حوالے سے وہ مثالی اور یادگار شخصیت رہے۔ انہوں نے راہِ حق میں بہت قربانیاں دیں اور شدید صعوبتیں برداشت کیں۔ وہ ہمہ دم ہمہ جاں صدق و اخلاص کے ساتھ اَن تھک مجاہد رہے۔ وہ ہر درگاہ و بارگاہ، ہر خانقاہ و ہر درس گاہ میں محبوب و محترم رہے۔ مسائل کی بہتات اور وسائل کی کم یابی کے باوجود انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ مسلک و ملت کے لیے وہ عہد آفریں مردِ میداں رہے۔ انہیں مثالی مرکزیت اور عزت و محبت کے ساتھ مقبولیت حاصل رہی۔ میڈیا کے بغیر انہیں دنیا جانتی پہچانتی تھی۔ بحمد اللّٰہ ان کی شہرت و مقبولیت اتنی تھی کہ لوگ ان سے حسد کرتے تھے، وہ بلاشبہ محسود الاقران تھے۔ کثیر الصفات ان کی ذات اور کثیر الجہات ان کی خدمات کا سبھی کو اعتراف رہا۔ وہ اپنے اساتذہ و مشائخ کے لیے بھی باعثِ فخر رہے۔ تحفظِ عقیدہ ختمِ نبوت، ناموسِ رسالت، تعظیم و تکریم صحابہ و اہلِ بیت کرام کے لیے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ سیکڑوں مساجد و مدارس کے قیام اور سرپرستی کے علاوہ اَن گنت صدقاتِ جاریہ کے قابلِ رشک کام انہوں نے انجام دیے۔ وہ اپنے عہد میں مسلکِ حق کا عنوان اور اس کی پہچان تھے، وہ کام کے دَھنی تھے، انہوں نے سمتوں میں پختگی عقائد اور اصلاحِ احوال و اعمال کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا اور کروڑوں افراد کو عشقِ رسول سے سرشار کیا اور ناموسِ رسالت کا سپاہی بنایا۔ وہ منکسر المزاج سادہ طبع اور درویش صفت تھے، اخلاق و عادات کی خوبیاں ایسی کہ دل موہ لیتے تھے۔ ان کے حصے میں سعادتیں اور برکتیں ہی آئیں اور وہ زندگی بھر نیکیاں کماتے اور پھیلاتے رہے۔ 55 برس کے مختصر عرصے میں وہ تنہا ہی صدیوں کے کام کر گئے، حق و صداقت کا موقف جرأت و ہمت کے ساتھ انہوں نے ہر لمحے اور ہر مرحلے میں پیش کیا۔ جماعتِ اہلِ سنّت کے وہ بانی اور امیرِ اول تھے۔ وہ مثالی اور قابلِ تقلید ثابت ہوئے اور عطائے الٰہی سے وہ ناقابلِ فراموش رہیں گے۔ اہلِ سنّت آج بھی انہیں خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں۔

38 برس گزر جانے کے باوجود اپنے محسن و مربی حضرت قبلۂ عالم علیہ الرحمہ کے لیے ہم سب مل کے بھی کسی قابلِ ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ ہر سال ہم اپنی کوتاہی کا اعتراف دہراتے اور شرمندہ ہوتے ہیں، تمنا ہے کہ ہم کوئی خدمت کر سکیں۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کے فرزند و جانشین خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے نہ صرف اپنے باکمال والدِ گرامی علیہ الرحمہ کے نام کو روشن رکھا ہے بلکہ متعدد جہات میں بے شمار نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ دینِ متین اور مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت کے لیے ان کے کارہائے نمایاں کی وجہ سے انہیں سرمایۂ اہلِ سنّت اور عالمی ترجمانِ اہلِ سنّت کہا اور مانا جاتا ہے، وہ دنیا بھر میں وہ بہترین سفیرِ اہلِ سنّت ثابت ہوئے ہیں۔ الحمد للّٰہ تعالیٰ یہ فیضان ہے خاتم النبیین ﷺ کا اور بزرگوں کی دعائیں ہیں کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام سے لوگ اپنے عقیدہ و مسلک کا تعارف کرواتے اور اظہار کرتے ہیں۔ ہر سال یہ مجلّہ بھی انہی کی توجہات کی بدولت ترتیب پاتا ہے۔ اس سال کورونا وائرس کی تباہ کاریاں شدید تھیں، ہم کمزور اور خوف زدہ تھے لیکن حضرت

خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے ہماری ہمت بندھائی، اللّٰہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان حالات میں بھی یہ مجلّہ مرتب ہوگیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے محبوب و مکرم حضور ﷺ کے صدقے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے، ان کو حاسدین و معاندین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور انہیں درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ آمین

☆ کتابی سلسلہ الخطیب، سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے، کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بارآور ہوتی ہے۔ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علما و مشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات و تاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت و محبت سے بیان کرتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند کردیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گے بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت و عقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب ہی ہماری کوشش ہے۔ الحمد للّٰہ ہمیں اس میں کام یابی ہوئی ہے۔ پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد، مدارس، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں احباب قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ ٹیلے فون، ای میل، ایس ایم ایس، فیس بک، وَھٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے۔ جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی، الحاج ابراہیم اسمال قادری، حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے۔ انڈیا میں حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں۔ برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور اظہار کرتے رہے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے۔ بنگلا دیش سے حضرت مولانا سید ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابلِ قدر ہیں۔ آسٹریلیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت وعقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصال ثواب میں جناب شیخ عمر علی (راول پنڈی) ، الحاج پیر خالد اشرفی (اوکاڑا) ، الحاج شیخ محمد اشرف و رفقاء (پیر محل) ، مرکز فیضانِ مدینہ ، دعوتِ اسلامی (کراچی) ، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی (کراچی) ، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی) ، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی علیہ الرحمہ کے فرزندان (نوشہرہ ورکاں ، میر پور) ، حافظ محمد ناصر (کراچی) ، شیخ نیک محمد (شرق پور شریف) ، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی) ، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی) ، مولانا قاری محمد حفیظ (لاہور) ، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان) ، متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختمات قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 37 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک و ہند کے متعدد نمایاں اخبارات و جرائد اور رسائل میں شائع ہوئی، وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

''جماعتِ اہلِ سنّت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا 37 واں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گُل زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ بمطابق 12 اور 13 مارچ 2020ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گُل زارِ حبیب ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام والہانہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر کتابی سلسلہ ''الخطیب'' کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء و مشائخ اور عقیدت مند حضرات وخواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں ، درس گاہوں ، سنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی و گُل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللّٰہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما و مشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام کا وِرد کیا گیا۔ (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں) ۔ خطیبِ اہلِ سنّت پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، حاجی محمد حنیف طیب، مفتی منیر احمد سعیدی، مولانا عاشق حسین سعیدی، سید رفیق شاہ، صوفی محمد حسین لاکھانی، انجینئر سید حماد حسین ، صاحب زادہ فرحت حسن خان نوری اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔

مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ بلاشبہ عطائے رسول تھے، انہیں قدرت نے جو خصوصیات عطا کی تھیں ان کی بدولت انہیں قلوب واذہان کی تسخیر کی قوت وصلاحیت بھی ملی تھی وہ ہر بارگاہ، درس گاہ اور خانقاہ میں محبوب ومحترم تھے، وہ سچے عاشقِ رسول تھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب تھے اسی لیے سمتوں میں انہیں پذیرائی ملی ۔ الیکٹرانک میڈیا اور وسائل کی بہتات کے بغیر ان کی اَن تھک جدوجہد کی وجہ سے ان کی شہرت ومقبولیت مثالی رہی جو آج بھی قائم ودائم

ہے۔ کثیر الصفات ان کی شخصیت اور دین وملت کے لیے کثیر الجہات انکی خدمات کا فیضان آج بھی جاری ہے اور جاری رہے گا۔ عشقِ رسول اور ناموسِ رسالت کے باب میں وہ عزیمت واستقامت کے ساتھ مردِ میداں اور قابلِ تقلیدامیرِ کارواں رہے، حق گوئی وبے باکی ان کا شعار رہا، وہ عہد ساز اور عہد آفرین ہستی تھے۔ ان کی خوبیوں کی وجہ سے زمانہ ان سے حسد کرتا تھا ان کے اساتذہ ومشائخ کو بھی ان پر ناز تھا اور اہلِ سنّت و جماعت کا وہ اعتبار وافتخار تھے۔ تجدید واحیاے دین اور مسلکِ حق کے لیے ان کے مساعی جمیلہ ناقابل فراموش ہیں۔ تحفظِ عقائد اور اصلاح اعمال کے لیے انہوں نے مثالی کارہاے نمایاں انجام دیے۔ ان کے صدق واخلاص اور جرأت واستقامت نے انہیں نمایاں رکھا۔ وہ قدرت کے انعام یافتہ طبقے میں سے تھے، تن تنہا انہوں نے اتنے کام کیے کہ ان پر رشک ہوتا ہے۔ مائنڈ اور ٹرینڈ سیٹ کر گئے وہ اپنے حصے کا کام کر گئے جسے ہم بڑھا نہ سکیں تو کم از کم جاری رکھیں۔ وہ تحریکِ پاکستان، تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت، تحریکِ دفاعِ پاکستان، تحریکِ نفاذِ نظامِ مصطفیٰ، تحریکِ اتحادالمسلمین میں قافلہ سالار رہے۔ انہوں نے الیکٹرانک میڈیا کے بغیر مثالی شہرت پائی، وہ فتنوں کا سدّ باب کرتے رہے، اہلِ سنّت ان پر فخر کرتے رہیں گے۔ وہ اجالوں کے نقیب اور مینارہ نور تھے۔ اقلیمِ خطابت کے تاج دار ہونے کے ساتھ وہ مثالی محقق ومصنف بھی تھے، ان کی ہر تصنیف کام یاب اور مقبول ہوئی۔ ملک وملت کے لیے وہ قابلِ قدر راہ نما تھے اور انہوں نے وطنِ عزیز اور ملت اسلامیہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی شاہ کار تصنیف ذکرِ جمیل ملت پر ان کا احسان ہے۔ ان کی شہرت ومقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو آج سمتوں میں اہلِ سنّت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابل فخر رہنما ہیں۔ دنیا بھر سے اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔ مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔ اجمیر شریف کے سجادہ نشین نے درگاہ خواجہ غریب نواز میں حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی۔

اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے تین لاکھ چھ ہزار تیس مرتبہ(3,06,030) قرآنِ کریم ☆ چھبیس لاکھ اڑسٹھ ہزار سات سو نواسی مرتبہ (26,68,789) قرآنی سورتیں ☆ نو لاکھ سولہ ہزار پانچ سو پینسٹھ(9,16,565) قرآنی آیات ☆ دو اَرب بیس کروڑ چوہتر لاکھ انہتر ہزار تین سو ایک (2,20,74,69,301) دُرود شریف ☆ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ بیس ہزار سات سو چون (1,60,20,754) کلمہ طیبہ ☆ ایک لاکھ انہتر ہزار چھیاسی (1,69,086) اسماے حسنیٰ ☆ سات لاکھ چونسٹھ ہزار دو سو چونسٹھ(7,64,264) استغفار ☆ ستاون ہزار ایک سو(57,100) قرآنی پاروں ☆ کروڑوں مرتبہ متفرق کلمات وتسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد واذکار کے وِرد، ان گنت طواف، عمرے، روزوں، ان گنت نوافل، محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ عقیدت مندوں نے ایصال ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ وطواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی، ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔ اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 13 مارچ 2020ء کو دنیا بھر کے 43 ممالک میں عقیدت واحترام سے مساجد ومراکزِ اہل سنت میں سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم

منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں مولانا حامد رضا مہروی، مولانا اختر قادری، صاحب زادہ فاروق حیدر شاہ ہمدانی، مولانا محمد شریف نقش بندی، پیر صابر زمان، محمد عاطف بلو، الحاج توفیق قائم خانی، الحاج افتخار قائم خانی، سید محمد جنید شاہ، صاحب زادہ ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج جاوید اقبال، محمد آفتاب اقبال، سید عادل شاہ اسحاق، الحاج محمد ظفر علی، حافظ محمد ندیم، شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا قادری، شیخ جمیل احمد، زبیر اسحٰق، مولانا ایوب الرحمٰن اوکاڑوی، مولانا محمد اسحاق مدنی، مولانا اشرف گورمانی، امیر بیگ معصوم، بنگلا دیش سے مولانا محمد عبداللّٰہ، علامہ معراج الدین اختر القادری، علامہ غلام محی الدین، مولانا اکرم رضوی اختر القادری، پیر سید مختار شاہ، ڈاکٹر سید انور نیازی، طلعت محافظ، محمد خالد رضا، سید سمیع اللّٰہ حسینی، سید اسلم غزالی، سید ثاقب علی، محمد اقبال، محمد نبیل رضا، سلیم لاکھانی، مولانا قاری ضیاء اللّٰہ نقشبندی، قاری غلام قاسم اویسی، قاری محمد امین صدیقی، مولانا عبدالعزیز قادری، قاری محمد اصغر سعیدی، غلام حسین مغل، مولانا محمد شفیق نورانی، شیخ محمد شکیل اوکاڑوی، الحاج رفیق سلیمان، نبیل قادری، حاجی جاوید معرفانی، مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی قادری، شیخ محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، محمد ناصر قادری، گوجراں والا سے محمد خلیل مغل، امریکا سے مولانا زوہیب قادری، سید اخلاق شاہ، شہزاد قریشی، سمیر رضا، محمد نبیل رضا، مفتی منیر احمد سعیدی، علامہ محمد اسلم سعیدی، مولانا محمد آصف سعیدی، قاری محمد اشرف سعیدی، مولانا محمد طارق نقشبندی، علامہ محمد ابصر، الحاج مختار احمد رمضان، اقبال احمد، سید ریحان علی چشتی، سید عمیر شاہ، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے الحاج سید عبدالماجد وارثی مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفیٰ کے محمد اکبر نقش بندی، وقاصِ مصطفیٰ اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن طلباء اسلام اور بزم فیضان وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات و جرائد نے سالانہ عالمی یوم خطیب اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیب اعظم کا 38 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 04-05 مارچ 2021ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ: حمید اللّٰہ قادری، حیدر علی قادری)''

☆ 33 ویں سالانہ عرس مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک و بیرون ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصال ثواب کے لیے سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا۔ 92 ٹی وی چینل نے بھی صبحِ نور پر پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب جسٹس نذیر احمد غازی کی میزبانی میں خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علاوہ پروگرام میں شامل علمائے کرام نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزنامہ جنگ کراچی، روزنامہ 92 کراچی، لاہور، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہ نامہ عقیدت (حیدرآباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدرآباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدرآباد) اور متعدد جرائد

نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنّت اور مراکز میں علما و مشائخ، اساتذہ و طلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان و کارکنان اور عقیدت مندوں نے 13 مارچ 2020ء کو 37 واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں حضرت مولانا محمد اقبال چشتی، حافظ محمد اکرم، صوفی الحاج سردار محمد، ساہی وال میں حکیم شیخ محمد سعید، الحاج شیخ منظور احمد اور ان کے احباب و رفقاء، پتوکی میں شیخ محمد خلیل، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم اور میاں ارسلان اقبال اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، نوجوان رہنما جناب محمد نواز کھرل، محافل نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عمر علی، شیخ عقیل احمد، قاری محمد یونس قادری، راول پنڈی اور اس کے قرب و جوار میں جناب مولانا قاری مظہر عباس اور ان کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزم فیضان وارثیہ کے جناب سید عبدالماجد وارثی نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں ۔ برطانیا میں پیرزادہ مصباح المالک لقمانوی، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی، الحاج محمد عرفان نقش بندی، بھارت میں تحریک فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، شیخ فرید نثار، حیدرآباد دکن میں محمد مصطفیٰ اور ان کے وابستگان، حضرت پیرزادہ محمد عبدالباقی اشرفی اور ان کے وابستگان، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اور ان کے مریدین، بنگلا دیش میں رضا اسلامک اکاڈمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی، مولانا محمد عبداللّٰہ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا سید ابوالبیان ہاشمی، مولانا محمد عبدالمنان، آسٹریلیا میں مولانا افتخار ہزاروی، راجا عبدالحمید، محمد نسیم خاں، مولانا محمد نواز اشرفی، ماریشس میں سنّی رضوی سوسائٹی کے ارکان، مولانا مقبول احمد اشرفی، خطیبہ مولاتنا سیدہ عاکفہ رضوی، زمباب وے میں الحاج منصور رضا قادری، ڈربن جنوبی افریکا میں مولانا محمد بانا شفیعی قادری، الحاج احمد رشید، الحاج ابراہیم اسمال قادری، تنویر ہاشم منصور، رضا اکادمی کے ارکان، مولانا آفتاب قاسم، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ذالگا ؤنکر اشرفی، الحاج محمد اسحٰق اشرفی اور مولانا محمد محسن اشرفی، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور ان کے رفقاء، الحاج زاہد ابراہیم کریم، الحاج ابوبکر کریم، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان، الحاج ڈاکٹر عبداللّٰہ منصور، امریکا میں الحاج اے لئیق بیگ، جناب غلام فاروق رحمانی، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، الحاج چودھری عبدالحمید و برادران، سید منور علی شاہ بخاری، محمد الیاس، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی، اِس پین، ری یونین، متحدہ عرب امارات، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلے فون، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اللّٰہ کریم

احباب کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر ''کتابی سلسلہ الخطیب'' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آ جاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہو گئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں۔

☆ گزشتہ برس 37ویں سالانہ عرس مبارک کے دنوں میں دنیا میں کورونا وائرس کا شور شروع ہو چکا تھا، عرس مبارک کی تقریبات کے دو روز بعد تمام تقریبات اور اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی یہاں تک کہ جشن معراج النبی ﷺ کے اجتماعات بھی کراچی میں نہیں ہو سکے۔ لاک ڈاؤن کا سلسلہ شروع ہوا تو میڈیا پر براجمان کچھ لوگوں کی طرف سے مساجد بند کرنے کا مطالبہ کچھ اس انداز سے کیا جانے لگا جیسے کورونا وائرس پھیلے گا تو صرف مسجدوں ہی سے پھیلے گا اور اسے صرف نمازی ہی پھیلائیں گے۔ میڈیا ہاؤسز کھلے تھے، بازاروں میں خرید و فروخت کے اوقات میں ہجوم دیدنی تھا۔ سوشل میڈیا ایسی تصویروں سے بھرا ہوا تھا جن میں جگہ جگہ لوگ بغیر فاصلوں اور بغیر احتیاطی تدابیر کے جمع دکھائے گئے۔ بیسیوں کیمرہ مین بغیر فیس ماسک (مونھ پوش) کے ان لوگوں کی وڈیوز بناتے دکھائے جاتے رہے جو دوسروں کو SOP's (اسٹینڈرڈ آپریشنل پروسی جرز) کی تاکید کر رہے تھے۔ پریس کانفرنسز اور میٹنگز میں سیکڑوں افراد بغیر فاصلوں کے جمع ہوتے رہے لیکن ٹی وی چینلز پر یلغار تھی تو مساجد کی بندش کی تھی۔ حالاں کہ نمازیوں نے سینی ٹائزر سمیت بہت احتیاطی تدابیر اختیار کی ہوئی تھیں۔ کراچی شہر میں کورونا وائرس کی وجہ سے ''لاک ڈاؤن'' کیا گیا پھر کچھ نرمی کی گئی اور اوقاتِ کار مقرر کیے گئے۔ پولیس کو رشوت خوری کے مواقع ملے، جس کسی نے مونھ مانگی رشوت تھانے پہنچائی اس کے لیے اوقات کی پابندی نہیں رہی۔ تاجروں سے حکمرانوں کے بھی اسی طرح رقم بٹورنے کے تذکرے زبان زدِ عام ہوئے۔ ظاہر یہی ہوا کہ ''کرپشن'' ہی سکہ رائج الوقت ہے اور ''عذاب'' کے دوران یہ چلن کچھ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس قوم میں ایمانی، اخلاقی پستی کا یہ احوال مزید بربادی ہی کی ''نوید'' سناتا ہے۔ پانچ روپے میں فروخت ہونے والا فیس ماسک پچاس سے زائد روپے میں فروخت کرنے والوں میں وہ بھی شامل تھے جو ناجائز منافع خوری اور ملاوٹ وغیرہ کو اس وائرس کا سبب بتا رہے تھے۔ کورونا وائرس کو عذاب کہا گیا اور وہ جو حجاب و نقاب کو بُرا اور ظلم کہتے تھے وہ بھی زور و شور سے مونھ پوشی کی تلقین و تاکید کر رہے تھے۔ طہارت و نظافت کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ مصافحہ و معانقہ کو سختی سے روکا گیا۔ بچوں اور بڑوں کے درمیان سوشل ڈس ٹین سنگ (سماجی فاصلہ) کو لازمی کہہ کر ماحول میں خوف و ہراس اور اخلاقی اقدار کی پامالی کو بڑھایا گیا۔ کچھ کو ان فاصلوں سے بے موت ہی مار دیا گیا۔ وقتی طور پر لوگ کچھ کھلے گناہوں کو تو بھول گئے لیکن کتنے گناہ اسی طرح کرتے رہے۔ دفعِ وبا کے لیے اذانیں تو دیں لیکن نمازی پھر بھی نہ بنے۔

کراچی میں اہل تشیع کے اجتماعات اور جلسہ و جلوس کورونا وائرس فری رہے کیوں کہ حکمران طبقہ اس میں شامل تھا۔ شب معراج، شب برأت اور جمعہ کے اجتماعات پر پابندی رہی۔ پہلی مرتبہ مساجد کی ایسی بندش ہوئی اور پابندی کے بعد فاصلوں سے نماز کی ادائی ہوئی۔ تعلیمی ادارے بند رہے۔ لاک ڈاؤن پر صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کا موقف متضاد رہا۔ خوب الزام تراشیاں اور بحثیں کی گئیں۔ کتنے بے روزگار ہوئے؟ کتنے دیوالیہ ہوئے؟ حکومت کی طرف سے معمولی امداد کا اعلان ضرور ہوا لیکن سب کے لیے نہیں ہوا اور وہ اعلان بھی وقتی اور سیاسی وعدوں کی طرح رہا۔

پولیس، ہسپتال اور قبرستان والوں نے ہر میت پر لاکھوں روپے بٹورے، ہر مرض کے مریض کو صرف اسی کورونا وائرس میں مبتلا ثابت کرنے کی سازشیں ہوئیں۔ جنازہ و تدفین بھی مشکل بنا دیے گئے۔ کلونجی، ثنا مکی وغیرہ کے بھاؤ بھی بڑھائے گئے۔ اس گہما گہمی میں کچھ افراد، تنظیموں اور فلاحی کارکنوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مفت راشن کی فراہمی کی اور امدادی خدمات انجام دیں۔ ایران سے آنے والے کورونا زدہ افراد کے لیے ''مؤثر'' افراد نے من مانی کی اور وائرس پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ کہا گیا کہ چائنا میں یہ وائرس شروع ہوا لیکن مختصر مدت میں سمتوں میں پھیل گیا۔ میڈیا کے مطابق اب تک آٹھ کروڑ سے زائد افراد اس میں مبتلا ہوئے اور تقریباً 19 لاکھ افراد کی اموات ہوئیں۔ اس وائرس کو قدرتی آفت کہنے والے کم اور انسانی سازش کہنے والے زیادہ ہیں۔ حقائق اور تفصیلات کا احوال کچھ یہی بتا رہا ہے کہ یہ پین ڈے مِک نہیں بلکہ پلَین ڈے مِک (عالمی وبا نہیں منصوبہ ساز وبا ہے) ہے۔ ویکسین کے حوالے سے بھی متضاد خبریں ہیں۔ دنیا اس وبا کی لپیٹ میں ہے اور اب دوسری لہر زیادہ مہلک اور خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ لوگوں کی تعداد کے مطابق آراء بھی بہت ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ دنیا کی دو ''بڑی طاقتوں'' کی جنگ ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ بل گیٹس کے بیان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، آبادی گھٹانے، انسانی ذہن کو قابو کرنے اور دنیا کا نظام و ماحول بدلنے کی باتیں محض بے سرو پا نہیں ہیں۔ اگر یہ قدرتی آفت تھی تو کتنے ملکوں میں اس کا گزر اس طرح کیوں نہیں ہوا جیسے دیگر ممالک میں ہوا؟ متعدد سوالیہ نشان ہیں۔ فلائٹ آپریشن بند ہوا، پھر کچھ احتیاط کے ساتھ بحال ہوا، پھر وہ احتیاط بھی جاتی رہی۔ ہوٹلز، ہالز کتنے شعبے کس قدر متاثر ہوئے۔ ایک گاڑی میں خود اکٹھے بیٹھ کر آنے والے قطاروں اور انتظار گاہوں میں لوگوں کو فاصلے سے بٹھاتے رہے۔ اب برطانیا میں وائرس کی نئی قسمیں بتائی جا رہی ہیں۔ یورپی ممالک کی سرحدیں ایک دوسرے کے لیے بند کی جا رہی ہیں۔ کیا معمّا ہے یہ وائرس؟ کیا ہونا ہے؟ سبھی پریشان ہیں۔ انسانی بے بسی، بے کسی کی کیسی کیسی داستانیں رقم ہوئیں؟ اتنی ''ایڈوانس'' دنیا نے کیا کچھ نہیں دیکھ لیا؟ نہیں معلوم کسی نے کچھ سیکھا یا فرعون کی لاش دیکھ کر بھی عبرت نہ پکڑنے والوں ہی کی طرح بدحالی ہی میں مست رہیں گے؟ الامان الحفیظ

☆ اہلِ ایمان کے لیے سب سے زیادہ افسوس اور صدمے کی بات یہ رہی کہ حرمین شریف کئی ماہ زائرین کے لیے بند رہے اور حج کے لیے بھی صرف مقامی افراد کو اجازت دی گئی۔ زم زم جیسے آبِ شفا پر بھی پابندی رہی۔

کورونا وائرس کی شدت سے پریشان کن ماحول میں بھی حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سوشیل میڈیا پر عوام سے مسلسل رابطے میں رہے۔ لوگوں کی رہ نمائی بھی کرتے رہے اور رفاہی، فلاحی خدمات بھی بخوبی انجام دیتے رہے۔ جمعہ کے اجتماع نہ ہونے کی وجہ سے سوشیل میڈیا پر ان کے خطبات جاری

رہے۔ ماہ رمضان میں روزانہ سوال و جواب کی نشست سوشیل میڈیا پر ہوتی رہی جس کو لوگوں کی پُر زور فرمائش پر جب سے اب تک ہفتہ واری جاری رکھا گیا ہے، ہر جمعرات کی شب دو گھنٹے کی یہ نشست بعنوان ''ہم اور آپ علامہ اوکاڑوی کے ساتھ'' دنیا بھر میں بہت مقبول ہوئی۔ ماہ محرم کے پہلے عشرے میں بھی سوشیل میڈیا ہی سے حضرت خطیبِ ملت کے خطاب ہوے۔ متعدد مما لک برطانیا، کینیڈا، جنوبی افریقا، امریکا، بھارت کے کتنے یوٹیوب چےنلز اور فیس بک پے جز پر حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے لائیو خطبات ہوے۔

☆ گزشتہ برس 37 ویں سالانہ عرس شریف کے یادگاری مجلّے، کتابی سلسلہ الخطیب میں ہم نے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی ایمانِ ابوطالب اور صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں موقف اور افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے حوالے سے جو تحریر شامل کی تھی، دنیا بھر سے علما و عوام نے اسے بہت سراہا اور اسے بہت اچھی کاوش قرار دیا۔ ہمیں موصول ہونے والے پیغامات میں یہی کہا گیا کہ رفعِ نزاع اور دفعِ مطاعن کے لیے یہ تحریر بہت محتاط، مناسب، جامع اور بہترین ہے۔ بحمد اللّٰہ تعالیٰ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو اہلِ سنّت و جماعت میں اہمیت اور مقبولیت و محبوبیت حاصل ہے، وہ مسلکِ حق پر پختگی اور تصلب رکھتے ہیں۔ لوگ ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے آخری اور پیارے نبی ﷺ کے صدقے ان کی حفاظت فرمائے اور حاسدین و معاندین کے شر سے بچائے۔ آمین

☆ گزشتہ برس سے اب تک ہونے والے سانحوں میں ایک بڑا سانحہ یہ ہے کہ صحیح العقیدہ اہلِ سنّت و جماعت باہم متصادم ہوگئے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک نعرہ لگ گیا تھا ''بے گناہ بے خطا، معاویہ معاویہ''۔ اس نعرے پر ہلچل شروع ہوئی ہی تھی کہ اس سے رجوع کرلیا گیا اور بات زیادہ نہیں بڑھی۔ پھر جانے یہ دو سوال کیسے ہوے، کیوں ہوئے؟ (1) دس محرم، یوم عاشورا کو شادی کرنا (2) سید الشہداء سیدنا امام حسین کا آخری سجدہ کیا باوضو تھا؟ ان سوالوں کو کیوں شامل کیا گیا؟ کیا مجبوری تھی؟ کوئی ''شخصیت'' نشانہ تھی یا ہدف کچھ اور تھا؟ کچھ بھی ہو، ایسے سوال و جواب کی حدّت اور شدت غیر معمولی ہوتی ہے۔ بہت احتیاط چاہیے۔ ادھر ادارہ صراط مستقیم لاہور کے سربراہ جناب مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی کی زباں سے مخدومۂ کائنات خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ سلام اللّٰہ علیھا کے لیے جو نامناسب جملے سرزد ہوے ان کی وجہ سے شدید دھچکا لگا اور دنیا بھر میں انتشار و اشتعال پایا گیا۔ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے یہ جملے سنتے ہی سوشیل میڈیا پر بدستِ خود یہ تحریر فرمایا: ''سیدہ کائنات سلام اللّٰہ علیھا ''خطا پر تھیں'' (معاذ اللّٰہ) یہ جملہ جو سرزد ہوا ہے اس سے رجوع فرمالیں۔ اللّٰہ کریم معاف فرمائے۔'' ہر کسی نے اس مخلصانہ تحریر کو سراہا اور کہا کہ اس پر فوراً عمل ہوجاتا تو بات وہیں ختم ہوجاتی لیکن ایسا نہ ہوا۔ وضاحتوں، مباحثوں میں الجھاؤ بڑھتے گئے اور فتنہ و فساد تک نوبت جا پہنچی۔ ردِ عمل میں روافض، اہل تشیع نے اعلانیہ وہ شدید بدترین گستاخیاں کیں جو پاکستان میں اس سے پہلے اس طرح کبھی کرنے کی انھیں جرأت نہیں ہوئی تھی۔ خوارج نے اپنا کھیل کھیلا۔ حکمرانوں کی طرف سے مجرموں کو فرار کرانے کی مدد ہوئی۔ مجرموں کے خلاف فوری ضروری کارروائی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب کے خلاف اہل تشیع نے ایف آئی آر درج کروادی تھی۔ علمائے اہلِ سنّت نے بہت کوشش کی کہ ڈاکٹر جلالی صاحب اہلِ سنّت کو فساد سے بچانے کے

لیے اپنے نامناسب الفاظ سے رجوع کرلیں لیکن ایسی ہر کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر جلالی گرفتار کرلیے گئے۔ ادھر اہلِ سنّت میں دھڑے بندی ہوگئی جو ہر نئے دن بگڑتی رہی۔ فتاویٰ شائع ہوے، کانفرنسیں ہوئیں، انٹرویو ہوے، کیا کیا ہوا، اس کی ایک تفصیل ہے۔ چار ماہ بعد ڈاکٹر جلالی صاحب رہا ہوے تو لہجے اور رویّے میں شدت بڑھی ہوئی تھی، کسی حل کی طرف رجحان بظاہر نظر نہیں آیا۔ اللّٰہ کرے کہ یہ نزاع جلد ختم ہوجائے اور اہلِ سنّت میں انتشار و افتراق نہ بڑھے اور شخصیات بھی ضائع نہ ہوں۔

☆ حضرت سیدہ کائنات سلام اللّٰہ علیھا کے لیے سخت اور درشت لہجے میں کہے گئے مبحوث عنھا متنازعہ جملوں اور ان کی تشریح و توضیح میں علمی خیانتوں اور خطاؤں پر جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی سے شرعی تقاضوں کے مطابق توبہ اور رجوع کا ہمارا مطالبہ برقرار ہے لیکن غیروں کی طرف سے ایف آئی آر کے اندراج میں جو بے اعتدالی کی گئی ہے اور قانونی دفعات میں 295C کے مطالبے میں جو حد سے تجاوز کیا جارہا ہے، ہم اس سے مکمل براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقے ہمیں فتنوں اور فتنہ گروں سے بچائے اور مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت پر ثابت و قائم رکھے۔

☆ 10 محرم الحرام 1442ھ، یوم عاشورا کو کراچی میں اہل تشیع کے جلوس کے شرکاء نے ایم اے جناح روڈ پر تبت سینٹر کے عمارت کے قریب لاؤڈ اسپیکر پر صحابہ کرام کے نام لے کر ان پر لعنت بھیجنے کی شدید گستاخی کی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسی مذموم جسارت اہلِ ایمان کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ اہلِ تشیع کی طرف سے مسلسل گستاخیاں ہورہی تھیں۔ صوبائی اسمبلی سندھ میں حضرت سیدۂ کائنات سلام اللّٰہ علیھا کو ''ام الانبیاء'' دانستہ لکھا گیا اور پھر مختلف بہانے تراشے گئے، شیعہ مجالس میں حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ کے لیے بہت غلط الفاظ کہے گئے۔ بناتِ رسول کا انکار اور ازواجِ رسول کی اہانت کی گئی۔ بلاشبہ یہ کھلی دہشت گردی تھی لیکن اس پر حکومت کی طرف سے فوری کارروائی نہیں ہوئی۔ عدلیہ، افواج، پارلیمینٹ کی اہانت شاید ناموسِ رسالت، ناموسِ صحابہ و اہلِ بیتِ اطہار سے زیادہ اہم سمجھی جاتی ہے اسی لیے فوراً ضروری کارروائی ہوتی ہے۔ کسی کتاب کا سرورق بھی اگر کسی ادارے کے حوالے سے ناموزوں سمجھا جائے تو وہ منظر عام پر نہیں آنے دیا جاتا۔ مگر ایمانیات کے لیے غیرت و حمیت کے تقاضے حکمرانوں کی طرف سے پورے نہیں کیے جاتے۔ اہلِ ایمان نے ان گستاخیوں پر شدید احتجاج کیا، ملک بھر میں ریلیاں اور اجتماع ہوے۔ کراچی میں فقید المثال تاریخی ریلی نکالی گئی، اہلِ ایمان نے غیرتِ ایمان کے تقاضوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مفتی اعظم پاکستان جناب منیب الرحمٰن، مولانا سید شاہ عبدالحق، مولانا سید مظفر حسین شاہ، مفتی عابد مبارک، مولانا اشرف گورمانی، صاحب زادہ ریحان نعمانی، ڈاکٹر سید عبدالوہاب اکرم قادری و دیگر نے دن رات محنت کی، حضرت خطیبِ ملت نے اس موقع پر علماء کو متحد رکھنے میں بہترین کردار ادا کیا اور خود بھی نمایاں حصہ لیا۔ اس ریلی کے اگلے روز دیوبندی وہابی طبقے نے احتجاجی مظاہرہ کیا لیکن صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم کے ساتھ ساتھ انہوں نے یزید پلید علیہ مایستحقہ کی حمایت و تائید کرکے ماحول مکدر کیا۔ کتنی دل خراش بات ہے کہ اسلام کے مقدس نام پر حاصل کی گئی اس مملکت خداداد میں صحابہ و اہلِ بیت کے گستاخ اتنے جری ہورہے ہیں۔ الامان الحفیظ

☆ فرانس میں خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، تاج دارِ کائنات حضورِ اکرم ﷺ سے منسوب کرکے

’’خاکے‘‘ بنانے اور آویزاں کرنے کی گھناؤنی، مذموم اور بدترین سازش پھر رچائی گئی اور فرانسیسی صدر نے اسے ’’آزادیِ اظہارِ رائے‘‘ قرار دے کر رَوا رکھا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں ہی نہیں کچھ غیر مسلم شخصیات نے بھی اسے اظہارِ رائے کی آزادی قرار دینے کی مخالفت و مذمت کی۔ مسلم دنیا میں اس شدید ترین گستاخی، بدترین دہشت گردی اور انتہا پسندی پر احتجاج کیا گیا۔ اسلاموفوبیا کے حوالے سے ملک پر مسلط وزیر اعظم، اقوام متحدہ کے فورم پر اپنا موقف بیان کر چکے ہیں اور ملتجیانہ لہجے میں حکومت نے بھی اس دل آزاری اور گستاخی کے خلاف کسی قدر بات کی ہے۔ ترکی کے صدر کے سوا کسی قابلِ ذکر شخصیت کا جرأت مندانہ بیان سننے میں نہیں آیا۔ کچھ مسلمانوں نے فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کا رویّہ اپنایا، کچھ نے اپنے غم و غصے کا اظہار فرانسیسی صدر کی تصویر کو پیروں تلے روند کر کیا۔ احتجاجی ریلیاں اور مظاہرے ہوے۔ پاکستان میں ناموسِ رسالت کے ایک پہرے دار، امیر المجاہدین حضرت مولانا خادم حسین رضوی کا اس حوالے سے کردار نمایاں تھا۔ انہوں نے گزشتہ چار برس میں اللّٰہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کی محبت اور تعظیم ہی کے حوالے سے شہرت و مقبولیت پائی۔ غازی ممتاز قادری کی گرفتاری سے اس مردِ قلندر نے اپنی صدائے حق بلند کی۔ یہ آواز اور للکار اتنی توانا ہوگئی کہ ’’ریاستِ مدینہ‘‘ کے علَم بردار اسے گوارا نہ کر سکے۔ چار برس میں اس بظاہر معذور مگر جرأت و ہمت سے معمور شخص نے صدق و اخلاص کے ساتھ سمتوں میں بیداری کی وہ تحریک پھیلائی جس نے دنیا پرست ملکی حکمرانوں اور بیگانوں کی نیند حرام کر دی۔ حکمرانوں کی طرف سے لبیک یا رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیک وسلم)، تاج دارِ ختمِ نبوت زندہ باد کی صدائیں لگانے والوں کے خلاف ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ میں سخت کریک ڈاؤن کیا گیا۔ اسی ملک میں ’’میرا جسم میری مرضی‘‘ اور نکاح کے خلاف باتیں کرنے اور مظاہرے کرنے والوں کو سہولتیں دی گئی۔ میڈیا پر کوریج دی گئی۔ اپنے ہی وزیر کو ہندوؤں کے خلاف بات کرنے پر وزارت سے برطرف کیا گیا، یہی نہیں بلکہ صحابہ و اہلِ بیت کے گستاخوں کو رعایتیں دی گئیں مگر اللّٰہ تعالیٰ کی آخری نبی ﷺ کے عشاق، محبوں اور دیوانوں پر کون سا ستم رَوا نہیں رکھا گیا؟ وزیر اعظم نے ملعونہ عاصیہ مسیح کو رہا کرنے کا ’’کریڈٹ‘‘ امریکا میں بیٹھ کر خود لیا اور ناموسِ رسالت کی بات کرنے والوں کو ’’چھوٹا سا طبقہ‘‘ کہہ کر تحقیر و توہین کی۔ وہ خود رسولِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم کے لیے نامناسب کلام کر چکے ہیں۔ وزیر اعظم کے چہیتوں نے خدا کے بعد عمران خان کا درجہ بتایا اور ان کے متعدد وزیر دین اور دین داروں کے خلاف ’’بدزبانی‘‘ کے عادی ہیں۔ ظاہری سی بات ہے کہ اسلام اور مقدسات و معظماتِ دینی کی حکمرانوں کے نزدیک کوئی خاص اہمیت ہی نہیں۔ انہیں صرف اپنا اقتدار عزیز ہے، وزیر اعظم نے 22 برس جن باتوں، چیزوں کے خلاف باتیں کر کے انہیں بدلنے کے دعوے اور وعدے کیے تھے، ہر وہ کام انہوں نے بلا جھجک خود کیا اور ڈھٹائی سے کیا۔ لوگوں کو بظاہر ’’ریاستِ مدینہ‘‘ کی باتیں کر کے بہلایا، پھسلایا اور بباطن ملک میں لادینیت کے لیے راہیں ہموار کرتے رہے۔ کرتار پور راہ داری، ہندو مندر کی تعمیر، غیروں کے تیوہار کا اہتمام، قادیانیوں کے تقرر، نصابی کتب سے ختمِ نبوت کے الفاظ حذف کرنے، وزارت مذہبی امور میں ختمِ نبوت کے خلاف سازشوں وغیرہ کی کارستانیاں سامنے کی باتیں ہیں۔ اپنے کتوں کی جتنی فکر ہے انہیں اتنی فکر بدحال ہوتی عوام کی نہیں۔ مولانا خادم حسین رضوی پر حکمرانوں نے کیا کیا الزام نہیں لگائے؟ انہیں کس جرم میں مہینوں قید رکھا؟ متعدد علماء اور تحریکِ لبیک کے کارکنوں کو کتنا اور کیسا ٹارچر کیا گیا؟

ناموسِ رسالت کے لیے انہوں نے دھرنا دیا تو کیا ’’سلوک‘‘ کیا گیا؟ آنسو گیس اور ہزاروں شیل برسانے میں کیا کسر رکھی گئی؟ اللّٰہ تعالیٰ کے آخری نبی کے نام لیوا کیا اسی سلوک کے مستحق تھے؟ کیا پاکستان میں ناموسِ رسالت پر پہرہ دینا جرم ہے؟ گستاخانِ رسول، شاتمانِ رسول کے خلاف، مسلمانوں کا اپنی ایمانی غیرت کا مظاہرہ کیا دہشت گردی ہے؟ 126 دن ناچ گانے اور خرافات والے دھرنے کے شرکاء سے تو ایسا کوئی ’’سلوک‘‘ نہیں ہوا۔ سوچنے والی بات ہے کہ کیا اس ملک کے بچے صرف وہی ہیں جو آرمی پبلک اسکول میں بدترین دہشت گردی کا نشانہ بنائے گئے، مختلف تعلیمی درس گاہوں میں مارے جانے والے دیگر بچے کیا اس ملک کے بچے نہیں؟ ملالہ اور عافیہ صدیقی میں فرق کرنا ہی دُہرا معیار ہے۔ یہاں ’’آزادی‘‘ ہے تو صرف ’’غیروں‘‘ کو ہے۔ حکمرانوں کا دوغلا پن کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ حکمرانوں کے نزدیک اگر مولانا حافظ خادم حسین رضوی ’’ویسے‘‘ ہی تھے جیسا کہ حکمران انہیں قرار دیتے رہے تو پھر ان کی وفات پر افسوس کے ساتھ تعزیت کیوں کی؟ انہیں عاشقِ رسول کیوں کہا؟ اور اب ’’فیس بک‘‘ پر ان کے حوالے سے پوسٹ پر آئی ڈی کیوں بلاک کی جا رہی ہیں؟ کیا یہ حکومت کی ایما پر نہیں ہو رہا؟

وزیر اعظم نے حقارت سے جسے چھوٹا سا طبقہ کہا، مولانا خادم حسین رضوی کے جنازے کے مثالی ہجوم نے ضرور ان کی آنکھیں کھول دی ہوں گی۔ یہ جنازہ بہت سوں کا جنازہ نکال گیا ہے۔ وزیر اعظم سے مودبانہ گزارش ہے کہ وہ ریاستِ مدینہ کے الفاظ دُہرانا بند کر دیں۔ انہیں تو حکمرانی کی ابجد بھی نہیں معلوم، وہ کیا جانیں کہ ریاستِ مدینہ کے اصول و قواعد کیا تھے؟ یہ ملک اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور یہی ’’چھوٹا سا طبقہ‘‘ وہ ہے جن کے بڑوں نے اس ملک کے قیام کے لیے قربانیاں دیں، اب یہی طبقہ یہاں نظام مصطفیٰ (ﷺ) کا عملی نفاذ چاہتا ہے۔ یہاں رسولِ مکرم ﷺ کے سچے غلام ہی سرفراز ہوں گے، اسلام اور رسولِ مکرم ﷺ کے وفادار ہی عزت پائیں گے۔ کیوں کہ قدرت کی طرف سے یہی اعلانِ عام ہے ؎

کی محمد (ﷺ) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

’’غیروں‘‘ کے کاسہ لیس کا انجام خسر الدنیا و آلاخرة ہی ہوگا۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ

☆ گزشتہ چند برسوں سے اہلِ سنت میں عدمِ برداشت اور تشدد کا جو ماحول پیدا ہوا ہے، اسکے نتائج بہت خطرناک ہیں۔ کسی کے طریقہ کار یا حکمتِ عملی سے اختلاف ہونا کوئی بُری بات نہیں لیکن اختلاف کا وہ انداز جو اس قوم کے متشدد، جاہل اور بدتمیز لوگوں نے اپنا رکھا ہے یقیناً یہ ہمارے اسلاف کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بلاشبہ علماء اور مشائخ اہل سنت کی دینی، ملی و قومی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں ان کے کسی سیاسی فیصلہ سے اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن ذاتیات یا ان کے بائیکاٹ اور ماں، بہن، بیٹی جیسے مقدس رشتوں کی توہین جیسے گھٹیا عمل کی جتنی مذمت ہو سکے کم ہے۔ ہم ایسی ہر بدبودار فکر سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ **اللھمَّ ارِناالحقَّ حقاً و ارزُقنااِتباعہٗ و أرنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ**

☆ فیس بک کا استعمال شاید ہر وہ شخص کرتا ہے جس کے فون سیٹ میں اس کی گنجائش ہے۔ پہلے کچھ لوگ تھے جو ڈائری لکھا کرتے تھے اور اسے دوسروں سے پوشیدہ رکھا کرتے تھے، اب شاید سبھی اپنی ہر بات کی تشہیر چاہتے ہیں۔ حیرانی ہوتی ہے کہ اپنی گھریلو خواتین بلکہ عمر بھر پردہ دار رہنے والی ماؤں تک کی تصویریں فیس بک پر اَپ لوڈ کر دیتے ہیں۔ ہمارے پیارے کچھ نعت خوان حضرات تو یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے

تعارف کو خود مسخ کر دیتے ہیں۔ اسٹیج پر ٹوپی و دستار کے ساتھ جس حلیے میں ہوتے ہیں اس کے برعکس فیس بک پر وہ لباسِ غیر میں ننگے سر اور نامناسب مقامات پر مخلوط ہجوم میں اپنی ''تفریح'' کے مناظر جانے کیوں چڑھا دیتے ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ کا ثناخوان سمجھ کر ان کو عزت و محبت دینے والوں پر ان کے ایسے ''روپ'' دیکھ کر منفی تاثر ہی قائم ہوتا ہے۔ اگر وہ اسٹیج یا محفل کی حد تک کسی طرح نعت خوان کا بہروپ اپناتے ہیں تو دیگر جگہوں پر اپنے نامناسب روپ فیس بک پر دکھا کر یہی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ''بہروپیے'' ہی ہیں اور نعت خوانی کے تقدس کا انہیں کوئی پاس نہیں، ان کی ذاتی، نجی، عملی زندگی میں نعت خوانی کا کوئی ''اثر'' نہیں، ان کی گفتگو، طور طریق، انداز، مزاج یکسر مختلف ہیں۔ کاش کہ وہ نعت خوانی کو ''سعادت'' سمجھیں اور اس سعادت کا خود کو ہر طرح عملی پیکر بنائیں۔

وہ ''زائرین'' جنہیں کسی زیارت گاہ پر جانے کا شرف مل جائے وہ بھی اپنی ایسی تصاویر فیس بک پر نہ چڑھایا کریں جن سے زیارت گاہ کے ادب کی بجائے بے ادبی ظاہر ہوتی ہے یا مبارک مقام کا تاثر کسی تفریح گاہ کی طرح کا ظاہر ہوتا ہے۔ مذہبی اجتماعات کے لیے رنگا رنگ تصاویر سے بھرے اشتہارات اور جلسوں کے اسٹیج پر بھی تصاویر والے پینافلیکس آویزاں کرنا بھی معمول بنتا جا رہا ہے جو کسی طرح بھی درست اور پسندیدہ نہیں۔ اپنے اپنے پیر کی تصویر والے بے جز بنانا اور سینوں پر لگانا بھی اچھی روایت نہیں۔ ہمیں ان چیزوں سے اجتناب ہی کرنا چاہیے۔

☆ ''بائیومیٹرک'' انگوٹھے کے نقش و نشان کے بغیر اب قومی شناختی کارڈ نہیں بنتا اور وہ کمپیوٹر میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ شناختی کارڈ بن جانے کے بعد بھی ہر جگہ ہر مرحلے پر بار بار بائیومیٹرک کے مطالبے کی ضرورت کیوں؟ لوگوں کو اس کے لیے کتنا پریشان کیا جاتا ہے، کئی جگہ اس کے لیے معاوضے (فیس) کی ادائی بھی لازمی کی گئی ہے۔ ٹیکنالوجی کی اس بہتات میں آسانی کرنے کی بجائے دشواری کا سامان کرنے کا کیا مطلب؟ کچھ سرکاری اداروں میں بھی ایک مرتبہ تمام ضروری بنیادی دستاویزات جمع کروانے کے باوجود بار بار وہی دستاویزات پھر مانگی جاتی ہیں۔ لوگوں کی اہم دستاویزات ان اداروں میں ہر بار مانگ کر محفوظ تو نہیں کی جاتی ہوں گی۔ خدا جانے ردّی کی صورت فروخت کر دی جاتی ہیں یا کسی طور ضائع کی جاتی ہیں۔ شبہ ہے کہ عملے کے افراد کسی اور کو فراہم بھی کر دیتے ہوں گے۔ ان کا یہ طور جہاں لوگوں کی تکلیف کا سامان کرتا ہے وہاں ان کی اہم دستاویزات کو غیر محفوظ بھی کرتا ہے۔

☆ مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں سارے جہان اور جنت کی عورتوں کی سردار، نبیوں کے سردار کی بیٹی، ولیوں کے سردار کی بیوی اور شہیدوں کے سردار کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ علیہا کی قبر شریف پر عمارت بنانے کے اہتمام کے لیے سعودی حکومت سے رابطہ کے لیے سندھ اسمبلی میں ایک قرارداد لکھی ہوئی پڑھ کر پیش کی گئی جس میں خاتونِ جنت کو ''امّ الانبیاء یعنی انبیاء کی ماں'' کہا گیا۔ یہ شدید غلطی لکھنے، لکھوانے اور پڑھنے والے سے ہوئی اور سننے والے تمام ارکان سے بھی خاموش رہنے پر ہوئی۔ اسلامی واضح عقیدہ ہے کہ کوئی غیرِ نبی ہرگز نبی کے برابر نہیں ہو سکتا اور کوئی غلط رشتہ یا مرتبہ کسی کے لیے کہا یا لکھا نہیں جا سکتا۔ سیدہ پاک بلاشبہ **امّ الائمۂ اہلِ بیتِ رسول** ہیں، ام الحسنین ہیں، سیدۃ نساءِ العلمین ہیں۔ انہیں ''ام الانبیاء یعنی انبیاء کی ماں'' کہنے، لکھنے اور سننے پر اسمبلی کا ہر رکن توبہ کرے۔ اللّٰہ تعالیٰ، اس کے رسول اور تمام

نبیوں اور سیدہ کائنات سے معافی چاہے۔ اللّٰہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ اعتراف کریں کہ یہ شدید غلطی ہم سے ہوئی اور ہم سب اس کے لیے سبھی سے معافی چاہتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ (واضح رہے کہ اہلِ تشیع مولائے کائنات حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل اور ائمۂ اہلِ بیت کا درجہ نبیوں سے زیادہ مانتے ہیں۔ اہلِ تشیع کے امام خمینی کی تحریر میں ہے: ''یہ چیز ہمارے شیعہ مذہب کی ضروریات میں سے ہے کہ ہمارے اماموں کا درجہ وہ ہے جس درجے کو کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پا سکتا۔'' (ولایت فقیہ، ص 58، مطبوعہ انتشارات آزدی، قم سہ رہ موزہ) معاذ اللّٰہ

☆ حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب بہت عرصے سے آگاہ کر رہے ہیں کہ دشمن عناصر کی سازش ہے کہ ملک میں سیکولرازم رائج کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے علماء اسلام کو لوگوں میں متنازع بنا دیا جائے تاکہ عوام کا ان سے اعتماد اٹھ جائے اور لوگوں میں ایمانی غیرت اور جذباتیت ختم یا کم ہو جائے۔ بنام علماء ایسے لوگ متعارف کروائے جائیں جن کی وجہ سے غلط تاثرات قائم ہوں۔ روز ہی کوئی نیا موضوع، کوئی اختلافی بات اُجاگر کر کے فتنہ و فساد بڑھایا جائے۔ ان سازشوں کے محرک یہود اور ان کے آلہ کار قادیانی ہیں۔ ایسے میں ہم سب کو بہت ہوش مندی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دشمنوں کو ناکام فرمائے۔

☆ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے یہ قانون منظور کیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لیے ''خاتم النبیین'' کا لقب لازمی کہا اور لکھا جائے گا لیکن وزیراعظم نے یاد دہانی کے باوجود صرف ''جی جی'' کہا اور خاتم النبیین کا لقب نہیں پکارا۔ کیا اس پر کوئی گرفت نہیں کی جائے گی؟؟؟ ایف آئی اے کا ڈی جی ڈیکلیئرڈ قادیانی کیوں لگایا گیا ہے؟؟؟ قومی اسمبلی کے ارکان سے منظوری لیے بغیر ہندو مندر کی تعمیر کیوں کی جا رہی ہے؟؟؟ مسلط وزیراعظم سے گزارش ہے کہ وہ ریاستِ مدینہ کے لفظ استعمال نہ کریں کیوں کہ وہ مسلسل ان الفاظ کی توہین کر رہے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ ایسے نااہل اور دین دشمن حکمرانوں سے ہمیں نجات عطا فرمائے۔

☆ اسلامیان پاکستان شاید اس گمان/خوش خیالی میں ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے موجودہ حکمران ناموسِ رسالت، ناموسِ آل و اصحابِ رسول، ناموسِ ازواج و اولادِ رسول کے لیے غیرت ایمانی اور شرعی تعلیمات و احکام کے مطابق عملی موثر کارروائی کریں گے اور اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام کے گستاخوں کو قرار واقعی سزا دیں گے۔ حالاں کہ دو برس میں متعدد مرتبہ عقیدۂ ختمِ نبوت پر حکومتی عملے ہی نے حملے کیے، وزیراعظم نے امریکا میں بیٹھ کر شاتمہ رسول عاصیہ ملعونہ کو آزاد کرنے اور بھگانے کا خود کریڈٹ لیا، قادیانیوں کو کلیدی عہدے دیے، نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ''ذلیل'' ہونے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لیے بزدل اور لوٹ مار کرنے والے کے الفاظ کہے اور توبہ و معافی نہیں چاہی...... اس سے پہلے وہ خود نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (معاذ اللّٰہ) پاگل کا لفظ بھی بول چکے تھے، سکھوں اور ہندوؤں کے لیے وہ کتنے نرم اور مستعد ہیں، کرتار پور اور اسلام آباد میں مندر سے واضح ہے...... ملک میں اہلِ تشیع کے ذاکرین کی طرف سے کی جانے والی مسلسل شدید گستاخیوں پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی، بلکہ سنا گیا ہے کہ ان گستاخوں کو

ملک سے فرار کروانے میں حکومتی ارکان ہی نے مدد کی ......اس صورت حال میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ فرقہ واریت اور اس میں کشیدگی کسی مذموم مقصد کو پورا کرنے کے لیے منظّم منصوبہ بندی کے تحت کروائی جا رہی ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ جوہری توانائی رکھنے والے تنہا اسلامی ملک کے خلاف یہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی سازش ہو۔ ھئی برڈ وار بھی جاری ہے، یہ اسی کا حصہ بھی ہوسکتی ہے ......اہلِ ایمان کو ہوشیار اور خبردار رہنا ہوگا۔ اللّٰہ تعالیٰ ہر سازش اور سازشی کو ناکام بنائے اور دین و وطن کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرے۔

☆ سکھوں کا مکہ مدینہ۔ وزیرِاعظم سے ایک التجا، وزیرِاعظم پاکستان جناب عمران خان نے گزشتہ روز قطر میں اپنے خطاب کے دوران کہا کہ سکھوں کا مکہ مدینہ پاکستان میں ہے۔ ویسے تو جناب وزیرِاعظم کو جو دل میں آئے وہ کہنے کا پورا پورا حق ہے کیوں کہ وہ حکمران ہیں اور باقی سب رعایا۔ وہ تاریخ بدل سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کو غیر معروف کہہ سکتے ہیں۔ اپنے ہر اقدام کو ریاست مدینہ کا اصول قرار دے سکتے ہیں۔ انہیں سوشل میڈیا پر بڑی تعداد میں ایسے حامی میسر ہیں جو ان کے ہر اقدام اور ہر لفظ کو ہر صورت درست قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر وہ خالص اسلامی دینی اصطلاحات کو یوں بے توقیر نہ کریں تو عین نوازش ہوگی۔ مکہ مدینہ صرف شہروں کے نام نہیں بلکہ حرمین الشریفین کا مقام رکھتے ہیں ان کے ساتھ بہت سے اسلامی احکامات منسلک ہیں۔ عبادت اور ثواب کا مقام حاصل ہے۔ آپ سکھوں کو ضرور سہولیات دیں۔ ان کو خوش کریں لیکن یہ سب اسلامی و دینی اصطلاحات کے بغیر بھی کیا جا سکتا ہے۔ وہ زیادہ خوش ہوں گے۔ ان کے لیے مکہ و مدینہ کے الفاظ شاید اتنے اہمیت کے حامل بھی نہ ہوں۔ آپ ان کی ہی اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔ ہر مذہب میں عبادات، اصطلاحات کا الگ الگ مقام ہوتا ہے۔ آپ بھجن گانے کو عین نماز پڑھنا نہیں کہہ سکتے۔ کمبھ میلے کو حج کے مترادف کہنا مناسب نہیں۔ اسی طرح اللّٰہ تعالیٰ اور بھگوان کے ناموں سے ایک ہی تصور نہیں ابھرتا۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے آج کے وزیرِاعظم کو خلیفۃ المسلمین کہہ دیا جائے۔ یا پھر صدر کو بادشاہ سلامت اور عوام کو غلام۔ یقیناً یہ مناسب نہیں لگے گا کیوں کہ ان عہدوں کا تصور ہی ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح سکھوں کے مقدس مقامات کو مکہ مدینہ کہنا بھی مناسب نہیں۔ جنم بھومی و جنم استھان کے الفاظ ہی مناسب ہیں۔ وزارتِ عظمیٰ کے منصب کا تقاضا ہے کہ ان کے الفاظ بھی انتہائی سنجیدہ اور جچے تلے ہوں۔ مانا کہ اب ملک کا دینی طبقہ اس قدر سہم چکا ہے اور شاید بے حس تک ہو چکا ہے کہ وہ ایسی باتوں کا نوٹس تک نہیں لیتا۔ آپ کو لامحدود اختیارات حاصل ہیں لیکن پھر بھی ہم گزارش کرنے کی جسارت ضرور کریں گے۔

☆ وزیرِاعظم ''یوٹرن'' کو اچھا ثابت کرتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ جن باتوں کے خلاف اپنی 22 سالہ جدوجہد جتلاتے ہیں، وہی غلط کام کرنا کیسے اچھا شمار ہوسکتا ہے۔ وہ خود کو عام آدمی کا وزیرِاعظم بتاتے ہیں اسی لیے انہوں نے عام آدمی ہی کی زندگی مشکل بنادی ہے۔ اشرافیہ کے وہ وزیرِاعظم نہیں اسی لیے اشرافیہ ان کے بس سے باہر ہے۔ ان کے وزیر و مشیر ہمہ وقت اپوزیشن کی برائیاں بیان کرنے کے لیے مامور ہیں اور شاید اسی کی تن خواہ لیتے ہیں۔

☆ محترم جناب خلیل احمد رانا آف جہانیاں منڈی تحقیقی تصنیفی خدمات کے حوالے سے اہلِ سنّت کے علمی حلقے میں معروف ہیں۔ انہوں نے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو بتایا کہ ان کی شاہ کار

کتاب ''سفید و سیاہ'' میں امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے بارے میں لوگوں کے متعدد تاثرات شامل ہیں، ہر چند وہ مطبوعہ کتب پر اعتماد کرتے ہوئے نقل کیے گیے ہیں لیکن ان میں سے کچھ تاثرات کی تحقیق و تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ اس لیے مناسب یہی ہوگا کہ آپ کی اس تحقیقی اور بہترین کتاب میں غیر مصدقہ اقتباس شامل نہ ہوں۔ حضرت خطیبِ ملت نے رانا صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اپنی کتاب میں وہ غیر مصدقہ تاثرات آئندہ طباعت میں شامل نہیں کریں گے۔ حضرت خطیبِ ملت نے اپنے قارئین سے معذرت کی ہے اور معافی چاہی ہے۔ الحمدللّٰہ تعالیٰ خطیبِ ملت اس حوالے سے بہت حزم و احتیاط کرتے ہیں اور کسی فی الواقع غلطی کو غلطی نہ ماننے کی غلطی نہیں کرتے۔ اپنے قارئین کے لیے ہم یہاں ان لوگوں کے نام درج کررہے ہیں جن کے تاثرات کی تصدیق و تحقیق نہ ہونے کے بارے میں خلیل احمد رانا صاحب نے نشان دہی کی ہے۔

(1) جناب شبلی نعمانی (2) جناب سید سلیمان ندوی (3) جناب انور شاہ کشمیری (4) جناب اعزاز علی دیوبندی (5) جناب شبیر احمد عثمانی

علاوہ ازیں خطیبِ ملت کے حوالے سے ماضی بعید و قریب میں ان کی تحریر و تقریر میں جہاں کہیں سہو ہوا، اس پر ان کی وضاحت و معذرت ہم اس شمارے میں ایک بار پھر شائع کررہے ہیں تا کہ سند رہے اور کسی اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔

☆ اہلِ تشیع کے جس بدبخت نے یومِ عاشورا کے جلوس میں صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم پر (معاذ اللّٰہ) ''لعنت'' بھیجنے کی دعا کی، اس خبیث کو معلوم نہیں اللّٰہ تعالیٰ ان اصحابِ رسول سے راضی ہے اور ان سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا ہے اور حدیث شریف میں ''لعنت'' ان لوگوں پر بھیجی گئی ہے اور لعنت بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے جو صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم کے بارے میں لاف زنی کریں۔ آل و اصحابِ رسول کا ہر گستاخ بلاشبہ لعنتی ہے، فسادی ہے، شر پسند ہے، دہشت گرد ہے اور دین و ملت کا دشمن ہے۔

☆ اہلِ تشیع اچھی طرح جانتے ہیں کہ اہلِ حق اہلِ سنّت و جماعت اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کے آخری نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیتِ اطہار (ازواج و اولاد) اور ان کے تمام اصحاب رضی اللّٰہ عنہم سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی کی بھی گستاخی و بے ادبی گوارا نہیں کرتے۔ اہلِ سنّت کا حکمرانوں سے یہی مطالبہ ہے کہ وہ مقدساتِ اسلام کا احترام و اکرام ہر طرح لازمی بنائیں اور بے ادبی و گستاخی کے ہر مرتکب کو بلا تاخیر قرار واقعی سزا دیں اور اہلِ تشیع سے مطالبہ ہے کہ وہ تمام امہات المومنین ازواجِ رسول، تمام بناتِ رسول اور تمام اصحابِ رسول رضی اللّٰہ عنہم اجمعین کے بارے میں کسی طرح بے ادبی و گستاخی نہ کریں۔ ملک میں امن و امان اور خوش گوار ماحول ہی سے معیشت و معاشرت بہتر رہ سکتی ہے۔ شہدائے کربلا کا چہلم منانے میں افرادی کثرت پر زور دینے کی بجائے مقدسات اسلام آل و اصحابِ رسول کی محبت و عظمت کی تعلیم و ترغیب پر زور دیا جائے۔

☆ ملتان کے ایک اجتماع میں ''اتحادِ اہلِ سنّت'' کے بینر کے جواب میں عرض ہے: الحمدللّٰہ تعالیٰ صحیح العقیدہ اہلِ حق اہلِ سنّت و جماعت کی تعریف بدلی ہے نہ ہی اہلِ سنّت بدلے ہیں۔ حضرت شیخِ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہما

کی تعلیمات وتحریرات کے مطابق عقائدحقہ پرتصلب کے ساتھ قائم ہی اہلِ سنّت و جماعت ہیں۔اللّٰہ تعالی اپنے حبیب کریم خاتم النبیین ﷺ کے صدقے ہمیں اسی پر استقامت عطا فرمائے، آمین

☆ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء راشدین اور اصحاب اور وہ پیکرعفت وطہارت (حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ) جن کی پارسائی کی گواہی خودرب تعالی نے دی (رضی اللّٰہ عنھم اجمعین)، کے خلاف ہرزہ سرائی سنگین سانحہ ہے۔شدید گستاخی کے مرتکب ان دریدہ دہن افراد کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو وطن عزیز میں امن نہیں رہے گا۔کیا کوئی شبہ رہ گیا ہے کہ ختم نبوت کے منکر اور دشمن قوتیں اس ملک میں دین اسلام کے خلاف مصروف عمل ہیں؟

☆ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کو ایک اہم مکتوب روانہ کیا تھا۔شاہ صاحب نے اس کا جواب بھیجا۔خطیبِ ملت کا وہ مکتوب اور شاہ صاحب کی طرف سے جواب قارئین کے لیے من وعن پیش کیا جار ہا ہے۔

حضرت خطیبِ ملت کا مکتوب :

برادرِگرامی وسیع الالقاب حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاب حفظہ اللّٰہ تعالی

سلام مسنون

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

حال ہی میں آپ کے ادارے میں جو ''ہستیاں'' تشریف لائی تھیں، آپ نے ضرور ان کے ''تحفظات'' رفع کیے ہوں گے۔کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اصحابِ رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللّٰہ عنہما کے بارے میں اپنا موقف واضح طور پر تحریر فرمادیں تا کہ صحیح العقیدہ اہلِ سنّت و جماعت کو آپ کے بارے میں کسی منفی رائے کی گنجائش نہ رہے۔

اس نالائق کی یہ استدعا خلوص پر مبنی ہے، امید ہے آپ ضرور اور جلد اپنی تحریر دل پذیر سے نوازیں گے۔جزاکم اللّٰہ تعالیٰ

مخلص! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

المرقوم:5اکتوبر2020ء

(آج دوتین مرتبہ فون پر رابطہ کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی)

حضرت علامہ سید ریاض حسین صاحب کا جوابی مکتوب :

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حوالہ نمبر LER130/20

مورخہ 23 ربیع الاول 1442ھ بروز پیر

محترم جناب علامہ کوکب نورانی زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

آپ کا نامہ محبت چند دن پہلے باصرہ نواز ہوا تھا۔خواہش تھی کہ اسی وقت جواب ارسال کر دیتا لیکن فالج کے ناگہانی حملہ نے بے بس کر دیا۔آپ نے پرانی محبتوں کے حوالے سے بات کی ہے اور فون پر بھی

آپ نے خلوص وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔محترم جن لوگوں کی محبت افزائیوں کی بات آپ نے کی ہے وہ میرے ہیں اجنبی نہیں میرے محبت کرنے والے ہیں۔پچیس سال میری جماعتی قیادت کے دوران کم یا زیادہ یہ سب مجھ سے منسوب رہے۔انہوں نے میری محبت میں دست بوسیوں اور پابوسیوں کے نذرانے مجھے بخشے ہیں۔میں ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتا اور اپنی موت زندگی ان سے دور رہ کر تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن یہ سچ ہے کہ حضرت میری طرف خط آپ ہی نے پہلی مرتبہ لکھا ہے۔جناب میں بڑا نہیں اپنی صف کے علماء میں سب سے چھوٹا ہوں۔مجھ سے ہر یا رسول اللّٰہ ﷺ کہنے والا کھلے دل سے ہر بات پوچھ سکتا ہے۔الحمدللہ پچیس سال جماعتِ اہلِ سنّت کی قیادت حلف پر دستخط کے ساتھ کی ہے۔میں بیماری اور علالت کی وجہ سے تنظیمی عہدہ سے الگ ہوا ہوں۔

آپ نے حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں پوچھا ہے کہ آپ ان کے بارے میں کیا خیال واعتقاد رکھتے ہیں؟ محبت نواز کوکب صاحب کیا مجھے بھی یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے کہ صحابہؓ اور اہلِ بیت مقدس اداروں کے نام ہیں اگر ہم ان فضیلت مآب اداروں کو عزت نہیں دیں گے تو احکام و مناہی کے پورے سلسلے درہم برہم ہوجائیں گے۔ہم لوگ جو کتبِ فنون اور دورۂ حدیث پڑھانے والے ہیں۔سینکڑوں احادیث اور فقہی احکام کا کیا کریں گے۔میرے نزدیک مشاجرات صحابہؓ کے معاملے میں سکوت اور ان پر پُرادب خاموشی دینِ اسلام کی ترقی کا راستہ ہے۔برملا عرض کروں گا کہ تمام صحابہؓ اور وہ عظیم ستارے جن کا آپ نے نام لیا اور بعض کا نام نہیں لیا ہے سب ہی امت کی کشتی کے پاسبان ہیں۔ہم ان کے بغیر کچھ بھی نہیں۔مجھے اصل تکلیف یہ ہے کہ جلیل القدر علماء کے بڑے اجلاسوں میں بھی بڑی دفعہ وضاحت کر چکا ہوں خصوصاً شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ والرضوان اور پیر غلام صدیق نقشبندی رحمۃ اللّٰہ علیہ، ایک مرتبہ سو علماء کے ایک جلسہ میں میری مراجعت نیٹ کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

میرے خیال میں احباب کو تلقین فرمائیں سادات اور اشراف کو جینے دیں اور انہیں زبردستی رافضی اور تفضیلی نہ بنائیں وہ ان محولہ بیماریوں سے بیزار ہیں اور راقم الحروف پر پہلے کی طرح اعتماد رکھیں۔میں آپ کے ساتھ ہی جینا مرنا چاہتا ہوں۔ہماری علی مولاؓ سے محبت فطری ہے۔آپ سب ہمارے ہم نوا ہوں۔اصل ماجرا سمجھیں کہ یہودی علیؓ کے دشمن ہیں وہ پانی کی طرح پیسہ بہا رہے ہیں کہ دنیا میں علی علی نہ ہو۔آپ یقین رکھیں کہ حضرت معاویہؓ کے خاندان کی ایک تاریخ ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں، ہسپانیہ، اندلس، قرطبہ اور سسلی علم وآگہی کے گہوارے بنے۔کم ازکم میں جب محبت علیؓ کی بات کرتا ہوں تو اسے کسی کی چھیڑ نہ سمجھا جائے میں حضور ﷺ کے صحابہؓ کی عظمتوں کا نقیب ہی نہیں خادم ہوں۔

آپ صدر الشریعہ کی پوری بہارِ شریعت پر میرے دستخط لیں۔میرے لیے ایسا کرنا بھی آسان ہوگا اور میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے افکار کا پہلے کی طرح پرچم بردار ہوں۔اب یہ سلسلہ سب وشتم جو سادات کے لیے جاری ہے اسے بھی ختم ہوجانا چاہیے۔آپ نے پیر سید عرفان شاہ صاحب کی بات کی ہے وہ میرے استادزادے ہیں ہمارے تنظیمی اختلاف رہے ہیں لیکن میری طرف سے کبھی بھی ان کی توہین نہیں ہوئی ہے۔اب تو میں ان کے پیچھے ہوں اللّٰہ انہیں صحت سے نوازے۔ہم سب اہلِ سنّت کے فریم کے اندر ہیں۔ہماری بغاوت نہیں ہے۔آپ میری طرف سے وکالت کریں کہ میرے ساٹھ ہزار

خطبات، تدریسی بیانات، مجلسی گفتگو کے سلسلے میں محافل ذکر میں تلقینات، کب میں بڑا بول بولتا ہوں کہ سب سونے کی ڈلیاں ہیں۔ ہوسکتا ہے مزاج اسلام سے کہیں مطابقت ٹوٹی ہو میں اپنے کردہ اور نا کردہ گناہوں پر اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ خصوصاً جو تفسیرات، تعبیرات اور تاویلات پر مشتمل کتابیں ہیں اگر حکم صادر ہو تو حضور میں تالاب میں خود پھینک سکتا ہوں لیکن مجھے کوئی شاہ شمس تبریز کی گلی بتا دیں۔ آج کے بعد ایسی مریضانہ سوچوں کے بارے میں جو سوائے وسوسہ زنی کے اور کچھ نہیں، میں کچھ کہنا اور بولنا اچھا نہیں سمجھوں گا۔ میں ایک بار پھر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اہلِ سنّت و جماعت کے فریم کے اندر ہی جینا مرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالی ہمارے عزائم کی حفاظت فرمائے اور دنیا میں علیؓ کی تلوار اور اس کی ضرورت اور ان کی حکمت کا فہم نصیب فرمائے۔

کبھی راولپنڈی تشریف لائیں تو خدمت کا موقع دیں۔ آپ کی محبت کا قرض چکانے کے لیے مستعد ہوں۔ کراچی والے احباب بھی میرے اپنے ہیں میری طرف سے ان کے لیے سلام و رحمت کی سوغات قبول کر کے انہیں ودیعت فرما دیں۔ ایک بات یاد نہیں رہی اس کا زمزمہ بھی نذرِ حروف کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر ہمیں ان لوگوں سے جوڑنے کی کوشش نہ کریں جو یزید کو شہادتِ امام کے جرم سے برات کی سند دیتے رہتے ہیں۔ میں ایسے ذہن پر بھی فتویٰ زنی نہیں کرتا بلکہ معاملات کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

کوکب صاحب آپ کا خط میرے لیے پرانی خوشبوؤں کا تازہ جھونکا ہے۔ دعاؤں میں ضرور نفحات محبت کی آمیزش جاری رکھیں۔ اگر کسی مجبوری سے آپ نے اپنا خط میرے جواب کے ساتھ شائع کرنے میں رکاوٹ محسوس کی تو میں خود آپ کے زر پارے اور اپنے حذف ریزے دلیلِ راہ میں شایع کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ والسلام

دعا جوئے و دعا گوئے

سید ریاض حسین شاہ

سرپرست اعلی ، ادارہ تعلیمات اسلامیہ۔ پاکستان

☆ گزشتہ شمارے میں حضرت خطیبِ ملت نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ کتابی سلسلہ نعت رنگ میں نہ لکھنے اور جناب سید صبیح رحمانی سے اپنے اختلاف کی وجہ تحریر فرمائیں گے۔ ان کی تحریر ملاحظہ ہو:

☆ ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اسلامی عقائد و نظریات کی اہمیت کیا اور کتنی ہے۔ عقائد میں تصلّب (پختگی) چاہیے۔ ''صلح کلی'' کا مطلب ایک ہی عقیدے سے وابستہ افراد میں مفاہمت و مصالحت ہونا ہے لیکن ہر طرح کے عقیدے والے سے صلح ہونے کو اگر صلح کلّی کہا جائے تو یہ شرعی ایمانی احکام کے مطابق درست فعل نہیں۔ بدعقیدہ شخص یا گروہ سے صلح کا کیا مطلب؟ یہ تو بدعقیدگی کو بھی صحیح ماننا ہے اور اس طرح کا شخص خود صادق الایمان سچا مسلمان نہیں رہے گا۔ الرضا بالکفر کفر (کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے)۔ جو کوئی قادیانی، مرزائی، احمدی، لاہوری کو مومن و مسلمان مانے گا، کیا خود مومن و مسلمان رہے گا؟ اسی طرح رسولِ کریم ﷺ کے بارے میں گستاخی و اہانت کے مرتکب افراد کو مومن، ولی یا سچا مسلمان ماننے والا کون ہوگا؟ گستاخ کی حمایت گستاخی میں اعانت ہوگی۔ اپنی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید و سیاہ میں اس حوالے سے خاصی تفصیل پیش کر چکا ہوں۔

اللہ تعالی جل مجدہ الکریم کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے آخری اور سب سے پیارے نبی پاک ﷺ کے صدقے مجھ گناہ گار کو مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت (بریلوی) پر استقامت کی سعادت سے نوازا ہے اور یہی دعا ہے کہ یہ سعادت قائم دائم رہے، میرا ایمان سلامت رہے، اور اللہ کریم مجھے زوال نعمت سے بچائے۔ یہ آلودہ عصیاں بحمدہ تعالی عقائد کے باب میں کوئی لچک نہیں رکھتا اور اس حوالے سے کسی کی رعایت نہیں کرتا۔ ایمان و عقائد میں رعایت کیسی اور کیوں؟ کسی کو میری یہ بات اور طرز و طریق ناپسند ہو تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ میں ایسے شخص سے اس وقت تک لاتعلق ہو جاتا ہوں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح نہ کر لے۔

مجھے اپنے باکمال والدِ گرامی اور اساتذہ و مشائخ کے فیضانِ تربیت سے یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ بھول سے ہو جانے والی چُوک یا نادانستہ خطا پر بھی معافی چاہنے میں دیر نہیں کرتا اور خطا سے رجوع الی الحق کو بے عزتی نہیں سمجھتا۔ واضح رہے کہ مجھ آلودہ عصیاں کو ہرگز ادعائے علم نہیں، سراپا تقصیر ہوں لیکن مجھے احقاق حق اور ابطال باطل سے غرض ہے، کسی کی دل آزاری یا تحقیر و تضحیک سے کوئی علاقہ نہیں۔ الحمدللہ علی احسانہ کہ میں الحب للہ وللرسول والبغض للہ وللرسول پر عامل ہوں اور اسی پر بعطاء اللہ دائم رہنا چاہتا ہوں۔ (اسی مجلّے میں اس حوالے سے میری گزشتہ تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں)۔

ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کی ایک بات کا حلفاً تذکرہ کرتا چلوں، وصال سے دو دن قبل ہسپتال میں رنجیدہ لہجے میں انہی دنوں شاہی مسجد لاہور میں ہونے والے دل خراش سانحے کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے، ان کے الفاظ یہ تھے: ''اب تک تو اختلاف تھا، اب ان سے نفرت ہوگئی ہے۔'' (وہ دل خراش سانحہ یہ تھا کہ دیوبندیوں نے دورانِ محفل کسی سُنّی بریلوی کی طرف سے نعرہ رسالت کی صدا کے جواب میں ''مردہ باد'' کہا تھا۔ (معاذ اللہ) ابا جان قبلہ علیہ الرحمۃ پیکرِ عزیمت و استقامت تھے۔ ان کے قلب و لسان میں کمال ہم آہنگی تھی، حق و صداقت ہی کے وہ علَم بردار تھے۔ میرے والدِ گرامی علیہ الرحمہ نے مسلکِ حق کے لیے مخالفین کے کیسے کیسے وار سہے تھے، تین مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے، ان پر سنگ باری ہوئی، ان کے جوتوں میں بلیڈ رکھے گئے۔ وہ مخالفوں کے شدید اور رکیک حملوں سے دل برداشتہ نہیں ہوئے۔ اعلائے کلمہ حق کے لیے ان کی جرأت و ہمت فزوں تر ہوئی، دمِ آخر تک وہ حق پر ثابت و قائم رہے۔ الحمدللہ کہ بارگاہِ رسالت میں انہیں مقبولیت و محبوبیت حاصل ہوئی۔ وہ دُرود و سلام پڑھتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ اللہ کریم اپنی بارگاہ میں ان کے درجات بلند فرمائے، آمین

ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کی نسبت کا فیضان ہے کہ وہی باکمال اساتذہ و مشائخ مجھے ملے جن سے والد صاحب قبلہ وابستہ رہے۔ ان سب کی برکت سے عقیدوں میں وہی پختگی اور اس باب میں بے لچک تصلّب یقیناً مجھ پر کرمِ الٰہی ہے۔ الحمدللہ تعالی ثم من کرم رسول اللہ تعالی صلی اللہ علیہ وسلم۔

گزشتہ شمارے میں جناب سید صبیح الدین صبیح رحمانی کے کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' میں لکھنے کا سلسلہ موقوف کر دینے کے سوال کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ شمارے میں جواب پیش کروں گا۔ حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی علیہ الرحمہ کے ماہ نامے جہانِ رضا کے ایک شمارے میں مختصر جواب برسوں پہلے تحریر کر چکا ہوں، تفصیل لکھوں تو بہت طویل ہو جائے گی۔ یہ جواب بھی صرف اس لیے لکھ رہا ہوں کہ مجھ سے متعدد لوگوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا، وہ لوگ نعت رنگ میری تحریر ہی کی وجہ سے پڑھتے

تھے۔انہیں بہت دھچکالگا کہ میں نے اس کتابی سلسلے کے لیے لکھنا کیوں بند کیا۔

صبیح رحمانی صاحب سے میرا تعارف ان کے کتابی سلسلے نعت رنگ ہی کے حوالے سے ہوا، مجھے خوشی ہوئی کہ وہ نعت شریف پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ مجھ سے انہوں نے چاہا بھی یہی تھا کہ میں دینی، علمی اور مسلکی نظر سے اس کتابی سلسلے کے مشمولات کا تنقیدی جائزہ تحریر کیا کروں۔ میں نے ان کی خوب پذیرائی کی، ہر طرح تعاون کیا اور بہت لکھا۔ صبیح صاحب نے کئی مرتبہ میری تحریر میں کچھ جملے حذف کرنے اور کچھ جملے بدلنے پر اصرار کیا۔ یقیناً ان لوگوں کے بارے میں صبیح صاحب اپنے دل و دماغ میں نرم گوشہ رکھتے ہوں گے۔ میری تحریریں کتابی شکل میں شائع ہوئیں تو صبیح صاحب نے فرمایا کہ کتاب میں وہ حذف کیے ہوئے جملے شامل کرلیں۔ یہ واضح اشارہ تھا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ جملے ان کے شمارے میں ان کی ادارت میں شائع ہوں۔ شخصی لحاظ سے کے حوالے سے عرض ہے کہ صبیح رحمانی صاحب نے جناب سید ابوالخیر کشفی کی ایک تحریر میں حدیث قدسی ان الفاظ میں **لولاک لما خلقت الربوبیة** لکھنے پر میرے اصولی اعتراض کا ذکر کشفی صاحب سے کیا تو انہوں نے میرا اعتراض نہیں مانا اور کہا کہ انہیں اسی طرح یہ حدیث یاد ہے، انہوں نے یہ حدیث اسی طرح سنی ہوئی ہے۔ (حدیث قدسی کے اصل الفاظ یوں ہیں: **لولاک لما اظہرت الربوبیة** ۔ اہلِ علم اندازہ کرلیں گے کہ کشفی صاحب نے کیا خطا کی)۔ صبیح صاحب نے کشفی صاحب کی وفات کے بعد ان کی تحریر کو کتابی شکل میں ازخود تصحیح کر کے شائع کردیا جب کہ کشفی صاحب نہیں مانتے تھے۔ یوں معلوم ہوا کہ صبیح صاحب کو جن لوگوں کا ''لحاظ، پاس یا خیال'' ہے وہ ان کے لیے ہر رعایت روا رکھتے ہیں مگر معتبر مستند دینی اکابر ہستیوں کے معاملے میں صبیح صاحب نے جان بوجھ کر نعت رنگ شمارہ 22 میں ڈاکٹر شعیب نگرامی کی نہایت معترضہ تحریر نہ صرف شائع کی بلکہ اپنے اداریے میں اس تحریر کو قابل توجہ اور بہت اہم قرار دیا۔

اس تحریر پر میرا دینی شرعی اعتراض ملاحظہ ہو: اس تحریر میں قصیدہ بُردہ شریف کو شجرہ خبیثہ اور اس کے اشعار کو شرکیہ اور حضرت مولانا روم، حضرت شیخ فریدالدین عطار اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہم الرحمۃ کو بھی شرکیہ شاعری کرنے والا اور مسلم صوفیائے کرام کو مشرک قرار دینے کی بدترین گستاخی کی گئی ہے۔ (معاذ اللّٰہ)۔ مضمون نگار نے قصیدہ بُردہ کا وِرد کرنے والے کروڑوں مسلمانوں پر شرک کی تہمت لگائی ہے۔ مضمون نگار نے کفر کا ارتکاب کیا ہے اور مرتب نے اگر اسے فخر سے شائع کیا اور اس مضمون کو بہت اہم قرار دیا ہے تو یہ بھی کفر پر راضی ہونا ہے اور کفر کی تحسین ہے جو کہ خود کفر ہے۔

صبیح صاحب نے فیس بک پر اپنے صفحے سے میرے اعتراض کو فوراً ڈیلیٹ کیا اور مجھے یہ کہا کہ آپ جواب لکھیں۔ مجھے ان کی یہ بات ناگوار گزری کہ وہ توبہ کرنا تو کیا، غلطی کا احساس بھی نہیں کررہے۔ یہیں سے میرا اختلاف بڑھا۔ دیوبندی افراد کے لیے میری تحریر سے تو وہ جملے حذف کروائیں اور خود اپنی تائید و تعریف کے ساتھ ایسی گستاخانہ تحریر فخر سے شائع کریں؟ **ایں چہ بوالعجبیست** ؟ صبیح صاحب خود بدعقیدہ لوگوں کی امامت میں نمازیں پڑھیں، ان کی دعوت پر ان کے مہمان بنیں، ان کی سخت اور گستاخانہ تحریریں شائع کریں یعنی خود گند ڈالیں اور جو چاہیں کریں اور مجھے یہ کہیں کہ جواب لکھو۔ یہ کیا پالیسی ہے؟ اس سے پہلے بھی انہوں نے کئی نامناسب تحریریں شامل کی تھیں لیکن اس گستاخانہ تحریر کی سنگینی پر صبیح صاحب کا رویّہ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔ میرا اعتراض کسی ذاتی یا شخصی نہیں خالص دینی ایمانی اور شرعی حوالے سے اور ضروری

تھا۔ انہوں نے میری طرف سے خیرخواہی کو شاید اپنی مخالفت سمجھا۔ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا تو وہ یہ نہ مانے کہ انہوں نے واقعی کوئی غلطی کی ہے۔ میں نے ان کے کتابی سلسلے میں لکھنے سے انکار کردیا اور کہا کہ جب تک وہ اپنے کتابی سلسلے میں شرعی تقاضے کے مطابق توبہ نامہ شائع نہیں کرتے اس وقت تک میں لاتعلق رہوں گا۔

صبیح رحمانی صاحب کو ابتدا میں شاید میری ضرورت تھی، اب وہ ''جانے پہچانے'' ہوگئے ہیں اس لیے انہوں نے میری تو کیا، شرعی تقاضے کی بھی پرواہ نہیں کی۔ صبیح صاحب کے حوالے سے اپنوں بیگانوں کے (میرے پاس محفوظ) شرعی فتاوٰی میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ صبیح رحمانی صاحب پر اعلانیہ توبہ لازم ہے۔ اللّٰہ کرے کہ صبیح صاحب رضائے الٰہی کے لیے میرے پیارے نبی پاک ﷺ کی ناموس اور مقدساتِ دین کی تعظیم و تکریم کی خاطر اپنا توبہ نامہ شائع کردیں اور خود کو وبال سے بچالیں۔ اللّٰہ بس، باقی ہوس۔

فقیر! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

☆ کراچی میں حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی پہلی تعمیر کردہ جامع مسجد غوثیہ اور دارالعلوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی، کراچی پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے جناب قاری عبدالقیوم محمود کے حوالے سے حقائق طوالت کے خوف سے اس شمارے میں شامل نہیں کیے جارہے ہیں۔ ان شاءاللّٰہ آئندہ شمارے میں پیش کیے جائیں گے۔

☆ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتابی سلسلہ الخطیب میں رجوع کی شائع ہونے والی اہم تحریریں ایک بار پھر قارئین کے لیے پیش کی جارہی ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اس گناہ گار نے سیدالشہداء عمِ رسول حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے قاتل کے زمانہ کفر کی حکایت کرتے ہوئے ''ظالم'' کا لفظ کہا۔ زمانہ کفر کی حکایت کرتے ہوئے کسی کے لیے اس حالت کے پیشِ نظر کافر یا ظالم کہنے پر اگر شرعی توبہ لازم ہوتی ہے تو میں سیدالشہداء کے قاتل کے زمانہ کفر کی حکایت کرتے ہوئے ظالم کا لفظ کہنے پر توبہ کرتا ہوں۔ اللّٰہ تعالی میری توبہ قبول فرمائے۔ ہر پروگرام کے آخر میں گفتگو میں ہونے والی خطا پر توبہ کا اعلان میری عادت ہے۔ آل و اصحابِ رسول کی عزت و طہارت مجھے ہر طرح مقدم ہے۔ اللّٰہ تعالی حق پر ثابت و قائم رکھے اور ہر خطا معاف فرمائے۔

فقیر! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ 21-06-2020

(حضرت سیدالشہداء کا قاتل جب تک کافر تھا اس وقت کی بات کرتے ہوئے اسے کافر کہا جاتا ہے، کافر کہنا زیادہ سخت ہے یا ظالم کہنا؟ کفر کی حالت کی حکایت پر کوئی فتوی؟ علامہ صاحب نے اسی پروگرام میں اس قاتل کے اسلام لانے کا ذکر بھی کیا اور یہ بھی بتایا کہ اسلام لانے کے بعد حالت کفر کے گناہ ختم ہوجاتے ہیں۔ الحمدللّٰہ انھوں نے کسی صحابیِ رسول کے لیے ہرگز کوئی منفی لفظ نہیں کہا۔ حضرت وحشی کو کچھ نہیں کہا، حضرت سیدالشہداء کے قاتل کی حالت کفر کی حکایت کرتے ہوئے ظالم کا لفظ کہا اور اس سے بھی توبہ کرلی۔ سبحان اللّٰہ)

☆ حضرت خطیبِ ملت میں اپنے جلیل القدر گرامی حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی حق گوئی و بے باکی کا وصفِ جمیل بھی نمایاں ہے اور بفضلہٖ تعالی اس باب میں کسی مصلحت کو خاطر میں نہیں لاتے۔ فیصل آباد سے کچھ عرصے پہلے ایک کتاب شائع ہوئی، اس کتاب کا نام ہے: ''مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی

تقریریں'' حضرت خطیبِ ملت کی جوں ہی یہ کتاب دیکھنے کو ملی انہوں نے بلا تاخیر تمام جرائدِ اہلِ سنّت کو حفاظتی ڈاک سے ایک وضاحتی بیان بھیجا جسے ماہ نامہ رضائے مصطفیٰ گوجراں والا، ماہ نامہ جہانِ رضا لاہور، ماہ نامہ السعید ملتان، ماہ نامہ نور الحبیب بصیر پور نے نمایاں شائع کیا۔ ہم یہاں اپنے قارئین اور وابستگان کے لیے وہ وضاحتی بیان درج کر رہے ہیں: ملاحظہ ہو:

''یہ فقیر (کوکب نورانی اوکاڑوی ابنِ خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ) یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مکتبہ غوثیہ سلطانیہ، ارشد مارکیٹ نزد جامعہ رضویہ مظہر اسلام، جھنگ بازار، فیصل آباد کی طرف سے جناب محمد لیاقت علی صادق کی مرتبہ کتاب ''مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی تقریریں'' ضخامت 304 صفحات، اشاعت اول اگست 2002ء بمطابق جمادی الثانی 1423ھ مجھے عید الفطر کے دن دیکھنے کو ملی، اس سے پہلے اس کتاب یا اس کے مرتب و ناشر سے کسی طرح کوئی رابطہ یا تعلق ہرگز نہیں ہوا نہ ہی کوئی تعارف رہا۔ ناشر و مرتب نے اس کتاب میں میری ریکارڈ کی ہوئی تقریروں کو قلم بند کرتے ہوئے بہت سے جملے ازخود شامل کر دیئے ہیں اور متعدد جملوں کو بدل دیا ہے اور کچھ نہایت معترضہ جملے ایسے بھی ازخود شامل کیے ہیں جو واقعی قابلِ گرفت ہیں، ان تقاریر کی اصل ریکارڈنگ میں وہ جملے ثابت نہیں کیے جاسکتے۔ اس کتاب کے قارئین اور ناقدین میری یہ وضاحت فراموش نہ کریں کہ میں نے بلا تاخیر جناب لیاقت علی صادق کو بذریعہ تحریر آگاہ کیا کہ وہ اس کتاب میں میری تقریروں کے حوالے سے ایسے جملے لکھ گئے ہیں جو میں نے ہرگز نہیں کہے اور ان جملوں میں معترضہ جملے بھی ہیں جو مجھ سے منسوب کر دیئے گئے ہیں جب کہ میری تقاریر اور خطابات میں وہ جملے ہرگز نہیں ہیں۔ یہ فقیر (کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ) بحمدہ تعالیٰ صحیح العقیدہ سُنّی حنفی ماتریدی (بریلوی) ہے اور شریعت و سنّت، ایمانیات و اسلامیات، عقائد و نظریات کے باب میں بہت احتیاط کا پابند ہے۔ باوجود حد درجہ احتیاط کے میری کسی تحریر یا تقریر یا قول و فعل میں کوئی بات ایسی صادر یا سرزد ہو جو عند اللّٰہ حق نہیں اور فی الواقع غلط ہو اس سے توبہ و رجوع کرتا ہوں اور اللّٰہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اللّٰہ کریم اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقے میں مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے اور اسی مسلک پر خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین

المرقوم: ۳ شوال المکرّم 1423ھ — بندہ : کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ
مطابق : 08 دسمبر 2002ء — 53۔بی، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی
کراچی۔74400''

(کتابی سلسلہ، الخطیب، شمارہ 20، ص 9-10)

☆ حضرت خطیبِ ملت تحقیق و تصنیف کے ساتھ کتابت و طباعت کا جو اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں وہ ان کے احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کتابوں میں درج حوالہ جات کے لیے وہ جس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں اس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حزم و احتیاط ہی کے پیکر ہیں۔ ہر تقریر کے آخر میں یہ جملے بھی ہم نے صرف انہی سے سُنے کہ ''گفتگو میں کہیں کوئی غلطی ہوئی ہو تو اللّٰہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' ہمارے قارئین کو یاد ہوگا کہ ''کوکب نورانی اوکاڑوی کی تقریریں'' کے عنوان سے ایک کتاب کسی نے شائع کر دی تھی اور اس میں اپنے طرف سے جانے کیا کیا شامل کر دیا تھا، حضرت خطیبِ ملت نے وہ کتاب دیکھی تو اس کے

مندرجات میں شامل غلط باتوں سے اپنی براءت کا فوراً اعلان کیا، ان کی تحریر الخطیب کے شمارہ 20 (2003ء) میں شائع ہوئی اور پاکستان کے متعدد سُنّی رسائل و جرائد میں بھی طبع ہوئی۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں حق پر استقامت اور راہِ حق میں جرأت و ہمت ہی کا خوگر رکھے۔ آمین (کتابی سلسلہ، الخطیب، شمارہ 26، ص 12)

☆ ایک عقیدت مند کے توجہ دلانے پر حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے ایک اجتماعِ جمعہ میں یہ وضاحت بھی کی کہ علم غیب کے موضوع پر ان کی ایک تقریر میں ان سے ایک سہو (بھول) ہوئی، ان کے ذہن میں حضرت دانیال علیہ السلام کا واقعہ تھا کہ انہوں نے بخت نصر بادشاہ کا بھولا ہوا خواب بھی اسے سنایا اور تعبیر بھی بتائی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کی بجائے ان کے مونھ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا نام نکل گیا۔ حضرت خطیبِ ملت نے کہا کہ اس سہو پر وہ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ سے معافی چاہتے ہیں اور لوگوں سے بھی کہا کہ وہ تمام لوگ جن کے پاس یہ رکارڈنگ ہے وہ اس وضاحت سے آگاہ رہیں۔ حضرت خطیبِ ملت نے ایک مرتبہ اس موقع پر پھر یہ بات دُہرائی کہ ان سے تحریر و تقریر میں کہیں بھی کوئی غلطی ہوئی ہو تو وہ اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں اور معافی چاہتے ہیں۔ (کتابی سلسلہ، الخطیب، شمارہ 27، ص 12)

☆ سال 2020 عیسوی اس نئے ہزارے کا بہت عجیب گزرا۔ کورونا وائرس نے پوری دنیا کو بری طرح متاثر کیا۔ مساجد و مدارس کی بندش کی ایسی صورت حال شاید کبھی نہیں رہی۔ اس سال میں علماء و مشائخ کی بہت بڑی تعداد کی دنیا سے رحلت ہوئی۔ لوگوں نے اسے ''غم کا سال'' قرار دیا۔ کورونا وائرس کے خوف و خطرات کی وجہ سے اجتماعات پر پابندی کے باوجود اہلِ سنّت علما و مشائخ کے جنازوں کے بڑے اجتماع ہوے۔ حضرت مولانا خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کے جنازہ کا ہجوم تو بہت ہی بڑا تھا۔ ان کے چہلم کی فاتحہ کا اجتماع بھی مثالی تھا۔ پابندی کے باوجود اہلِ سنّت علما و مشائخ کے جنازوں اور اعراس وغیرہ کے بڑے اجتماع ہوے۔ یہ رب تعالیٰ کی مہربانی ہی تھی کہ ان اجتماعات کے شرکاء کو وائرس کی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

وصال فرمانے والے اکابر علما و مشائخ کے مختصر تذکرے ہم اس مجلّے میں شامل کرنا چاہتے تھے، حضرت خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کچھ بزرگوں کے تاریخی مادہ ہائے سنِ وصال بھی اخذ کیے تھے، ہماری خواہش تھی کہ ہم وہ بھی شامل اشاعت کریں لیکن اس سال کے مجلّے کی ضخامت گزشتہ شماروں کی نسبت پہلے ہی کچھ زیادہ ہوگئی تھی اس لیے ہم وہ سب شامل نہ کر سکے۔ البتہ امیر المجاہدین کے تاریخی مادہ ہائے سنِ وصال ہدیۂ قارئین کیے جا رہے ہیں۔

1442 ہجری	2020ء
☆ امیر المجاہدین علامہ خادم حسین	☆ محبِّ یزدانی علیہ الرحمۃ والرضوان
☆ یاالله اَدخله فی الخلد	☆ باعمل محافظِ ناموسِ رسالت
☆ امیر المجاہدین الرضوی	☆ کنزِ علم پاس بانِ عقیدہ ختمِ نبوت
☆ اہل اللّٰہ، رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	☆ والا مناقب خادم حسین رضوی
☆ محمدی، رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	☆ سعادت مآب امیر المجاہدین الرضوی
☆ کوہِ علوم، پہرہ دارِ ناموسِ رسالت	☆ محبِّ علم، یادگار انقلابی شخصیت
☆ طلب گارِ محمد، مسافرِ بہشت	☆ قلندر، صاحبِ عزیمت و استقامت

☆ جان نثار ، اپنی مثال آپ
☆ وصّاف ، پہرہ دارِ ناموسِ رسالت
☆ آں دم ساز ، تاریخ ساز
☆ سالار، عزِ تحریکِ لبیک یارسول اللّٰہ
☆ عالی ہمم ، مردِ استقامت
☆ بَاوجِ استقامت ، مردِ انقلاب
☆ ادب یاب صاحب استقامت رحمہ اللّٰہ
☆ مشعلِ استقامت
☆ نورِ ولایت آبروے سنیت
☆ اوجِ شخصیت ، حُبّ حبیب
☆ باادب سپہ سالار تحریکِ لبیک یارسول اللّٰہ
☆ خدا کے واسطے خالص
☆ داعیِ حق ، بے باک ترجمانِ سنّیت
☆ معانی طراز ، شارحِ اقبالیات
☆ گفتارِ اُو ، شارحِ کلامِ اقبال
☆ آں شاہِ علم مخلص محبّ دین ووطن
☆ باآبرو رفت ،انا للّٰہ وانا الیه رٰجعون

☆ عالی لقب عالم،صاحبِ عزیمت واستقامت
☆ عبدِالٰہ،محمدی،سنّی ،حنفی،نقشبندی ورضوی
☆ آں خادم مسلکِ حق اہل وسنّت وجماعت
☆ آں عاشقِ حق ،ترجمان مسلکِ اہلِ سنّت
☆ کمال عاشقِ رسول ، علامہ رضوی
☆ بادبدبہ ، عاشقِ غوثِ پاک
☆ جادو اُو ، عاشقِ غوثِ پاک
☆ بیداردل ، حبیب بارگہِ اعلیٰ حضرت
☆ زیبِ ایوانِ حبیبِ سبحان مردِ قلندر علامہ رضوی

حروف کے اعداد شمار کرنے یا لفظوں کے انتخاب میں کوئی کوتاہی ہوئی ہوتو طالب عفو ہوں۔

کاوش! **کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

☆ گزشتہ برس سے تاایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات وحادثات رُونما ہوے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع وبصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوگی۔ دل ودماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کر رہی ہے؟ درد کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہوتو دکھڑا روئیں۔

ذلفی بخاری کو کلیئر قرار دیا گیا، اتحادی ارکان حکومت سے ناراض ہوے، آٹا بحران پیدا کیا گیا، شیخ رشید کا بیان کہ رمضان میں زیادہ کھانا کھایا جاتا ہے، تحریکِ لبیک والوں کو سزائیں سنائی گئیں، فیصل واوڈا کی غلطی پر انہیں تو نہیں مگر صحافیوں کو سزا ہوئی، شدید ہنگامے کرنے پر وکلاء اور ڈاکٹرز کو بغیر کسی سزا کے صلح کی نوید، جج امتیاز بھٹو کا بدفعلی کے جرم پر صرف معطل کیا جانا، متنازع فلم زندگی تماشا، برف باری اور بارشوں سے متاثرہ علاقے، ٹی وی ڈراما میرے پاس تم ہو کا نزاع، کچھ وزراء برطرف کیے گئے بعد میں پھر وزیر بنادیے گئے، ریلوے اور عدلیہ کی باتیں، کورونا وائرس اور میڈیا، مساجد کی بندش کے لیے کچھ افراد کی یلغار، پی ایس

ایل کرکٹ کا یکلخت روکا جانا، تراویح کے لیے بھی مساجد میں آنے سے نمازیوں کو مسلسل روکا جانا، علماء اور حکمرانوں میں کورونا وائرس کے حوالے سے مساجد بند نہ کرنے کا معاملہ اور حکمرانوں کا مُکر جانا، آٹے چینی کے چور، اقلیتی قومی کمیشن اور قادیانی نزاع، لاک ڈاؤن پر وفاق اور صوبوں کی چپقلش، کورونا وائرس میں بھی یوم علی کا جلوس اور وزرا کی شمولیت، ارطغرل ڈرامے پر مخالف طبقہ کا واویلا، فواد چودھری کی دین میں مسلسل مداخلت، امریکی خاتون رچی کے الزامات، امریکا میں سیاہ فام شخص کا پولیس کے ہاتھوں بہیمانہ قتل، پٹرول کی قیمت میں یکدم بہت زیادہ اضافہ، ڈیتھ سرٹیفکٹ کی فیس میں اضافہ، کورونا وائرس کی وجہ سے وفات پر ہسپتالوں، تھانوں اور قبرستانوں میں طرح طرح کی مشکلات، دیگر امراض یا طبعی موت والوں کو بہت زیادہ پریشان کیا جانا، اسٹاک ایکس چینج کی عمارت پر حملہ، اسلام آباد میں مندر بنانے کی منظوری، ایر پائلٹس کے لائسنس جعلی یا نہ لائسنس ہونا اور اس کی تشہیر، تحفظ بنیاد اسلام بل، ہم جنس کی شادی، خواجہ آصف اور ٹرمپ برابر کی باتیں، شیعوں کی یوم عاشورا پر صحابیِ رسول کا نام لے کر لعنت بھیجنے کی شدید گستاخی، خالد نامی نوجوان کا جھوٹے مدعی نبوت کو مارنا، مسجد وزیر خاں میں رقص اور شوٹنگ، ملک بھر بالخصوص کراچی میں بارشوں سے تباہ کاریاں، ماروی سرمد اور توہینِ انبیاء، عتیقہ اوڈھو 9 برس بعد بری قرار، سعودی عرب سے اختلافات، عرب امارات اور اسرائیل نامی حکومت سے معاہدہ، بعض اسلامی ممالک کا اسرائیل نامی ملک کو تسلیم کرنا، شراب کے بہت لائسنس جاری ہونا، ریٹائرڈ جنرل سلیم عاصم باج واہ کی کہانی، ماہا علی کا قتل، ساجد گوندل، عبدالمجید اچکزئی کو قتل سے بری قرار دینا، آئی جی پنجاب کی تبدیلی اور اختلافات، تربت کی صحافی کا قتل، موٹروے پر خاتون سے بدکاری کا سانحہ، پولیس کے آفیسر کا خاتون سے بدکاری کا سانحہ، کمسن بچوں سے زیادتی کے مسلسل واقعات، عائشہ رجب اور طلال چودھری، شہ باز شریف کی گرفتاری، نواز شریف کا بیانیہ، سرکاری افسروں کے گھروں سے خزانے نکلنا، حکمرانوں کے پروٹوکول کے درمیان اموات، کراچی کے لیے گیارہ سو اَرب روپے کے پیکیج کا اعلان، اختیارات نہ ہونے پر اسلام آباد کے میئر کا مستعفی ہونا، لیڈی ہیلتھ ورکرز کا احتجاج، پی ڈی ایم کا قیام، جلسے مظاہرے، مزارِ قائد پر نعرے اور مقدمے، فرانس میں توہین رسالت، مذموم خاکے، سیاسی افراد پر غداری کے الزام، جہاں گیر ترین کی واپسی، فردوس عاشق اعوان کی دوبارہ تقرری، بختاور کی منگنی اور مہمانوں کے لیے سخت شرائط، ایرانی سائنس دان محسن فخری زادہ کا قتل، اسرائیلی طیارے کی سعودی حدود سے پرواز دبئی تک، جج ارشد کی برطرفی اور وفات، شاہ زیب خان زادہ کی حکومتی غلط اور تاخیر سے فیصلوں پر شدید مالی نقصان کی رُوداد، مختلف اداروں کے گھپلوں کی رُوداد، دوبارہ تعلیمی اداروں کی بندش، سکھوں کے اجتماع کے لیے کرونا پابندیاں نہ لگانا، فیصل آباد میں 11 سالہ گھریلو ملازمہ پر تشدد کا سانحہ، پشاور کے ایک ہسپتال میں آکسیجن نہ ملنے پر 8 افراد کی اموات، یورپ کے لیے پی آئی اے کی پرواز پر پابندی برقرار کیوں کہ وفاقی وزیر نے پائلٹس کے لائسنس جعلی ہونے کا بیان دیا تھا، نعیم بخاری کا پی ٹی وی میں تقرر، پی ڈی ایم کے مسلسل جلسے، تمام حکومتی عملے کا ہمہ وقت اپوزیشن کے خلاف بولنا، پٹرول کی قیمتیں مسلسل بڑھاتے رہنا، پی ڈی ایم کے جلسوں کے لیے حکمرانوں کی طرف سے کورونا وائرس کا شدید خطرہ بتانا اور پھر بیانات کی شدت ختم، وزارتوں کے لیے صرف چہرے بدلنا، کراچی سرکلر ریلوے کے لیے حکومت اور عدالت

کامختلف موقف، مہنگائی کم کرنے کی بجائے وزیروں، مشیروں کا اضافہ، وزیراعظم کے گھر کا صرف بارہ لاکھ جرمانے کے بعد ریگولرائز کردیا جانا، دنیا میں کورونا ویکسین کا ڈھنڈورا اور ویکسین پر مختلف آراء اور ویکسین سے نقصان کے واقعات، کورونا وائرس کی دوسری لہر، برطانیا میں متعدد قسم کا وائرس، عورتوں بچوں سے بدفعلی کے واقعات میں اضافہ، سینیٹ کے انتخابات قبل از وقت کروانے کی باتیں، بی آر ٹی کی شکایات میں اضافہ، سینیٹ کے ڈپٹی چیئرمین اور نیب کا مدمقابل ہونا، راجن پور میں گھریلو 14 سالہ ملازمہ سے زیادتی کا سانحہ، جرمنی میں پاکستانی نژاد امام مسجد کا قتل، سندھ میں 27 دسمبر کی تقریب کے لیے کورونا فراموشی، کیماڑی کراچی میں پُراسرار گیس اور ہلاکتیں، وزیراعظم کا اعتراف کہ وہ نااہل تھے انہیں کچھ معلوم نہ تھا حکمرانی کے بارے میں، کینیڈا میں بلوچ صحافی کریمہ کا قتل، اسکول اور مدارس بند کرنے مگر کرسمس منانے کی سرکاری ہدایت، سردیوں میں لوگوں کو شدید پریشانی، وزیر مذہبی امور نورالحق قادری کا بیان کہ ریاستِ مدینہ قائم ہونے میں 23 برس کا عرصہ لگا تھا، برف فیکٹری کا بوائلر پھٹنے سے اموات اور نقصانات، امریکی شہر نیش وِل میں بم دھماکا، ملک میں چار ہزار سے زائد غیر قانونی پٹرول پمپس، اولیاءاللہ کے مزارات بند مگر گڑھی خدابخش میں مقبرہ بھی اور اجتماع بھی ہر طرح کھلا رکھا گیا، فیاض چوہان کا انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے نامناسب بیان، برطانیا سے نئے وائرس کے مریض کراچی میں آئے، دی لیڈی آف ہیون نامی فلم نیٹ فلیکس پر ریلیز کی گئی جو مقدساتِ دینی کی توہین سے بھری ہوئی ہے، مفتی منیب الرحمٰن کی رویت ہلال کمیٹی کی چیئرمین شپ سے اچانک برطرفی کا اعلان، نئے سال کی آمد پر بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کا تحفہ، گھروں میں بھی سخت سردی میں گیس کی فراہمی معطل، ن لیگ کے احسن اقبال کا بیان کہ عمران خان کو سی پیک منصوبہ ختم کرنے اور ملکی معیشت تباہ کرنے کے لیے مسلط کیا گیا، اسلام آباد میں پولیس کا نوجوان کو قتل کرنے کا واقعہ، ایف بی آر کے جناب شبر زیدی کی کھری کھری باتیں، بلوچستان کے علاقے مچ میں گیارہ کان کن افراد کا قتل اور لواحقین کا لاشوں کے ساتھ سخت سردی میں دھرنا اور مختلف شہروں میں احتجاجی دھرنے، کراچی میں تجاوزات کے لیے گرینڈ آپریشن، امریکی ریاست ٹیکساس کے چرچ میں فائرنگ کا واقعہ، فردوس عاشق اعوان کی شعبدہ بازیاں، وقف املاک کے حوالے سے حکومت کا مذہبی اداروں کے خلاف غلط قانون سازی کرنا، CCPO لاہور عمر شیخ کی برطرفی، صوبہ سندھ کے محکمہ خزانہ میں کھربوں روپے کی کرپشن کا انکشاف، صدر ٹرمپ کے اکسانے پر اس کے حامیوں کا کیپٹل ہل، امریکی پارلیمینٹ پر دھاوا، امریکیوں کی ایک اور بدترین شرمناک واردات............

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جاے اور کیا نہ لکھا جاے! کون کون سا رونا رویا جاے؟ ان سب کے حوالے سے ہم کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے بلاتبصرہ کچھ تراشے من وعن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف و اتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوے ''زبانِ خلق'' ملاحظہ ہو :

☆ آج کل کے حالات! وزیراعظم کہتا ہے گھبرانا نہیں، سردی کہتی ہے نہانا نہیں، گیس کہتی ہے میں نے آنا نہیں، مہنگائی کہتی ہے میں نے جانا نہیں۔

☆ مروجہ نظام کا سب سے بڑا المیہ وسانحہ یہ ہے کہ عام آدمی سے لے کر پرائم منسٹر تک کوئی بھی شخص ذمہ

داری قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، یہاں ہر کوئی اپنی نااہلی، کوتاہی اور ناکامی کا ذمہ دار دوسرے کو ٹھہرا کر خود کو اہل، نیک نیت، ایمان دار اور ماتحتوں کا ہمدرد ثابت کرنا چاہتا ہے جب کہ اسلامی نظام کی خوبی وخاصہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں عام آدمی سے لے کر خلیفہ وقت تک ہر ایک اپنے ماتحت لوگوں کا ذمہ دار وجواب دہ ہوتا ہے اور ماتحتوں کے حقوق کی عدم ادائیگی پر سزا اور برخاستگی کا حق دار ہوتا ہے۔ حدیث ہے: تم سب نگہبان ہو اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہو نظام خلافت میں فرات کے کنارے پیاس سے مرنے والے کتے کا بھی ذمہ دار خلیفہ ہوتا ہے جب کہ مروجہ نظام میں یہ محض ایک قولِ زریں ہے۔

☆ پٹرول 117 روپے، گیس مل نہیں رہی، بجلی کی قیمتوں میں 15 بار اضافہ اور سادگی ایسی کہ پوری کابینہ کی ایک ہی گرل فرینڈ۔

☆ دو فوجی نظریہ، پاکستان محفوظ ملک ہے۔ اس سال سارے PSL میچز پاکستان میں ہوں گے۔ ملک حالتِ جنگ میں ہے اس لیے جنرل باجوہ کو ایکسٹینشن دی جائے۔

☆ وہ عظیم لوگ کہاں گئے جو حساب لگا کر بتاتے تھے کہ حکومت کو پٹرول اتنے کا پڑتا ہے اور عوام سے اتنا ٹیکس لیا جا رہا ہے۔

☆ آج کے بعد کوئی فرق نہیں پڑتا ووٹ تیر، بلے، لالٹین یا شیر کو دو، جاتا ہے تو ٹینک کے پاس ہی ہے لہٰذا سب سیاسی اختلافات ختم کریں۔

☆ کہتے ہیں پاکستان ترقی کیوں نہیں کرتا، گریڈ 17 سے 20 تک کے 2,547 افسران بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ لیتے رہے، افسوس!

☆ سوچنے کی بات، اذان ہوتی ہے تو ٹی وی کی آواز کم کی جاتی ہے مگر نظر ٹی وی پر رہتی ہے اور دل کرتا ہے کہ اذان جلد ختم ہو، کیا یہ اذان کا احترام ہے؟؟ آپ خود فیصلہ کریں، اذان کا جواب دیا کریں تا کہ موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو۔

☆ وقت کی قیمت سمجھنی ہے تو اخبار سے سمجھو، جو صبح پندرہ روپے کا ایک فروخت ہوتا ہے جب کہ شام کو وہی اخبار پندرہ روپے کلو فروخت ہوتا ہے۔

☆ عورت کی میت کو نامحرم نہیں دیکھ سکتا تو زندہ عورت کس جواز کے تحت اپنی نمائش کرتی پھرتی ہے بات کڑوی ضرور ہے مگر قابل غور ہے۔

☆ جہاں 20 روپے کے صابن اور 120 روپے کے شیمپو تشہیر کے لیے عورت کو ننگا کیا جاتا ہو، 2 روپے کی چیونگم کی تشہیر کے لیے آدھے درجن نوجوان لڑکیوں کو نچایا جاتا ہو، وہاں بچیوں کے ریپ پہ واویلا کرنا فضول ہے۔ جہاں ٹی وی ڈراموں میں دیور بھابھی کے ناجائز تعلقات دکھانا معمول بن جائے، اور دکھایا جائے کہ شوہر اپنی بیوی کو پہلے یار سے ملانے کو قربانی جیسا پیش کیا جائے اور بھائی لڑکی پٹانے کے لیے بہن کا استعمال کرے...... وہاں اخلاقیات اور انسانیت کا درس دینا منافقت ہے......!!!

☆ دو دن گانے چلا کر ڈانس کروا کر، سارے گناہوں کے کام کرنے کے بعد ہمارے معاشرے میں بیٹی قرآن کے سائے میں رخصت کی جاتی ہے۔ جب پتا ہے کہ برکت اللہ کے کلام میں ہی ہے تو پھر یہ ناچ گانا

کرنے کا کیا فائدہ۔؟؟؟

☆ سیانے کہتے ہیں کہ "امیر آسائش نہ چھوڑیں، صرف نمائش چھوڑ دیں تو غریبوں کی زندگی آسان ہوسکتی ہے۔"

☆ انسان پریشانیوں کی گنتی کرنے کا ماہر ہے لیکن نعمتوں کا حساب رکھنا بھول جاتا ہے۔

☆ آپ کی جیب میں موجود کرنسی نوٹ پر لکھی تحریر "حامل ہذا کو مطالبے پر ادا کرے گا" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی حکومت آپ کے مطالبے پر اس نوٹ کے برابر سونا ادا کرنے کی پابند ہے۔ اگر آج ہی پاکستان کی کل آبادی اسٹیٹ بینک کو نوٹ واپس کر کے سونا لینا شروع کر دے تو صرف بیس فیصد نوٹ قابلِ استعمال ہوں گے۔ باقی اَسّی فیصد نوٹوں کی قیمت تیرہ روپے فی کلو ہے۔ کیوں کہ باقی نوٹوں کا سونا موجود ہی نہیں اس لیے ان کی قیمت وہی ہے جو رَدی کوڑے کی ہوتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کے لوگ لکڑی کی جگہ کرنسی نوٹ جلاتے تھے۔ کیوں کہ لکڑی کی قیمت کرنسی سے زیادہ ہوگئی تھی۔ مہنگائی بڑھنے کی شرح جسے انفلیشن یا افراطِ زر کہتے ہیں کا کانسیپٹ صرف سو سال پرانا ہے۔ ایک مرغی کی قیمت فرعون کے دور میں دو درہم تھی جو کہ انیس ویں صدی کے آخر تک دو درہم ہی رہی۔ اگر ہم غور کریں تو آج بھی اس کی قیمت دو درہم ہی بنتی ہے۔ مطلب صفر فیصد انفلیشن۔ پچھلے صرف 100 سالوں کے دوران کاغذی کرنسی کی قیمت کئی سو گناہ گر چکی ہے۔ انفلیشن دراصل ایک ٹیکس ہے جو امیر اور غریب بغیر کسی تفریق کے برابر ادا کرتے ہیں۔ آج غربت اور افلاس کی سب سے بڑی وجہ ہی پیپر کرنسی اور اس پر دیا جانے والا سود ہے۔

جب ہم آئی ایم ایف سے قرضہ لیتے ہیں تو اصل میں ڈالرز ہمارے پاس منتقل نہیں ہوتے۔ بلکہ امریکا میں ہی کسی بینک میں موجود ایک اکاؤنٹ میں صرف کمپیوٹر کے ذریعے ٹرانزیکشن ہوتی ہے۔ اس اکاؤنٹ میں بھی ڈالرز منتقل نہیں ہوتے۔ آج تک دنیا میں موجود ڈالرز کا صرف تین فیصد چھاپا گیا ہے۔ باقی ستانوے فیصد ڈالرز صرف کمپیوٹرز کی ہارڈ ڈسکس میں محفوظ ہیں۔ آئی ایم ایف کے چارٹر میں یہ بات تحریر ہے کہ کوئی ملک سونے اور چاندی کے سکے جاری نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک ایسے ملک کو قرضہ نہیں دیں گے۔ امریکا سمیت دنیا میں کئی سربراہ مملکت اس بات پر قتل ہو چکے ہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی کرنسی یا سونے اور چاندی کے سکے جاری کرنے کی کوشش کی۔ اس ملک کی حکومت وزیرِ خزانہ اور سیکریٹری فائنانس آئی ایم ایف کی اجازت کے بغیر نہیں لگا سکتی۔ آئی ایم ایف قرضہ دیتے ہوئے سب سے پہلی شرط پرائیویٹائیزیشن کی رکھتا ہے اور اس کے بعد قرض دیا جاتا ہے۔ کبھی غور کیجیے گا کہ ایسا کیوں ہے۔

سعودی عرب اور ایران سمیت تمام پٹرول برآمد کرنے والے ملک اس بات کے پابند ہیں کہ پٹرول صرف ڈالرز کے بدلے بیچا جائے گا نہ کہ بیچنے یا خریدنے والے ملک کی کرنسی میں۔ انسانی تاریخ میں کبھی بھی اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو بے وقوف نہیں بنایا جا سکا۔ یہ انسان کی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ ہے۔

☆ چھ سال تک ایک عدالت ایک مقدمے کی شنید کرتی رہی، اب جا کے پتا چلا کہ وہ تو غیر آئینی عدالت تھی۔

☆ روٹی، کپڑا، مکان۔ نواں نعرہ: لنگر، کٹا، قبرستان، شکریہ کپتان

☆ صدر مملکت جناب عارف علوی صاحب، وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب، سینئر رہنما

پی ٹی آئی جناب اسد عمر صاحب اور اور حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے دیگر صاحبان آپ اللّٰہ کو حاضر جان کر اس کو گواہ بنا کر کہیے آپ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ پاکستان اسٹیل مل کی تباہی کے ذمہ دار ملازمین ہرگز نہیں تھے بلکہ اسٹیل مل کی تباہی کی ذمہ دار پچھلی زرداری اور نون لیگی حکومتیں تھیں ان کا آپ کچھ نہیں بگاڑ سکے اور اسٹیل مل بحالی کا وعدہ ملازمین کی نوکریوں کا تحفظ کا وعدہ بھی آپ نہ نبھا سکے اب اگر ملازمین کو نکالنا واقعی بہت ضروری ہے تو کم از کم انہیں عزت سے نکالیے ان کو اچھا پیکج دیں گولڈن ہینڈ شیک دیں اور جن ملازمین کو اب تک گلشن حدید میں مکان یا پلاٹ نہیں ملا ہے انہیں فیز 4 میں پلاٹ دیں یہ ان کا حق ہے نارمل واجبات ادا کر کے نکالنا ملازمین کے ساتھ سراسر زیادتی ہوگی اور امید ہے ریاست مدینہ کے علم بردار ہزاروں مظلوموں کو ان کے جائز حق سے محروم نہیں کریں گے۔ شکریہ

☆ سر پہ جناح کیپ نیچے سلوٹ زدہ شیروانی، پاؤں میں بوسیدا جوتے، عدالت کے کمرا سے باہر نکلے، اور آواز لگائی وسیم بن ام سرکار حاضر ہو۔ پتا چلا کے یہ نائب قاصد ہے جس کو قائداعظم کا مثل لباس دے کر آوازیں لگوائی جا رہی ہیں۔ اندر داخل ہوا، اندر جسٹس صاحب انگریزی گاؤن کندھوں پر سجائے براجمان نظر آئے۔ جو لباس اندر ہونا چاہیے تھا اس کی باہر ناقدری ہو رہی تھی، اور جو لباس باہر ہونا چاہیے تھا وہ اندر عزت افروز تھا۔ آپ انگریز کی ذلیل سوچ کو آج تک نہیں سمجھے اس نے ہمارے مسلمان بادشاہوں کا لباس ہوٹل کے سیکورٹی گارڈ کو زیب تن کروا کر بے عزت کیا۔ جناح کیپ جس کو جج صاحبان کو پہن کر بیٹھنا چاہیے اس کو نائب قاصد کو پہنا دیا، ہم اندھی قوم، انگریز کی اس سازش کی اندھا دھند تقلید کرتے جا رہے ہیں، پتا نہیں ہمارا کیا بنے گا...... یہ مسئلہ بار کونسلوں کے لیے غور طلب ہے۔

☆ لڑکیوں پر پابندیاں لگانے کی وجہ......ایک بار ایک لڑکی نے مولانا صاحب سے کہا کہ ایک بات پوچھوں...... ؟؟ مولانا صاحب نے فرمایا: بولو بیٹی کیا بات ہے......؟؟ لڑکی نے کہا...... ہمارے سماج میں لڑکوں کو ہر طرح کی آزادی ہوتی ہے، وہ کچھ بھی کریں، کہیں بھی جائیں، اس پر کوئی خاص روک ٹوک نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس لڑکیوں کو بات بات پر روکا جاتا ہے، یہ مت کرو، یہاں مت جاؤ، گھر جلدی آ جاؤ...... یہ سن کر مولانا صاحب مسکرائے اور فرمایا: بیٹی آپ نے کبھی لوہے کی دکان کے باہر لوہے کے گودام میں لوہے کی چیزیں پڑیں دیکھیں ہیں......؟ یہ گودام میں سردی، گرمی، برسات، رات، دن اسی طرح پڑی رہتی ہیں۔ اس کے باوجود ان کا کچھ نہیں بگڑتا اور ان کی قیمت پر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لڑکوں کی کچھ اس طرح کی حیثیت ہے سماج میں......اب آپ چلو ایک سنار کی دکان میں ایک بڑی تجوری اس میں ایک چھوٹی تجوری اس میں رکھی چھوٹی سُندر سی ڈبی میں ریشم پر نزاکت سے رکھا چمکتا ہیرا، کیوں کہ جوہری جانتا ہے کہ اگر ہیرے میں ذرا بھی خراش آ گئی تو اس کی کوئی قیمت نہیں رہے گی۔ اسلام میں بیٹیوں کی اہمیت بھی کچھ اسی طرح کی ہے۔ پورے گھر کو روشن کرتی جھلملاتے ہیرے کی طرح ذرا سی خراش سے اس کے اور اس کے گھر والوں کے پاس کچھ نہیں بچتا...... بس یہی فرق ہے لڑکیوں اور لڑکوں میں...... پوری مجلس میں خاموشی چھا گئی اس بیٹی کے ساتھ پوری مجلس کی آنکھوں میں چھائی نمی صاف صاف بتا رہی تھی لوہے اور ہیرے میں فرق...... آپ سے التجا ہے کہ یہ پیغام اپنی بیٹیوں بہنوں کو ضرور سنائیں، دکھائیں اور پڑھائیں......جزاک اللّٰہ خیرا کثیرا

☆ ڈاکٹر حاملہ خواتین کو بہت زیادہ کشتے کھلا رہے ہیں۔ Calcium اور آئرن کے suppliments کو حکمت میں کشتہ کہتے ہیں ان سے بچیں......

جس نے بھی یہ تحریر لکھی ہے اس نے حقائق لکھے ہیں اکثر حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کو شدید مسائل کا شکار ہوتے دیکھا ہے اس تحریر میں اس کی وجوہات واضح طور پر بیان کردی گئی ہیں۔

عورت بچاؤ مہم : ایک دوست کا سوال، آج کل ڈیلیوریز نارمل کیوں نہیں ہوتی ہیں، حالاں کہ آج کل جدید ترین اسپتال میں طبی سہولیات میسر ہیں...... جب کسی خاتون کو امید ہوتی ہے تو وہ فوراً لیڈی ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے، نو ماہ اس کے زیر نگرانی باقاعدگی سے چیک اپ کرواتی ہیں، اس کی تجویز کردہ ادویات بھی کھاتی ہیں، ان کی مہنگی فیسیں بھی ادا کرتی ہیں...... مگر جب ڈیلیوری کا وقت آتا ہے تو پھر کیس نارمل کیوں نہیں ہوتا......؟؟ نو ماہ مسلسل فولک ایسڈ اور کیلشیم کی گولیاں کھانے...... اور venofer کی ڈرپس لگوانے کے باوجود...... ڈیلیوری کے وقت خون کی کمی کیوں ہو جاتی ہے......؟؟ میرے عزیزو! اس سوال کا جواب کچھ اس طرح ہے کہ...... ڈیلیوری نارمل نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ...... مسکولر ٹشوز کا سخت ہونا ہے اور رطوبت تلیہ۔ Lyphatic liquids کا کم ہونا ہے، یاد رکھیں عورت کے جسم میں جتنی لچک اور Flexibility ہوگی بچے کے اتنے ہی چانسز نارمل کے ہوں گے اور جتنے سخت ہوں گے اتنا ہی آپ ریشن کا امکان زیادہ ہوگا۔

مندرجہ ذیل عوامل عورت کے جسم کے مسکولر ٹشوز کو سخت اور راستوں کو تنگ کر دیتے ہیں اور ان کے اندر کی رطوبت تلیہ lympatic liquids بھی کم ہو جاتی ہیں جو لبریکیشن کا کام کرتی ہیں فطرت اور نیچر کے خلاف جب ہم چلے گئے تو فطرت ہمیں سزا ضرور دے گی یعنی فطرت سے روگردانی کی سزا کی وجہ سے ہمیں آپ ریشن سے گزرنا پڑتا ہے...... قطع نظر اس کے کہ بہت بڑی بڑی بلڈنگز ہیں، اسپتال ہیں...... مہنگے ڈاکٹرز ہیں...... مہنگی ادویات اور مہنگے انجکشنز ...... ایرکنڈیشنڈ کمرے...... یاد رکھیں یہ سب کچھ کبھی بھی فطرت کا متبادل نہیں ہو سکتے...... پیسے کا لالچ اور ہوس اور انسانیت سے دوری...... مریض کی زندگی اور صحت سے زیادہ مریض کی جیب پر نظر کا ہونا دوسری بڑی وجہ ہے...... عورتوں کا سہل پسند ہونا اور یہ تصور کہ حمل ہو جانے کے بعد کام نہیں کرنا سارا دن فارغ بیٹھے رہنا...... مسکولر ٹشوز اور خصوصاً اووری کے مسلز کو نرم اور flexible بنانے کے بجائے...... stiff اور سخت بنا دیتا ہے...... فارغ سارا دن لیٹے رہنے کی بجائے اگر مخصوص ورزش خصوصاً آخری مہینوں میں کی جائے یا گھر کے کام کاج کیے جائیں...... جیسے جھاڑو دینا...... ڈسٹنگ کرنا...... اس سے اووری کے مسلز کو حرکت ملے گی جس سے حرارت پیدا ہوگی جو مسلز کو نرم کرے گی...... خوراک میں جب ہم فولک ایسڈ یا venofer کے انجکشن لگائیں گے تو یہ لوہا ہونے کی وجہ سے جسم کے مسلز کو انتہائی زیادہ سخت کرے گا کیوں کہ یہ مسلز کی خوراک ہے جس سے راستہ کھلنے کے بجائے اور زیادہ تنگ ہوگا...... اس کی جگہ اگر کالے چنے، مربہ ھڑڑ، مربہ آملہ، مربہ بہی، سیب، پالک، ساگ، کلیجی، دودھ، انڈا، شہد، گھی، منقی، آڑو، لونگ، دارچینی، بادام، زعفران کا استعمال کیا جائے تو اس سے جسم کو قدرتی فولک ایسڈ اور خون بھی وافر مقدار میں ملے گا اور جسم کے مسکولر ٹشوز سخت ہونے کے بجائے طاقت وَر اور نرم ہوں گے خوب صورت

بچے پیدا ہوں گے...... اور گارنٹی سے کہتا ہوں لکھ کر دینے کو تیار ہوں بچہ بھی خوب صوت پیدا ہوگا۔ دوسری طرف کیلشیم کی گولیاں یاد رکھیں ہڈیوں کو سخت کر دیتی ہیں...... نو ماہ بے دریغ کیلشیم کی گولیاں کھانے سے ماں اور بچے دونوں کی ہڈیاں سخت...... تو آپ اندازہ کرلیں مسکولر ٹشوز بھی سخت...... ہڈیاں بھی سخت...... اسی لیے بعض اوقات کہہ دیا جاتا ہے کہ بچے کا سر بڑھا ہوا ہے، ماں کی ہڈی بڑھی ہوئی ہے آپ ریشن ہی ہوگا...... بھائی نو ماہ اندھا دھند گولیاں کھلا کھلا کر آپ نے نارمل ڈیلیوری کا چانس چھوڑا ہی کب ہے کیوں کہ اس سے کمائی زیادہ ہے آپ ریشن سے تو پیسے بنتے ہیں نارمل سے کیا ملنا ہے...... اگر قدرتی کیلشیم دودھ، دھی، انڈے، گھی کھلایا جاتا تو گارنٹی سے کہتا ہوں کبھی کیلشیم کی کمی نہ آتی اور ہڈیاں مضبوط تو ہوتیں مگر...... بڑھتی نہ...... سخت نہ ہوتیں۔ ہاں!!! دکان کی سیل کم ضرور ہو جاتی، کمیشن ضرور کم ہو جاتا...... سٹور کی سیل کم ہو جاتی، آپس میں لڑائی پڑ جاتی، بینک بیلنس کم ہو جاتا، آمدنی کم ہونے کی وجہ سے...... کیوں کہ عملی طور پر ہمارا یقین اللّٰہ تعالی اور انسانیت پر زیرو ہے، تقریروں اور گفتگو میں 1000 فی صد ہے...... ڈیلوری نارمل نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ...... جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہڈیوں کا سخت ہونا...... مسکولر ٹشوز کا سخت ہو کر ان میں لچک کا کم ہونا اور اس میں رطوبات صالح کی کمی کا ہونا ہے، جو لبریکیشن کا کام کرتی ہیں...... ان سب کے لیے آخری ماہ...... صدیوں سے آزمودہ فارمولہ جو ہماری مائیں استعمال کرتی آ رہی تھیں، ایک تو جسمانی مشقت اور ورزش تھیں، پاؤں کے بل...... تو دوسری اہم چیز دیسی گھی، چھواروں، زعفران کا استعمال تھا...... دودھ میں ڈال کر...... جس میں فولاد، کیلشیم، گندھک، یعنی حرارت وافر مقدار میں موجود ہوتی ہیں...... اس کا چھوڑ دینا...... اور سارا دن عورتوں کا بستر پر لیٹے رہنا اور کیلشیم فولک ایسڈ کی گولیاں کھانا اور venofer کے انجکشن لگوانا ہے...... پھر ڈیلیوری کے روز اور دوران جو ظلم و ستم ہوتا ہے...... اللّٰہ کی پناہ۔ ایک تو شرم و حیا کی دھجیاں اڑا دی جاتی ہیں...... جسم دکھایا جاتا ہے...... چوڑے چمار تک جملے کستے ہیں...... سلفی بنائی جا رہی ہوتی ہیں...... استغفر اللّٰہ ...... پھر پیسے کے لالچ اور حرص میں ہم اس حد تک گر چکے ہیں کہ...... نارمل کیسز کو کٹ لگوا کر جیبوں پر ڈاکا ڈالا جاتا ہے...... ایک اور ظلم جس کی طرف بطور خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں...... کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کا درجہ حرارت 70 سے 90 تک ہوتا ہے...... لیبر روم میں ایرکنڈیشن ہونے کی وجہ سے ایک تو ماں کے عضلات سردی سے سکڑتے ہیں...... یہ سائنس کا اصول ہے کہ سردی سے چیزیں سکڑتی اور حرارت سے پھیلتی ہیں...... کمرے میں 16 درجہ کا ٹمپریچر ہونے سے رحم سکڑے گا یا پھیلے گا؟؟ یقیناً سکڑے گا تو یہ چیز نارمل ڈیلوری میں معاون ہوگی یا رکاوٹ؟؟ یقینی جواب ہے رکاوٹ...... مگر...... نازک مزاج ڈاکٹر صاحبان کو گرمی لگے گی...... لہٰذا مریض جائے بھاڑ میں یا موت کے مونھ۔ آں جناب کی طبع نازک یہ برداشت نہیں کر سکتی، ڈاکٹر ہو کر اس کی ناک پر پسینہ آ جائے...... اتنا بڑا ظلم...... حد تو یہ ہے کہ ڈاکٹر تو ڈاکٹر ہیں، لیبر روم کا صفائی والا عملہ اس کا نخرہ اور اس کا رعب، اللّٰہ کی پناہ...... وہ آسمان پہ ہوتا ہے...... مگر سلام ہے ہماری ان ماؤں اور بہنوں کو جو لیبر روم میں انگھیٹیاں جلا کر پسینوں پسینوں ہو کر فطری عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچاتی تھیں، گھر میں ہی...... اسی سلسلے میں ایک اور مسئلہ بچے کا سانس اکھڑنا اور incobeter میں ڈالنا......

پیارے بھائی! جب بچہ یک دم تقریبا 80-90 کے ٹمپریچر سے یک دم سولہ کے ٹمپریچر پہ آئے گا تو اس کا سانس نہیں اکھڑے گا تو اور کیا ہو گا......؟ پھر درد کے انجکشن لگوانے کی سزا بلکہ بھینسوں والے انجکشن پابندی کے باوجود لگائے جاتے ہیں...... جو عورت کو ساری زندگی کمر درد کی صورت بھگتنا پڑتی ہے وہ ایک الگ کہانی ہے...... پھر ایک ایک دن کا گننا اور ایک دن بھی اوپر نہ جانے دینا کہ گاہک کسی اور دکان کا رخ نہ کر جائے...... ظلم پہ ظلم...... ڈاکے پہ ڈاکا...... اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کروں کہ پھل جب پکتا ہے تو خود بخود نیچے گرتا ہے...... دردیں قدرتی اور فطری ہونی چاہیے۔ یادرکھیں فطرت انسان کی دوست ہے دشمن نہیں مصنوعی دردیں کہ گاہک دوسری دکان پر نہ چلا جائے کے خوف سے بھینسوں والے ٹیکے لگائیں گے تو فطرت کے ساتھ بھیانک مذاق ہے پھر نتائج تو بھگتنا پڑیں گے............ سزا تو ضرور ملے گی فطرت کسی کو معاف نہیں کرتی...... پھر یادرکھ لیں بچوں کے اندر جتنے کیسز خون کی کمی کے آرہے ہیں...... وہ سب کے سب مصنوعی فولک ایسڈ اور مصنوعی کیلشیم کی وجہ سے ہیں، کیوں کہ اس سے تلی spleen کا فعل متاثر ہوتا ہے جس سے وہ انیمیا کا شکار ہو جاتے ہیں...... المختصر...... فطرت سے جتنا دور ہٹیں گے اتنی ہمیں سزا زیادہ ملے گی، اس موضوع پر بہت کچھ ہے کہنے کو شاید اتنا بھی ہضم نہ ہو دکانداروں کو...... لیکن میرے پیارے بھائیو! یہ ہماری ماؤں، بہنوں بیٹیوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے، اس کو اتنا like اور share کیجیے comment کیجیے کہ یہ عورت بچاؤ مہم بن جائے ...... اور حکمران scandanaviyan belt کی طرح سخت قوانین بنانے پر مجبور ہو جائیں، سوشل میڈیا کی طاقت سے جہاں پر خاوند لیبر روم میں موجود ہوتا ہے...... ہمارے ہاں تو اس کی زیادہ ضرورت ہے...... حتی المقدور نارمل کیس کی کوشش کی جاتی ہے آخری حد تک...... ہمارے ہاں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا، مصنوعی دردوں کے انجکشن نہیں لگوائے جاتے...... بلکہ قدرتی دردوں کو برداشت کرنے کا کہا جاتا ہے...... ہمارے ہاں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا...... فرانس میں ہر حاملہ خاتون اور بچوں کو قانوناً چنے روزانہ کھلائے جاتے ہیں، فولاد کی کمی پوری کرنے کے لیے ہمارے ہاں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟؟

اگوان ادب کی راہ قلم کا جہاد ہے۔

☆ پڑھنے کے قابل ہے یہ تحریر: درخت پر اوقات سے زیادہ پھل لگ جائیں تو اس کی ڈالیاں ٹوٹنا شروع ہو جاتی ہیں، انسان کو اوقات سے زیادہ مل جائے تو وہ رشتوں کو توڑنا شروع کر دیتا ہے، انجام آہستہ آہستہ درخت اپنے پھل سے محروم ہو جاتا ہے، الفاظ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کریں جب آپ بات کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کے الفاظ...... آپ کے خاندان کا پتہ، مزاج اور آپ کی تربیت کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں، بچہ بڑا ہو کر سمجھ جاتا ہے کہ ابا کی پابندیاں ٹھیک ہی تھیں۔ اور بندہ مرنے کے بعد سمجھ جائے گا کہ اس کے رب کی پابندیاں ٹھیک تھیں، زندگی کوئی چائے کا کپ تھوڑی ہوتی ہے کہ ایک چمچہ شکر ملا کر ذائقے کی تلخی کو دور کر دیا جائے، زندگی کو تو عمر کے آخری لمحے تک گھونٹ گھونٹ پینا پڑتا ہے چاہے تلخی کتنی زیادہ کیوں نہ ہو جائے، تہجد پڑھتے ہیں مگر اپنے بھائی سے بول چال نہیں رکھتے ہر نیک کام کرتے ہیں مگر غیبت نہیں چھوڑتے اپنی نیکیاں ایسی تھیلی میں جمع نہ کریں جس میں سوراخ ہو، اگر تمہیں ایک دوسرے کے اعمال کا پتہ چل جائے تو تم ایک دوسرے کو دفن بھی نہ کرو اللّٰہ نے تمہارے عیب چھپا رکھے ہیں اس پر شکر ادا کرو اور دوسروں کے عیبوں کو

بھی چھپانے کی عادت ڈالو کیوں کہ برائیاں آپ میں بھی ہیں اور زبانیں دوسروں کے پاس بھی ہیں، کچھ لوگ اپنے لیے ساری ساری رات جنت کی دعائیں مانگتے ہیں لیکن دوسروں کی زندگی انہوں نے جہنم بنائی ہوئی ہوتی ہے، ہم کسی کے دل میں جھانک نہیں سکتے یہ جان نہیں سکتے کہ کون ہمارے ساتھ کتنا مخلص ہے لیکن وقت اور رویئے جلد ہی یہ احساس دلا دیتے ہیں، اپنی طرف سے بھرپور کوشش کیجیئے سخت محنت کیجیئے طریقہ صحیح اور جائز اختیار کیجیئے دعا کیجیئے پُر امید رہیے اور نتیجہ اللّٰہ تعالی پر چھوڑ دیجیئے، زبان دراز لوگوں سے ڈرنے کا کوئی فائدہ نہیں وہ تو شور ڈال کر اپنی بھڑاس نکال لیتے ہیں لیکن ڈروان لوگوں سے جو سہہ جاتے ہیں کیوں کہ وہ معاملہ اللّٰہ کے سپرد کر دیتے ہیں جہاں ناانصافی کی گنجائش نہیں ہوتی وہاں دیر ہے اندھیر کبھی نہیں، اگر آپ سوچ رہے ہیں کہ...... ہر چیز آپ کے ہاتھوں سے نکل رہی ہے اور حالات آپ کے موافق نہیں ہیں تو ایک دفعہ اس درخت کے بارے میں ضرور سوچنا جو ایک ایک کر کے اپنے تمام پتے کھو دیتا ہے لیکن پھر بھی کھڑا رہتا ہے اس امید پر کہ...... بہار کے دن آئیں گے، مجھے اتنا عجیب لگتا ہے ناں...... کہ لوگ ہماری زندگی کا ایک صفحہ پڑھ کے ہمارے بارے میں پوری کتاب خود ہی لکھ لیتے ہیں، کوئی یہ کیسے سوچ سکتا ہے کہ حساب نہیں ہوگا کہ وہ بخشا جائے گا یاد رہے حساب دینا ہوگا ایک ایک آہ کا، آنسو کا، تڑپ کا، بے حسی کا اور بے رحمی کا حقوق اللّٰہ کے بعد حقوق العباد کا معاملہ بھی بہت سخت ہے افسوس! کچھ نہیں...... سبھی لوگ یہ بات بھلائے بیٹھے ہیں۔

☆ ہمیں کسی زبان سے بیر نہیں کیوں کہ زبانیں مختلف افراد و اقوام کے مابین بامعنی اشتراک و تعامل اور ان زبانوں میں موجود علوم و فنون اور تہذیبی و ثقافتی ورثہ سے اخذ و استفادہ کا ذریعہ ہیں۔ اصل میں اعتراض اپنی قومی و مادری زبانوں کی قیمت پر کسی غیر ملکی زبان خاص طور پر انگریزی کے غیر ضروری استعمال، سرکاری سرپرستی اور مزعومہ تفوق و برتری پر ہے جس کو ایک مٹھی بھر طبقہ کروڑوں عوام پر اپنے غاصبانہ اور غیر منصفانہ اختیار و اقتدار اور قومی وسائل پر قبضہ کے لیے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں صرف انگریزی خواں اشرافیہ ہی انگریزی میں موجود درست سرکاری اعداد و شمار اور معاشی سماجی طبی تعلیمی سیاسی صنعتی حقائق و معلومات اور قواعد و ضوابط اور تعلیم و صحت اور روزگار کے مواقع سے واقفیت رکھتی ہے اور کروڑوں انگریزی سے نابلد عوام ان تک عدم رسائی کے باعث مسلسل استحصال کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔ اب دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک سو سال تک محنت کر کے عوام پاکستان کو انگریزی سمجھنے بولنے کے قابل بنایا جائے یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ مذکورہ تمام معلومات، قواعد و ضوابط اور مفاد عامہ سے متعلق جملہ سرکاری معلومات اور اعداد و شمار کو قومی زبان میں عوام تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے اور ہم اسی دوسری صورت کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ کام قومی زبان کو ذریعہ تعلیم بنا کر، ماہرین ترجمہ کی حوصلہ افزائی کر کے اور اردو کو بطور سرکاری زبان رائج کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ کچھ عرصہ پہلے تک دجال کو فتنہ عظیم مانا جاتا تھا اور اس سے منسلک ہر چیز سے لوگ بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ پھر میڈیا پہ سب کون شیئس مائیکرو مائینڈ پروگرامنگ (Subconscious Micro Mind Programming) شروع کی گئی اور آہستہ آہستہ لوگوں کا رویہ بھی بدلتا گیا، اب لوگوں کے لیے ایک آنکھ والے کھلونے، پینٹنگز، دیگر اشیا ایک عام حیثیت اختیار کر چکی ہیں، مزید یہ کہ ایک خاص طبقہ جو خود کو مسلمان

ہونے کا دعوی بھی کرتا ہے، (دیسی لبرلز) وہ تو اب کھلے عام اس فتنے کو تحفظ دیتے نظر آتے ہیں، میرا دل یہ سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا ہے کہ ایسے معاشرے میں ''میرے پاس تم ہو'' میں جس طرح سے زنا، طلاق کے بعد غیر مطلقہ (نامحرم) مرد و عورت کا ساتھ رہنا، اور پھر بنا حلالہ کے عورت کا اپنے سابقہ شوہر کے پاس واپس جانا اور لوگوں کا اس کے لیے مستقل دباؤ ڈالنا دکھایا گیا ہے، اس سب کا ہمارے معاشرے پہ کیا اثر پڑے گا۔

☆ عورت کی عزت واحترام کا تقابلی جائزہ: مغربی دنیا کی نظر میں

1- پیدائش پر ماں تو خوش ہوتی ہے مگر باپ کے بارے کوئی نہیں جانتا ہے۔

2- اسکول میں داخل ہوتی ہے تو باپ کی جگہ ماں کا نام لکھواتی ہے۔

3- تمام تعلیمی مراحل طے کرتی ہے مگر سرٹیفکٹ اور اسناد میں کہیں باپ کا نام درج نہیں ہوتا ہے۔

4- اس دوران اس کی ماں ایک شخص سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کے پاس جا چکی ہوتی ہے۔

5- اب اس لڑکی کے پاس دو آپشن ہیں یا تو ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ رہے اس صورت میں گھر کا آدھا کرایہ خود ادا کرے ساتھ میں یہ خطرہ بھی کہ سوتیلے باپ کی جنسی وحشت کا نشانہ بنے۔ دوسرا آپشن یہ کہ گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔

6- گھر سے نکلنے کی صورت میں وہ باہر کسی دوست یا اجنبی کے ساتھ مل کر اپارٹمنٹ کرایہ پر لیتی ہے، ہر دو صورتوں میں جنسی استحصال کا خطرہ ہر وقت رہتا ہے۔

7- جاب پر جاتی ہے تو کولیگز کی ہوس بھری نظروں کا نشانہ بنتی ہے۔

8- شادی اگر ہو تو شادی کامیاب ہوگی اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں، بچے ہوتے ہیں اور بڑھاپے میں بچے ماں کو اولڈ ہاؤس میں جمع کرا آتے ہیں۔

9- تنہائی کا شکار اذیت ناک بڑھاپا گزار کر مر جاتی ہے آس پاس کوئی عزیز رشتہ دار نہیں ہوتا ہے۔

10- مرنے کے بعد زمین کے کس حصے کا ماں بوجھ بنی اولاد کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا ہے۔

☆ عورت کی عزت واحترام کا تقابلی جائزہ: اسلام کی نظر میں

1- جب پیدائش ہوتی ہے ماں باپ، دادی دادا، نانی نانا عزیز رشتہ دار خوشیاں مناتے ہیں رحمت کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

2- ساتویں روز عقیقہ ہوتا ہے، دعوت ہوتی ہے، خوشیوں کا سماں ہوتا ہے۔

3- باپ کی انگلی پکڑ کر اسکول جاتی ہے، باپ کے نام اور پہچان کے ساتھ اسکول میں پہچان ہوتی ہے۔

4- ماں باپ کے زیر سایہ تعلیمی و تربیتی مراحل مکمل کرتی ہے۔

5- جوان ہوتی ہے، شادی کی عمر کو پہنچتی ہے تو ماں باپ خود بہتر رشتہ تلاش کرتے ہیں۔

6- شادی ہو کر ماں باپ کے گھر سے عزت واحترام اور دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوتی ہے۔

7- شادی کے بعد شوہر کے گھر میں ملکہ بن کر رہتی ہے، شوہر گرمی سردی مشکل آسانی میں جو چار پیسے کما کر لاتا ہے وہ اس کی جھولی میں ڈالتا ہے۔

8- بچے ہوتے ہیں تو گھر خوشیوں سے بھر جاتا ہے، بچے بڑے ہوتے ہیں تو ماں کے قدموں میں اپنی

جنت کی جستجو میں بڑھ چڑھ کر ماں کی خدمت کرتے ہیں۔

9- گھر میں ایک معلّمہ بن کر بچوں کی اخلاقی تربیت کرتی ہے اور سماج کو کار آمد افراد مہیا کرتی ہے۔

10- ماں کا انتقال ہوتا ہے تو بچے سالہا سال بعد بھی ماں کی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں، ماں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تعجب ہے اس حقیقت کے بعد بھی مغرب ہمیں وومن رائٹس اور حقوق نسواں کا درس دے رہا ہوتا ہے۔

☆ فیصل مسجد کی سیر، ایک کڑوی تحریر

سوشیل می ڈیا کا استعمال کرنے والے تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کے اس تحریر کو تمام واٹس ایپ اور فیس بک و دیگر گروپس میں کاپی پیسٹ یا شیئر کریں۔ آج جس مسئلہ کی جانب میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ آج تو شائد آپ اگنور کر دیں گے لیکن آنے والے دس سال میں آپ کو افسوس ہوگا کہ ہم نے مل جل کر اس مسئلہ پر کام کیوں نہیں کیا۔ دوستو فیصل مسجد پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں قائم ایک عظیم الشان مسجد ہے جسے جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی مسجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ عظیم مسجد اپنے انوکھے طرز تعمیر کے باعث تمام مسلم دنیا میں معروف ہے۔ آپ میں سے بہت سے لوگوں نے فیصل مسجد کی ''سیر'' ضرور کی ہوگی۔ کل کافی دن بعد مجھے فیصل مسجد جانے کا اتفاق ہوا، مسجد میں داخل ہو کر سکون تو ملا مگر ساتھ ہی حیرانی غم وغصہ کے ملے جلے تاثرات میں اضافہ ہوتا گیا۔ مسجد جو کہ اللّٰہ کا گھر ہے اور صرف اور صرف عبادت کی جگہ ہے اللّٰہ کے گھر کو عبادت تک محدود ہونا چاہیے، مانتا ہوں کہ اللّٰہ کے گھر کو دیکھنا بھی ثواب ہے مگر دیکھنا بھی اگر ثواب کی نیت سے ہو تو، وگرنہ تفریح کے لیے اور بھی بہت سے مقامات موجود ہیں جہاں آپ اپنی ''مرضی کے کام'' کر سکتے ہیں۔ اللّٰہ کے گھر کو تفریحی مقام بنانا اللّٰہ کے حدود کی خلاف ورزی ہوگی۔ حالات کچھ یوں ہیں کہ مرد و خواتین کا مخلوط طریقے سے وہاں گھومنا پھرنا مجھے ایک آنکھ نہ بھایا، باہر ایک نوٹس بورڈ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے کہ خواتین شرعی پردے میں رہیں۔ بس اس بورڈ لگانے کے بعد مسجد کی انتظامیہ کی زندگی صفل ہو جاتی ہے، ذمہ داری ختم، اس بورڈ کو پڑھے بنا اندر جانے والی عوام ''عام وخاص'' کے حالات کی منظر کشی کرنا چاہوں گا پہلے میں نے سوچا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے گزر تا جاؤں بس، پھر سوچا نہیں! یہ آنکھیں کھولنے کا مقام ہے بند کرنے کا نہیں۔ مسجد میں خواتین شرعی پردہ تو درکنار دوپٹہ سے بھی کنارا کرتی نظر آتی ہیں چارسُو پھیلے مرد وخواتین مسجد کے اندر پردے کی دھجیاں بکھیرتے نظر آتے ہیں، چادر دوپٹہ سے عاری خواتین، ننگے سر، کھلے ہوئے گریبان، اور گھٹنوں تک پاجامہ چڑھائے ٹائٹ جینز پہنے مسجد میں ایسے گھومتی نظر آتی ہیں جیسے شادی ہال میں ولیمہ کھانے آئی ہوں۔ گرمیوں میں تو لباس اور بھی مختصر یا باریک کہہ لیں، ہو جاتا ہے، ان کے ساتھ آئے ہوئے بے غیرت مرد اگر پردہ اور مسجد کے تقدس کو جانتے ہوں تو اپنی عورتوں پر کنٹرول کریں، پڑھی لکھی جاہل قوم کی خوبرو عورتیں اوپر بیان کیا ہوا حلیہ بنا کر تیز لپ اسٹک لگا کر اپنے تھوبڑوں پر انڈے کی شکل والی گول عینکیں پہن کر مسجد میں ایسے زلفیں لہرا رہی ہوتی ہیں جیسے مسجد نہیں گیگا مال آئی ہیں، پھر سیلفیاں، ٹک ٹاک، فوٹو شوٹ جس کا میں خود عینی شاہد ہوں، او بدبختو کیا مسجد اسی کام کے لیے رہ گئی ہے؟ نماز کے وقت 40 فیصد لوگ نماز پڑھتے ہیں باقی سب

موج مارتے منہ اٹھا کے پھرتے ہیں اورتو اور میں نے مسجد میں غیر شرعی جوڑوں کو بھی بہت بار دیکھا جو ڈیٹ کے لیے مسجد آئے ہوئے تھے سیڑھیوں سے اوپر آ کر کبھی سب سے پیچھے جا کر دیکھ لیں کیسے سکون سے جوڑے گپیں لگا رہے ہوتے ہیں۔ یہ تو حال ہے عام عوام کا اب کرتے ہیں ایلیٹ کلاس کا ذکر۔ پچھلے دنوں میں نے ملک کے مشہور ینگ کرکٹر حسن علی کی تصویر دیکھی جو کہ انکی نئی نویلی دلہن کے ساتھ تھی، موصوف ایسے پوز میں مسجد میں کھڑے ہیں کہ کوئی غیرت مند بھائی کم از کم اپنی بہن کے سامنے اس تصویر کو دیکھتے کترائے گا ضرور، یہ صرف ایک مثال دی ہے اس طرح کی سیکڑوں مثالیں روز قائم ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انتظامیہ کیا کر رہی ہے، سوال تو یہ بھی پیدا ہوتا کہ انتظامی کمیٹی کے لوگ باقاعدہ مسلمان بھی ہیں یا کوئی احمدی لاہوری گروپ کے مہرے ہیں۔ خیر الزام نہیں صرف قیاس آرائی ہے۔ انتظامیہ کے بس سے یہ بات باہر ہے یہاں وہ ٹھیکدار ذمہ دار ہیں جو مذہبی امور کی وزارتوں کی تنخواہیں کھا رہے ہیں ان کی آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہے چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہوں، کیوں کہ معاملہ نیا نہیں۔ میں ترکی کی بلیو مسجد میں گیا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں ایسی کوئی حرکت دیکھنے میں آئی ہو ایک تو وہاں کی عوام انتباہ کے بورڈ پڑھ کر اندر جاتی ہے دوسرا یہ نظام بھی ایسا ہے کہ ایک ہی بار سمجھاتے ہیں سمجھ نہ آئے تو پکڑ کے لے بھی جاتے ہیں، کیوں کہ ہماری پاکستانی قوم ڈنڈے کی ہے اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ مسجد میں ایک ڈنڈا بردار ٹیم ہو جو جگہ جگہ پھیلی ہو اور ڈنڈے مار مار کے اس بے غیرت قوم کو کم از کم مسجد میں راہ راست پر لائے، دوسرا مسجد میں انٹری کے وقت ایک ٹیم موجود ہو جو ڈنڈے کے زور پر ''شرعی'' پردہ کروائے اور کم از کم ''جینز'' والی کپڑوں میں بھی تقریباً ننگی خواتین کا داخلہ پر ہی پابندی لگائے اسی طرح مسجد میں برائیڈل فوٹو شوٹ وغیرہ پر پابندی لگائی جائے۔ میرا کام تھا یہ سب باتیں آپ تک لکھ کر پہنچانا، آپ کا مسلمان ہونے کے ناتے یہ فرض ہے ان برائیوں کو ختم کرنے کے لیے اس پوسٹ کو اتنا شیئر کرنا کہ ہر مسلمان کو ان اخلاقی برائیوں کا اندازہ ہو جائے اور حکام بالا تک بھی یہ بات پہنچ جائے، اگر نہیں تو تیار ہو جائیں اگلے دس سال میں ''فیصل پکنک پوائنٹ کی سیر کے لیے'' اور وہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ کا انتظام بھی موجود ہوگا۔

☆ دانش نہیں مرا تمہاری دانش مندی کا جنازہ نکلا ہے۔ میں نے ڈرامہ نہیں دیکھا نہ ہی فلموں اور ڈراموں میں کسی بھی قسم کی دلچسپی رکھتا ہوں، البتہ فیس بک پر کل سے دانش مر گیا دانش مر گیا دیکھ کر سمجھا شاید دانش کنیر یا یا کوئی مشہور دانش مر گیا لیکن تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ یہ ایک ڈرامے کا سین ہے جس میں کسی شادی شدہ عورت کو کسی غیر محرم سے رنگ رلیاں منانے اور اپنے شوہر کو دھوکا دینے کا کردار دیا جاتا ہے اور اس سوچ کو معاشرے میں پروان چڑھانے کے لئے کوشش کی جاتی ہے اس ڈرامے میں کوئی دانش کردار کا بندہ مار دیا جاتا ہے، یہ بکواس نہ صرف سوشل میڈیا پر وائرل کیا جاتا ہے بلکہ الیکٹرانک میڈیا پر بھی بریکنگ نیوز چلائی جاتی ہے۔ جب یہ معلوم ہوا تو مجھے یقین نہیں آ رہا تھا یہ قوم اس قدر بے ضمیر، بے توقیر اور بے حد گر چکی ہے۔ کس قدر پستی اور زوال کا شکار ہے جس منافق قوم نے کشمیر میں روزانہ شہید ہونے والوں کے لئے کبھی اتنا ہنگامہ نہیں کیا کئی ماہ کشمیر میں لگے کرفیو وہاں بے بس و لاچار مسلمانوں کی چیخ و پکار پر اتنی سوشل کمپیئن نہیں چلائی جتنی ایک جھوٹ اور بے حیائی پر مبنی ڈرامے میں ڈرامائی کردار پر شور مچایا، درحقیقت کوئی دانش نہیں مرا

تمھاری دانش مندی کا جنازہ نکل چکا ہے اس کے کفن دفن کا انتظام کریں۔ شرم و حیا اور غیرت تو بے ضمیر اور منافق معاشرے میں ویسے بھی ناپید ہو چکی ہے۔

☆ آپ کے فائدے کے لئے ایک درخواست موصول ہوئی ہے۔ عزیز/معزز شہری، پاکستان

اگر اس ملک میں تبدیلی چاہتے تو پھر یہ جنگ آپ کو لڑنا ہوگی۔ پاکستان میں ہر شہری کو آواز بلند کرنا چاہئے۔ 2020 کی اصلاحات ایکٹ

1- پارلیمنٹ کے ارکان کو پنشن نہیں ملنا چاہئے کیوں کہ یہ نوکری نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی خدمت کے جذبے کے تحت ایک انتخاب ہے اور اس کے لئے ریٹائرمنٹ نہیں ہوتی ہے مزید یہ کہ سیاست دان دوبارہ سے سلیکٹ ہو کے اس پوزیشن پر آ سکتے ہیں۔

2- مرکزی تن خواہ کمیشن کے تحت پارلیمنٹ کے افراد کی تن خواہ میں ترمیم کرنا چاہئے۔ ان کی تن خواہ ایک عام مزدور کے برابر ہونی چاہیئے۔ (فی الحال، وہ اپنی تن خواہ کے لئے خود ہی ووٹ ڈالتے ہیں اور اپنی مرضی سے من چاہا اضافہ کر لیتے ہیں۔

3- ممبران پارلیمنٹ کو اپنی صحت کی دیکھ بھال کے لیے سرکاری اسپتال میں ہی علاج کی سہولت لینا لازم ہو جہاں عام پاکستانی شہریوں کا علاج ہوتا ہے۔

4- تمام رعایتیں جیسے مفت سفر، راشن، بجلی، پانی، فون بل ختم کیا جائے یا یہ ہی تمام رعایتیں پاکستان کے ہر شہری کو بھی لازمی دی جائیں۔ (وہ نہ صرف یہ رعایت حاصل کرتے ہیں بلکہ ان کا پورا خاندان ان کو انجوائے کرتا ہے اور وہ باقاعدہ طور پر اس میں اضافہ کرتے ہیں۔ جو کہ سراسر بدمعاشی اور بے شرمی بے غیرتی کی انتہا ہے۔)

5- ایسے ممبران پارلیمنٹ جن کا ریکارڈ مجرمانہ ہو یا جن کا ریکارڈ خراب ہو، حال یا ماضی میں سزا یافتہ ہوں موجودہ پارلیمنٹ سے فارغ کیا جائے اور ان پر ہر لحاظ سے انتخابی عمل میں حصّہ لینے پر پابندی عائد ہو اور ایسے ممبران پارلیمنٹ کی وجہ سے ہونے والے ملکی مالی نقصان کو ان کے خاندانوں کی جائیدادوں کو بیچ کر پورا کیا جائے۔

6- پارلیمنٹ ممبران کو عام پبلک پر لاگو ہونے والے تمام قوانین کی پابندیوں پر عمل لازمی ہونا چاہئے۔

7- اگر لوگوں کو گیس بجلی پانی پر سبسڈی نہیں ملتی تو پارلیمنٹ کینٹین میں سبسیڈ فوڈ کسی ممبران پارلیمان کو نہیں ملنی چاہیئے۔

8- ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال سیاست دانوں کے لئے بھی ہونا چاہئے اور میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہونا چاہئے اگر میڈیکل ان فٹ ہو تو بھی انتخاب میں حصہ لینے کا اہل نہیں ہے۔ ''پارلیمان میں خدمت کرنا ایک اعزاز ہے، لوٹ مار کے لئے منافع بخش کیریئر نہیں''۔

9- ان کی تعلیم کم از کم ماسٹرز ہونی چاہئے اور دینی تعلیم بھی اعلیٰ ہونی چاہیئے اور پروفیشنل ڈگری اور مہارت بھی حاصل ہو اور NTS ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہو۔

10- ان کے بچے بھی لازمی سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔
11- سیکورٹی کے لیے کوئی گارڈ زرکھنے کی اجازت نہ ہو۔
کیا آپ نہیں سوچتے کہ اس مسئلے کو اٹھائے جانے کا وقت ہے؟

☆ آنسو سے مٹھائی تک

ایک صاحب شدید مالی تنگی کا شکار تھے......کھانا پینا تو خیر پورا ہو جاتا تھا مگر رہائش کی سخت پریشانی تھی...... وہ ایک اللّٰہ والے بزرگ سے عقیدت رکھتے تھے......حالات سے تنگ ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے......اور عرض کیا کہ حضرت! بہت تکلیف ہے، بہت پریشانی ہے......بس ایک کمرے کا گھر ہے......اس میں خود بھی رہتا ہوں میری بیوی اور چار بچے بھی ساتھ ہیں......بوڑھی والدہ اور دو بہنیں بھی ساتھ ہیں......اور خاندان کی ایک بوڑھی رشتہ دار بیوہ خاتون بھی میرے زیر کفالت ہیں......اتنے سارے افراد اور ایک کمرہ......بہت سخت پریشانی ہے......یہ کہتے ہوئے ان کے آنسو بار بار چھلک پڑے...... بزرگوں نے گردن جھکائی، غور کیا اور فرمایا......تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا......ایک مرغا لے آؤ......اور اسے بھی اپنے کمرے میں ساتھ رکھ لو...... وہ صاحب خوشی خوشی گئے......مرغا لیا اور اسے بھی کمرے میں رکھ لیا......ایک ہفتے بعد بزرگوں کے پاس حاضر ہوئے تو پہلے سے زیادہ غم زدہ اور دکھی تھے......حضرت! مسئلہ بالکل حل نہیں ہوا...... بلکہ اب تو اور بڑھ گیا ہے......مرغا شور مچاتا ہے، گندگی پھیلاتا ہے...... بزرگوں نے گردن جھکائی، تھوڑا سا سوچا اور فرمایا......اب میں سمجھا......تمہارا مسئلہ تھوڑا بڑا ہے......تم ایک بکرا لے آؤ اور اسے بھی ساتھ رکھو......اور ایک ہفتے بعد اطلاع دو...... ہفتے بعد وہ صاحب آئے تو پریشانی سے کانپ رہے تھے......یا حضرت! مسئلہ اور گھمبیر ہو گیا ہے......بکرا پیشاب بھی کر دیتا ہے اور نیند بھی ٹھیک نہیں کرنے دیتا...... بزرگوں نے غور کیا اور فرمایا......اچھا اچھا اب سمجھا تمہارا مسئلہ کیا ہے......تم ایسا کرو کہ ایک گدھا لے آؤ اور اسے بھی ساتھ رکھو......اور ہفتے بعد اطلاع کرو......ایک ہفتے بعد وہ صاحب آئے تو......لگتا تھا کہ غم اور پریشانی سے ابھی وفات پا جائیں گے......آنسو اُن کی آنکھوں سے برس رہے تھے......اور وہ اَدھ موئے ہو چکے تھے...... یا حضرت! اب تو زندگی سے تنگ ہو گیا ہوں......گدھے نے تو جینا حرام کر دیا ہے...... بزرگوں نے فرمایا اچھا ایسا کرو کہ مرغا نکال دو......اور ہفتے بعد اطلاع کرو......وہ صاحب ہفتے بعد آئے اور کہنے لگے حالات میں تھوڑی سی بہتری ہو گئی ہے...... بزرگوں نے کہا......اچھا اب بکرا بھی نکال دو...... اور ہفتے بعد اطلاع کرو...... ہفتے بعد انہوں نے آکر بتایا کہ حالات پہلے سے کافی بہتر ہیں......فرمایا اب گدھا بھی نکال دو اور ہفتے بعد اطلاع کرو...... ہفتے بعد وہ صاحب آئے تو ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا...... چہرے پر مسکراہٹ اور انگ انگ میں خوشی......یا حضرت! مسئلہ بالکل حل ہو گیا ہے......اب اپنا کمرہ بنگلہ لگتا ہے......سب گھر والے خوش ہیں......سب کھلے کھلے رہتے ہیں اور کمرہ...... بالکل پاک صاف ہے......اسی خوشی میں مٹھائی لایا ہوں......قبول فرمائیے......وہ صاحب مٹھائی دے کر چلے گئے تو بزرگوں نے فرمایا کہ......اب اس کی گاڑی کامیابی والی سڑک پر آگئی ہے......اب یہ ہر دن......مزید راحت اور ترقی پائے گا ان شاء اللّٰہ ۔شکوے سے شکر تک، وہ صاحب جب پہلی بار بزرگوں کے پاس آئے تھے تو وہ رو رہے

تھے......اور آخری بار جب آئے تو خوش تھے......حالاں کہ وہی کمرہ تھا اور وہی افراد......کچھ بھی اضافہ نہ ہوا تھا......آنسو سے مٹھائی تک کا یہ سفر......شکوے سے شکر تک کا یہ سفر...... بظاہر بہت چھوٹا ہے مگر حقیقت میں یہ......زمین سے آسمان تک کے سفر سے بھی زیادہ بڑا ہے......وہ صاحب آئے تھے تو بزرگوں نے سمجھ لیا کہ ......اُن کے رزق میں تنگی کا بڑا سبب......ان کی ناشکری اور بے صبری ہے......یہ اگر ناشکری چھوڑ دیں تو ان کی روزی کے تمام دروازے کھل جائیں گے...... چناں چہ بزرگوں نے ان پر پہلے سخت بوجھ لادا پھر یہ بوجھ ہلکا کیا تو......ان کی حالت بدل گئی......اپنی بیماری میں کراہنے والا کوئی شخص......ہسپتال کے ایمرجنسی یا کجولٹی وارڈ میں چلا جائے تو واپسی پر وہ شکر ادا کرتے ہوئے نکلتا ہے......شیطان کا ایک نام ''کفور'' ہے......بہت بڑا ناشکرا......اور یہی ''ناشکری'' شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک مہلک ہتھیار ہے......شیطان سارا دن اور ساری رات ناشکری بانٹتا ہے......آپ کے پاس جو سواری ہے......آپ کو اس سے اچھی سواری کی لالچ میں ڈال دے گا......تب اپنی سواری حقیر نظر آئے گی تو ضرور ناشکری ہو گی......اور جب ناشکری ہو گی تو پھر برکت ضرور اٹھ جائے گی......اس لئے ضروری ہے کہ......ہم شیطان کے اس وار کو سمجھیں......اور اللّٰہ تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ عطا فرمایا ہے......اس پر اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں......اور اپنے دل کو اس نعمت پر راضی کریں......آج مسلمانوں میں جو ہر طرف رزق کی تنگی اور بے برکتی پھیلی ہوئی ہے......اس کا ایک بڑا سبب......یہی ناشکری ہے، اس ناشکری سے ہم سب توبہ کریں......اور اللّٰہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں

اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِمَا قَضَیْتَ لِیْ ، اَللّٰھُمَّ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ

یا اللّٰہ مجھے جو عطا فرمایا ہے......اسی پر مجھے خوشی اور قناعت عطاء فرما دیجئے۔

رَضِیْتُ مَا اَعْطَانِیَ اللّٰہُ ۔ میں اس پر راضی ہوں......جو کچھ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے......
میاں بیوی، اولاد، مکان، خوراک، کپڑے، صحت وغیرہ......ان سب میں ہم شکر گزاری کے راستے کو اختیار کریں......

☆ عین کا فرق

علم جس کی روح تک اتر جاتا ہے وہ شور کرنا بند کر دیتا ہے......عمل جو بھی کرنے لگ جائے اس کے پاس رونے پیٹنے کا وقت نہیں ہوتا......عبادت میں جس کا دل مست ہو جائے پھر وہ شکایت کرنا بھول جاتا ہے...... اور جو عبودیت سے سرشار ہو جائے وہ لوگوں سے الجھنا بند کر دیتا ہے......سو خالی برتن زیادہ شور کرتے ہیں......صاحب کہتے ہیں کہ شور اور شعور میں اک چھوٹا سا فرق ہے......عین کا فرق......جس کے پاس یہ عین آجائے...... چاہے وہ علم کا ہو...... چاہے عمل کا...... چاہے عبادت کا...... یا عبودیت کا......اسے شعور حاصل ہو جاتا ہے......وہ پھر شور کرنا بند کر دیتا ہے......چپ کا روزہ رکھ لیتا ہے......

☆ **مدارس پر ایک آنکھیں کھول دینے والی تحریر:** علامہ اقبال نے کہا تھا: ''ان مدارس کو اپنی حالت پر رہنے دو، اگر یہ مدارس اور اس کی ٹوٹی ہوئی چٹائیوں پر بیٹھ کر پڑھنے والے یہ درویش نہ رہے، تو یاد رکھنا تمہارا وہی حال ہو گا جو میں اندلس اور غرناطہ میں مسلمانوں کا دیکھ کر آیا ہوں''۔ چند دن پہلے عیدالاضحیٰ گزری ہے، میں عید سے اگلے دن بائیک پر جا رہا تھا کہ ایک مدرسہ کے سامنے سے میرا گزر ہوا میں نے دیکھا کہ اس

کے گیٹ پر چند چھوٹے چھوٹے معصوم سے بچے کھڑے ہیں، ان کے چہرے نورانیت سے بھرپور تھے، میں ان کے پاس چلا گیا، سلام کیا انہوں نے بہت احترام کے ساتھ سلام کا جواب دیا، میں نے کہا بیٹا آپ کیا کرتے ہو یہاں؟ انہوں نے کہا بھائی ہم یہاں حفظ کرتے ہیں، میں نے کہا عید پر آپ گھر نہیں گئے؟ ان میں سے ایک دو تو آنکھوں میں آنسو بھر کر اندر چلے گئے اور باقیوں نے رندی ھوئی آواز میں کہا ہمیں کوئی لینے نہیں آیا ہم بہت دور چترال سے آئے ہیں بابا کہتے تھے کرایہ نہیں ہے تم وہیں رہو، میرا دل بھی ایسے بوجھل سا ہو گیا، میں نے کہا آپ کو آئے ہوئے یہاں کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم پچھلی عید پر بھی یہیں تھے۔

میں نے اپنی پاکٹ سے روپے نکالے اور ان کو سو سو روپیہ دینا چاہا، پر آفرین ان کی تربیت پر کسی نے بھی ہاتھ بڑھا کر نہیں لیے، بلکہ سب اندر چلے گئے، میں بوجھل سی طبیعت کے ساتھ آگے بڑھ گیا کہ یہ ہیں وہ مدارس کے طلباء جن کو لوگ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں بھی انہی مدارس سے ہوتا ہوا آیا ہوں اس جگہ پر، میں نے ان مدارس کے اندر کے معاملات کو دیکھا ہے، جب مدارس کے شیوخ مہینے کے آخری ایام میں بہت پریشان دکھتے تھے کہ اساتذہ کی تنخواہیں اور دیگر بل کیسے ادا کیے جائیں؟ یار سوچو کون سا ایسا پرائیویٹ یا سرکاری ادارہ ہے جو اس قدر اسکالرشپ دیتا ہے؟ ملک کے طول و عرض میں سینکڑوں ایسے مدارس ہیں جن میں رہائشی طلباء کی تعداد ہزاروں تک جاتی ہے لیکن ان کے کھانے، رہائش، کتابیں میڈیسن مکمل اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہوتے ہیں، کیا ہے کوئی ایسی یونی ورسٹی جس کا ہاسٹل اور میس فری ہو؟ یہ دین کیا دارین کے قلعہ ہیں، انہیں اداروں سے اسلام، علماء اور اسکالر پیدا ہوتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہونے والے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ بات کہاں نکل گئی...... میں بات مدارس کے اندر پڑھنے والے ان درویشوں کی کر رہا تھا۔ جو دور دراز کے علاقوں سے اپنے گھر بار، ماں باپ، بہن بھائیوں کی محبت کو چھوڑ کر آتے ہیں، صرف اس لیے کہ ان کے ماں باپ کی ایک بہت معصوم سی خواہش ہوتی ہے کہ چلو کیا ہوا اگر گھر کی دیواروں پر غربت اور افلاس ناچتا ہے؟ ہمارے بچے حافظ قرآن بن جائیں! عالم دین بن جائیں! روز قیامت عزت والا تاج تو ہمیں نصیب ہو جائے گا نا! مجھے یاد ہے کہ جب کبھی کسی عید وغیرہ کے موقعہ پر چھٹیاں ہوتیں تو سب اپنے اپنے گھروں کی راہ لیتے، ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے تھے جو خود جا نہیں سکتے تھے اور لینے والے اس لیے نہیں آسکتے تھے کہ ان کے پاس آنے کے لیے کرایہ نہیں بن پاتا تھا اور پھر وہ اسی مدرسہ کے اندر ہی اپنی خوشیوں کی قربانی اپنے ماں باپ کی معصوم خواہش پر قربان کئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیل لیتے۔

ان مدارس کے طلباء کو کبھی حقیر نہ جانو! آپ نہیں جانتے ان کے مقام کو، یہ جب چلتے ہیں ان کے قدموں کے نیچے اللّٰہ کے فرشتے اپنے پروں کو بچھانا اپنے لیے باعث فخر محسوس کرتے ہیں۔ سمندر کی مچھلیاں، فضاؤں میں پرندے زمین کے اندر حشرات ان کی کامیابی کی دعا اللّٰہ رب العزت سے مانگتے ہیں، عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مدرسوں میں داخل وہی ہوتے ہیں جو ہر طرف سے ریجیکٹ کر دیے جائیں، اگر ایسا بھی ہے تو بھی لوگوں کو ان مدارس کا شکر گزار ہونا چاہیے، جنہوں نے ایسے بچوں کو گلیوں میں آوارہ نہیں ہونے دیا بلکہ ان کو داخلہ دے کر قرآن و حدیث کی تعلیم دی۔ وہی بچہ صوم وصلوۃ کا پابند، ماں باپ کا فرماں بردار اور ایک عالم دین بن کر لوگوں کے ایمان کی فکر کرنے لگا۔ ان مساجد و مدارس کے ساتھ محبت کریں! دینی تعلیم کے

لیے اپنے بچوں کا رُخ ان کی طرف کریں! اور ہر لحاظ سے ان مدارس کے معاون بن جائیں......

☆ **کاپی۔** ایک سیاست دان ووٹ مانگنے کے لیے ایک بوڑھے آدمی کے پاس گیا اور انہیں 1000 روپے پکڑاتے ہوئے کہا۔ ''بابا جی، اس بار ووٹ مجھے دیں!'' بابا جی نے کہا 'بیٹا مجھے پیسے نہیں چاہیے، پر تمہیں ووٹ چاہیے تو ایک گدھا خرید کے لا دو! سیاست دان کو ووٹ چاہیئے تھا، وہ گدھا خریدنے نکلا! مگر کہیں بھی دو لاکھ روپے سے کم قیمت کوئی گدھا نہیں ملا! تو واپس آ کر بابا جی سے بولا، مناسب قیمت پر کوئی گدھا نہیں ملا! کم سے کم دو لاکھ روپے کا گدھا ہے، اس لیے میں آپ کو گدھا تو خرید کر نہیں دے سکتا لیکن گدھے کی جگہ نیا موٹر سائیکل دے سکتا ہوں! بابا جی نے کہا۔ ''بیٹا اور شرمندہ نہ کرو!'' ''تمہاری نظر میں میری قیمت گدھے سے بھی کم ہے جب گدھا دو لاکھ سے کم میں نہیں بکا تو میں کیسے بک سکتا ہوں؟ ضمیر خریدنا ہے تو گدھے جتنی قیمت تو دوناں۔ جاگ ووٹر جاگ اپنے ووٹ کی اہمیت پہچان۔ ضمیر کا سودا سستے داموں نہ کر بیٹھنا۔

☆ دودھ میں پانی، شہد میں شیرہ، گھی میں کیمیکل، مرغیوں کی انتڑیاں، ہلدی میں مصنوعی رنگ، سرخ مرچ میں اینٹوں کا بُورا، کالی مرچ میں گھوڑے کا دانہ اور پپیتے کے بیج، جوس میں جعلی رنگ اور فلیورز، چائے کی پتی میں چنے کے چھلکے، آٹے میں ریتی، چنے کے آٹے میں لکڑی کا بھوسہ، پھلوں میں میٹھے انجکشن، سبزیوں پر رنگ، پٹرول میں گندہ تیل، بچوں کی چیزوں میں زہر آلود میٹریل، بکرے کے گوشت کو پانی کے انجکشن لگا کر وزن زیادہ کرنا، بھینس کو دودھ بڑھانے کے ٹیکے لگانا، شوارمے کے گوشت میں مرے ہوے کتے اور چوہے، شادیوں میں مری ہوئی مرغیوں کا گوشت، منرل واٹر میں نلکے کا پانی، موبائل مارکیٹ میں جعلی اور کاپی فون، جعلی صابن، جعلی سرف، جعلی شیمپو مگر سب اوریجنل ٹیگز کے ساتھ، دو نمبر ادویات اصلی پیکنگ میں، اسپتالوں میں جعلی ڈاکٹرز، بازاروں میں بدنگاہی اور جھگڑے، امتحانات میں نقل، مسلمانوں لڑکیوں کے ہاتھ میں قرآن پاک کی جگہ فحش ڈائجسٹ، ناپ تول میں کمی، دوستی میں خود غرضی، محبت میں دھوکہ، ایمان میں منافقت، نوکری میں ناجائز سفارش ورشوت، بجلی میں ہیرا پھیری، بے ریش چہرے، بے نمازی پیشانیاں، خواتین کسے ہوے کپڑے اور ننگے لباس، عبایوں میں فیشن، شادی بیاہ پر شراب نوشی، مجرے اور فائرنگ، مرد وعورت کا اختلاط، موبائل میں فحش تصاویر و فلمیں، ٹی وی پر ننگے ناچ، بھائی بہنوں میں نفرت، ماں باپ کی عزت میں عدم تکریم، رشتے داروں سے قطع تعلقی، پڑوسیوں سے بدسلوکی، استادوں سے بدتمیزی، بغیر عمل کا علم، مساجد ویران ...... سینما گھر آباد، میاں بیوی میں نفرت، بچوں پر سختی، غربت کی آزمائش میں چوری، امیری میں تکبر، اپنے علم پر غرور، روزی میں حرام کی آمیزش، جھوٹ نیکی سمجھ کر بولنا، ڈکیتی، فراڈ، دھوکا، راہ زنی، عبادت میں ریا کاری، !!...... ایک بے سمت ہجوم، ایک ایسا ریوڑ جو سات عشروں میں بھی اپنی درست سمت کا تعین نہ کر سکا۔ ان تمام باتوں کے بعد حیرت زدہ حیرت کدہ ہوں کہ ہم صرف حکمرانوں کو غلط کہتے ہیں۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ ظالم و جابر حکمران کب اور کیوں مسلط ہوتے ہیں؟ کیا ایک پل کو ذہن و دل نے یہ سوچا یا محسوس کیا کہ ہم خود کتنے نیک ہیں؟ پھر کہتے ہیں دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ اے اللّٰہ ہمیں ہدایت عطا فرما، آمین یارب العالمین

☆ احباب ریڑھی پر چھولے لگانے والا چھوٹے چنے سوڈے سے پُھلا کر موٹا کر دیتا ہے، املی آلو

بخارے کی جگہ ٹاٹری استعمال کرتا ہے، شربت والا چائنا کے فلیور لے کر پھلوں کا جوس بیچتا ہے، چینی کی جگہ شکرین استعمال کرتا ہے، دکان والا قیمت پر نئی قیمتوں کے سٹیکرز لگاتا ہے، ایکسپائر اشیاء کی تاریخ ناقابل شناخت کر کے بیچتا ہے، ٹھیکیدار سستے میٹیریل سے عمارتیں بناتا ہے، گوشت والا حرام کھلاتا ہے، مصالحے والا رنگ بیچتا ہے، مزدور مالک کی آنکھ دیکھ کر کام کرتا ہے، مالک اپنے مال میں ملاوٹ میں مشغول ہوتا ہے، سبزی والا پانی چھڑک کر وزن بڑھاتا ہے، مرغی والا بیمار مرغیاں کم وزن باٹوں پر بیچتا ہے، سرکار کے کارندے وردی پہن کر سڑک پر رشوت لیتے ہیں، رشوت دینے والے دھویں کا زہر اگل کر زائد کرایہ لیتے ہیں، جج وکیل سے رشوت لیتا ہے، وکیل مجرم سے، جس طرف جاؤ یہی داستان ہے، شاید آپ اسے ہزاروں صفحوں میں بھی نہ سمیٹ پائیں کہ دھوکہ دہی، جھوٹ، فریب، مسجد کی محراب سے عدل کی ایوان تک ہر جگہ دستیاب ہے۔ سوال مگر یہ ہے، ہم یہ سب کس کے ساتھ کرتے ہیں، جواب بہت سادہ ہے، یہ ہم اپنے آپ سے کرتے ہیں، جو کئی گنا سروں کا عفریت بن کر واپس ہماری طرف ہی پلٹتا ہے۔ آج وہ دور ہے کہ شکائتِ معاشرہ سے قبل اپنی ذات کی اصلاح اہم ہے کہ معاشرے میں ایک فرد بھی بہتر ہو گیا تو کم از کم ایک چکر کا دائرہ تو ٹوٹ ہی جائے گا۔ اپنے حصے کی کوشش کریں۔

☆ یہاں کچھ لوگ آزادی مغرب والی اور حقوق اسلام والے چاہتے ہیں۔

☆ جاوید چوہدری : سارے حقوق حاصل ہونے کے بعد کیا آپ ننگا پھرنے کے لیے عورت مارچ کر رہی ہیں؟ اسلام قبول کر کے پاکستان میں شادی کرنے والی یورپین لڑکی کا پیغام۔

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) یورپ سے پاکستان آنے والی ایک لڑکی جس نے یہاں آنے کے بعد اسلام قبول کیا اور پاکستانی لڑکے سے شادی کی، کا کہنا ہے کہ میں نے پاکستان میں بہت سفر کیا اور مجھے یہ کبھی نہیں لگا کہ یہاں عورت کو عزت اور آزادی نہیں مل رہی۔ پاکستان میں لڑکیوں کو ہر شعبے میں آزادی حاصل ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایسی کون سی آزادی ہے جو آپ کو چاہئے؟ کیا آپ یورپی خواتین کی طرح بننا چاہتی ہیں اور آپ کو ننگا پھرنے کی آزادی چاہئے؟ علینہ نامی لڑکی نے مزید کہا کہ شاید آپ کو اندازہ نہیں کہ آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتی ہیں۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں کہ آپ کتنے قسمت والے ہو کیوں کہ آپ ایک اسلامی ملک میں پیدا ہوئے۔ آپ لوگوں کو سب کچھ بچپن سے سکھایا جاتا ہے ہمیں تو کچھ نہیں سکھایا جاتا۔ ہم نے تو اسلام قبول کرنے کے بعد سب سیکھا۔ کاش میں بھی ایک اسلامی ملک میں پیدا ہوتی۔

☆ فحاشی کا مرکز____!!! میرے سامنے ریپ کے حوالے سے ٹاپ 10 ملکوں کی فہرست موجود ہے۔ جس میں دسویں نمبر پر ملک ایتھوپیا ہے جہاں کی ساٹھ فیصد خواتین کو سیکسوئیل وائلنس کا سامنا کرنا پڑا اور ہر سترہ میں سے ایک خاتون ریپ کا شکار ہوئی۔ یاد رہے کہ یہ کوئی مسلمان ملک نہیں بلکہ ایک عیسائی ملک ہے۔ ریپ کے حوالے سے ہی نوواں بڑا ملک سری لنکا ہے۔ یہ بھی مسلم ملک نہیں۔ خواتین سے بدسلوکی اور بے حرمتی کے حوالے سے فہرست میں آٹھواں بڑا ملک کینیڈا ہے۔ جہاں 2,516,918 ریپ کیسز دو ہزار ایک سے اب تک رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور مزے کی بات یہ کہ وہاں کے سرکاری محکموں کا یہ ماننا کہ یہ رجسٹرڈ کیسز ٹوٹل کا چھ فیصد بھی نہیں۔۔! یاد رہے کینیڈا بھی مسلم ملک نہیں بلکہ ایک لبرل اور آزادی پسند ملک ہے۔

ساتواں نمبر فحاشی و عریانی جسے یار لوگ آزادی اور حقوق بھی کہتے ہیں میں سرفہرست ملک فرانس کا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ 1980 سے پہلے تک تو یہاں ریپ کوئی جرم سمجھا ہی نہیں جاتا تھا، اس کے سدباب کا کوئی قانون سرے سے ہی موجود نہیں تھا۔ عورت پر جنسی اور جسمانی تشدد پہ قانون بنایا ہی 1992 کے بعد گیا......!!فرانس جیسے لبرل ملک میں سالانہ 75000 ریپ کیسز رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں..! چھٹے پر ٹیکنالوجی کے بادشاہ جرمنی کا نمبر آتا ہے جہاں اب تک 6505468 کیسز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں یاد رہے ان میں سے 240000 سے زیادہ متاثرہ خواتین خودکشی و تشدد سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔ ٹیکنالوجی میں تیزی سے ترقی کرتے اس ملک میں انسانیت اتنی ہی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔ پانچواں نمبر انگلینڈ کا ہے جہاں ہر 16 سے 56 سال کی عمر کی ہر پانچ میں سے ایک عورت کو جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سالانہ چار لاکھ خواتین انگلینڈ میں اپنا وقار کھو بیٹھتی ہیں۔ چوتھے نمبر پر مشہور ملک ریپستان مطلب ہندوستان آتا ہے، جہاں ہر بائیس منٹ بعد ریپ کا ایک کیس رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔ یاد رہے اعداد و شمار کے ماہرین کے نزدیک یہ تعداد اصل تعداد کا دس فیصد بھی نہیں کیوں کہ پسماندگی کی وجہ سے نوے فیصد خواتین رپورٹ درج نہیں کرواتیں۔ تیسرے نمبر پہ سویڈن آتا ہے جہاں ہر چار میں سے ایک عورت ریپ اور ہر دو میں سے ایک عورت سیکسوئیل ہراسمنٹ کا شکار ہوتی ہے۔ دوسرے نمبر پہ ساؤتھ افریقہ آتا ہے جہاں بلحاظ آبادی سالانہ 65000 سے زائد کیسز رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ بے بی اینڈ چائلڈ ریپ اور ہراسمنٹ کے حوالے سے بھی دنیا میں بدنام ترین ملک جانا جاتا ہے اور آخر میں پہلے نمبر پہ ہے مہذب ترین ملک امریکہ مہذب اور روشن خیال ملک ہونے کی وجہ سے یہاں کے کیسز بھی کافی عجیب و غریب واقع ہوئے ہیں...... یہاں ہر چھ میں سے ایک عورت تو ریپ کا لازمی شکار ہوئی ہے پر ہر 33 میں سے ایک مرد بھی عورتوں کے ہاتھوں ریپ کا شکار ہوا ہے...... 19.3% عورتیں اور 3.8% فیصد امریکی مرد زندگی میں کم از کم ایک دفعہ ریپ کا لازمی شکار ہوئے اوپر موجود تمام اعداد و شمار ایک ویب سائیٹ سے لئے گئے باقی ویب سائیٹ بھی دیکھیں ان میں بھی ٹاپ ٹین کنٹریز یہی ہیں بس ترتیب آگے پیچھے ہے...... ان سب ملکوں میں آپ کو کسی مسلم ملک کا نام نظر نہیں آئے گا...... اگر آپ تیزاب گردی کے حوالے سے سرچ کریں تو بھی یہی ملک آپ کو سب سے زیادہ متاثرہ نظر آئیں گے...... جی یہی وہ ممالک ہیں جنہیں ہمارا میڈیا جنت بریں ثابت کرنا چاہتا ہے...... جن کی ہمارے ہاں موجود لبرل باندر مثالیں دیتے ہیں...... افسوس کہ ہزاروں مختاراں مائیوں پہ مشتمل امریکا اور دوسرے ان ممالک میں کوئی این جی اوز نہیں یہاں کسی شرمین عبید چنائی کو گھاس نہیں ڈالی جاتی...... یہاں کی کوئی این جی او اس بدترین کام پہ اپنے سسٹم پہ نوحہ کناں نظر نہیں آتی...... اور مزے کی بات ہے کہ ان ممالک میں کسی ملا مدرسے کا ہولڈ نہیں...... عورتوں کے حقوق نہیں دبائے جاتے ہاں عورتوں کے ریپ وہ بخوشی کر دیتے ہیں...... چند سال پہلے کہیں پڑھا تھا کہ آزادی نسواں درحقیقت عورت تک پہنچنے کی کوشش کا نام ہے...... ابھی جب اعداد و شمار دیکھے تو اس بات پہ یقین ہوا کہ واقعی ہی آزادی کے نام پہ اس مہذب معاشرے نے عورت کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کیا...... اس سے گھر چھینا، تقدس چھینا، عزت چھینی، برابری کے نام پر مشقت کرائی گئی، برینڈ بنا کر بیچا گیا...... بازاروں میں نیلام کیا گیا...... عورت کی آزادی کے

نام پر جنس و پیسے کے ان پیاسوں نے اسے خوب بے وقوف بنایا، بارہ سے تیرہ سال کی بچیاں بھی ان ہوس کے پجاریوں سے محفوظ نہ رہ سکیں......سال میں ایک کیس پاکستان سے لے کر رونا پیٹنا کرنے والی یہ منحوس مائیاں کیا بارہ بارہ سال کی ان امریکی بچیوں کے بارے میں جانتی بھی ہیں جو کہ کم عمری میں ہی مائیں بن گئیں؟

پاکستان بھی ان ممالک کی فہرست میں آنا چاہتا ہے، پچھلے دنوں اسلام آباد کی سڑکوں پر پلے کارڈ آٹھائے، آزادی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے جن پر تحریر تھا، میرا جسم، میری مرضی، یہ وہ خواتین ہیں، جو پاکستان میں آزادی کے نام پر عورتوں کو ذلیل وخوار کروانے والی ہیں میرے خیال میں عورت کی آزادی کے نام پر جنس کا کاروبار چلانے والے صحافیوں اور کوٹھے چلانے والی ان سو کالڈ لبرل نائیکاؤں کو ڈرموں میں ڈال کر امریکا و یورپ کی ان جعلی جنتوں میں بھیج دینا چاہئے......کہ حقوق تو فی الحال وہاں کی مظلوم عورتوں کو چاہئے...... یہاں تو عورتیں محفوظ ہیں۔

☆ قیمتی روایات: بچپن میں جب امی بھائی کو دہی یا نہاری وغیرہ لینے بھیجتی تھیں تو ساتھ اسٹیل کا چھوٹا ڈول دیا کرتی تھیں کہتی تھیں کہ ایک تو شاپنگ بیگ کے جراثیم نہیں لگتے دوسرا کھانے پینے کی چیزیں اس طرح نمائش کر کے نہیں لاتے پردہ رکھتے ہیں۔ روٹی لینے بھیجتیں تو ساتھ دستر خوان دیا کرتی تھیں وجہ پھر وہی کہ اخبار یا کاغذ کے جراثیم نہ لگیں اور پردہ بھی رہے وہ کہتی تھیں یوں شاپر میں روٹی لانے سے روٹی کی بے ادبی ہوتی ہے اور روٹی کا پردہ بھی نہیں رہتا۔ گھر کا سودا سلف لانے کے لئے کپڑے کے تھیلے سیئے جاتے تھے تاکہ سودا سلف عزت سے گھر لایا جا سکے محلّہ داروں کے گھر حتی کہ ایک ہی گھر کے مختلف پورشنز میں رہنے والے افراد ایک دوسرے کو کھانا بھیجتے تھے تو خوان کو خوان پوش سے ڈھک دیا کرتے تھے۔ اب نام لو تو پہلے خوان پوش کا ہی مطلب سمجھانا پڑے گا۔ یہی پردہ شیشہ پر بھی ڈالا جاتا تھا۔ امی کا کہنا یہ تھا کہ آتے جاتے آئینہ پر نظر نہیں پڑنی چاہیے اس سے خود پسندی پیدا ہوتی ہے کہیں سے آتے یا جاتے تھے تو پاپا گلی میں شور نہیں مچانے دیتے تھے خاص طور پر رات کو گاڑی سے اترنے سے پہلے ہی تاکید کر دی جاتی تھی کہ گاڑی کا دروازہ بالکل آرام سے بند کرنا اس میں دو لاجکس بیان کی جاتی تھیں کہ ایک تو کسی کی نیند خراب نہ ہو دوسرا ہر طرح کی نظر سے محفوظ رہیں۔ کیوں کہ فیملی اکٹھا باہر نکلتی ہے تو سو طرح کی نظر پڑتی ہے۔ آج یہ بات کرو تو سب ہنستے ہیں ہم پر۔ مزید ذکر کروں تو جب نانی کے گھر جاتے تھے تو ان کے دروازے پر پردہ ڈلا ہوا ہوتا تھا میں نانی سے کہتی کہ اس سے اچھے بھلے دروازے کی شو خراب ہوتی ہے تو وہ کہتی تھیں اس سے گھر کا پردہ ہو جاتا ہے ورنہ دروازہ کھولتے ہی باہر والے کے صحن میں بیٹھے افراد پر نظر پڑ جاتی ہے حتی کہ نانی کا ٹی وی بھی دروازے والا تھا اور وہ ٹی وی بند کرتے ہی دروازے بند کرنے کا حکم دیتی تھیں کہ اس کو بھی ڈھک کر رکھو اب یہ پردہ کیا تھا، یہ وضع داری کا پردہ تھا، مروت کا پردہ تھا، یہ پردہ وہ تھا جو بے حیا ہونے سے بچاتا تھا، رزق کی اہمیت بڑھاتا تھا، رزق کی عزت کرنا سکھاتا تھا اور اب یہ پردہ کہاں ہے۔ اب یہ ہم سب کی عقلوں پر پڑ گیا ہے۔ ہمیں برائی برائی نہیں لگتی، بے حیائی آہستہ آہستہ ہمارے گھروں میں جگہ بنا رہی ہے، ہم اپنے باپ سے انتہائی بے تکلف تھے تب بھی ایک پردہ تھا کیوں کہ امی کہتی تھیں باپ بیٹی میں بہن بھائی میں بھی پردہ ہوتا ہے تو قائم رہنا چاہیے، آج کسی کو کہو تو وہ طعنہ ہی مار دیتا ہے کہ جی آپ کے ابو آپ کو پیار ہی نہیں کرتے ہوں گے

اسی طرح اپنی بہت سے قیمتی روایات ہم لوگ اب کھو چکے ہیں افسوس۔ دعا یہی ہے کہ رشتوں کے جو بھرم اور پردے ہمارے مذہب نے بنائے ہیں۔ ہم خود بھی ان پر عمل کر سکیں اور اپنی اولادوں کو بھی عمل کرنا سکھا سکیں۔ آمین۔

☆ ہمارا دین مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں پوری رہ نمائی کرتا ہے۔ کسی وبا سے بچنے کے لیے جس طرح ہم دینی روحانی طریقے اختیار کرتے ہیں اسی طرح ظاہری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بھی ضروری ہیں۔ آج دنیا کو دینِ اسلام کی تعلیمات سمجھ آ رہی ہیں اور واضح کر رہی ہیں کہ دینِ اسلام کی تعلیمات ہی میں تحفظ، بھلائی اور کامیابی ہے۔ ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارا دین ہمیں پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا درس دیتا ہے۔ بدن، لباس اور ماحول کو ہر طرح صاف رکھنے ہی میں ہماری بھلائی ہے۔ انسان کو کہا گیا ہے کہ نیند سے بیدار ہوتے ہی سب سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے۔ کچھ کھانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے اور کسی چیز سے پونچھے نہیں کہ اس چیز کے جراثیم ہاتھوں سے لگ کر اس میں نہ داخل ہوں۔ باہر سے گھر آئے تو ہاتھوں کو دھوئے اور بہتر ہے کہ مکمل وضو کرے۔ کھانسی، چھینک، ڈکار میں موںھ ڈھانکے یعنی دوسرے کے موںھ میں اس کے جراثیم نہ جائیں۔ ہر طرح کی آلودگی اور گندگی سے بچا جائے۔ مسواک کا استعمال زیادہ کرے کیوں کہ زیادہ تر جراثیم موںھ صاف نہ رکھنے کی وجہ سے بیمار بناتے ہیں۔ سر ڈھانپنے میں بھی بہت سے جراثیم سے تحفظ ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپنے کا حکم بھی کتنی بہتری رکھتا ہے کہ کوئی کیڑا یا جان وَر اس میں اپنا لعاب نہ ڈال دے۔ بستر، لباس اور جوتوں کو استعمال سے پہلے جھاڑنے کا حکم بھی کیا خوب ہے۔ سونے سے پہلے برتنوں اور چیزوں کو بے ترتیب اور کھلا نہ چھوڑا جائے، چراغ بجھا دیا جائے۔ تفصیل سے سبھی کچھ سکھایا گیا ہے۔ دین ہی دنیا برتنا سکھاتا ہے۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ مزید تفصیل پیش کی جاتی رہے گی۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

☆ کورونا وائرس نے پوری دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کا طرزِ عمل (اسلاموفوبیا) ان کی شدید ترین غلطی تھی، خواتین کی آزادی کی باتیں کرنے والے مسلم خواتین کو آزادی دینے کے روادار نہیں تھے، وہ تو مسلم خواتین کو حجاب سے روکنے کے قوانین بناتے رہے مگر آج وہ خود اپنی خواتین کو بھی فیس ماسک پہننے کا پابند کر رہے ہیں۔ کلیساؤں اور مندروں کی سمع خراش گھنٹیاں انہیں گوارا تھیں مگر بلائیں دور کرنے والی اذان کی آواز انہیں گوارا نہیں تھی، مسلمانوں کو وہ تمام انسانوں کی طرح حقوق دینے سے گریزاں تھے، کبھی نبی کریم ﷺ سے منسوب کر کے مذموم خاکے بناتے اور کبھی قرآن مجید کو جلانے کے مرتکب ہو کر مسلمانوں کے دل جلاتے، مسلمانوں کا قتلِ عام ان کا مرغوب مشغلہ تھا، مسلمانوں سے بغض وعناد کا ہر طرح اظہار انہیں پسند تھا۔ تکبر اور ظلم میں وہ بہت بڑھ گئے تھے، شاید وہ اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ وہ قدرت کی طرف سے دیا گیا ایک جھٹکا بھی نہیں سہہ سکے۔ اس آفت نے انہیں جتلا دیا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین کا خاتمہ کر دیں اور مسلمانوں کے خلاف اپنے طرزِ عمل کو درست کر لیں۔

☆ کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے مقاصد میں دنیا بھر کے افراد پر ایک مرکزی قوت کا قابو بتایا گیا اور اب

دنیا بھر کی دولت پر ایک مرکزی قوت کے قابو کے لیے کرنسی نوٹ ختم کر کے بٹ کوائن یا اس کی طرز پر نظامِ زَر لاگو کرنے کا منصوبہ ہے۔ آزادی اور اظہارِ آزادی کے نام نہاد علمبردار اب پوری دنیا کو غلام بنانے کی سازش کر رہے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو یہودیوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ مسلمانو! کب جاگو گے؟؟؟؟

☆ **"کورونا وائرس پر لعنت مت بھیجو"**

مستشار عدلی حسین (ایک عرب سکالر) کا فکر انگیز مقالہ۔ (ترجمہ۔ محمد کمال)

کورونا وائرس پر لعنت مت بھیجو اس لیے کہ اس نے انسان کو دوبارہ اس کی انسانیت کی طرف، اس کے خالق کی طرف اور اس کے اخلاق کی طرف متوجہ کیا ہے۔ کیا یہ کارنامہ اس کے لئے کافی نہیں ہے کہ اس نے پوری دنیا میں تمام عیش وطرب کے مراکز بند کر دیے۔ سینما گھر، نائٹ کلب، رقص گاہیں، شراب خانے، جوا خانے اور جنسی بے راہ روی کے مراکز۔ بلکہ سود کی شرح بھی کم کر دی۔ اس نے خاندانوں کو ایک طویل جدائی کے بعد ان کے گھروں میں دوبارہ اکٹھا کیا۔ اس نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کو بوسا دینے سے بھی روکا۔ اس نے عالمی ادارہ صحت کو اس بات کے اعتراف پر مجبور کیا کہ شراب پینا تباہی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔ اس نے صحت کے تمام اداروں کو یہ بات کہنے پر مجبور کیا کہ درندے، شکاری پرندے، خون، مرد اور مریض جانور صحت کے لئے تباہ کن ہیں۔ اس نے انسان کو سکھایا کہ چھینکنے کا طریقہ کیا ہے، صفائی کس طرح کی جاتی ہے جو ہمیں ہمارے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے آج سے 1450 سال پہلے بتایا تھا۔ اس نے فوجی بجٹ کا ایک تہائی حصہ صحت کی طرف منتقل کیا ہے۔ اس نے دونوں جنسوں کے اختلاط کو مذموم قرار دیا ہے۔ اس نے دنیا کے بعض بڑے ممالک کے حکمرانوں کو بتا دیا کہ لوگوں کو گھروں میں پابند کرنے، جبری بٹھانے اور ان کی آزادی چھین لینے کا معنی کیا ہوتا ہے۔ اس نے لوگوں کو اللّٰہ سے دعا مانگنے، گریہ زاری کرنے اور استغفار کرنے پر مجبور اور منکرات اور گناہ چھوڑنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس نے متکبرین کے کبر وغرور کا سر پھوڑ دیا اور انہیں عام انسانوں کی طرح لباس پہنایا۔ اس نے دنیا میں کارخانوں کی زہریلی گیس اور دیگر آلودگیوں کو کم کرنے کی طرف متوجہ کیا جن آلودگیوں نے باغات، جنگلات، دریا اور سمندروں کو گندہ کیا ہے۔ اس نے ٹکنالوجی کو رب ماننے والوں کو دوبارہ حقیقی رب کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس نے حکمرانوں کو جیلوں اور قیدیوں کی حالت ٹھیک کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اور سب سے بڑا کارنامہ یہ کہ اس نے انسانوں کو اللّٰہ کی وحدانیت کی طرف متوجہ کیا، شرک اور غیر اللّٰہ سے مدد مانگنے سے منع کیا۔ آج عملی طور پر یہ بات واضح ہوگئی کہ کس طرح بظاہر ایک وائرس لیکن حقیقت میں اللّٰہ کا ادنا سپاہی انسانیت کے لیے شر کے بجائے خیر کا باعث بن گیا۔ تو اے لوگو! کرونا وائرس پر لعنت مت بھیجو یہ تمہارے خیر کے لئے آیا ہے کہ اب انسانیت اس طرح نہ ہوگی جس طرح پہلے تھی۔

☆ دنیا پریشان ہوگئی ہے...... یہ وباء pandemic ہے یا plandemic؟ کیا تمام اموات اسی کورونا وائرس سے ہو رہی ہیں یا ہر ایک کی موت کو جان بوجھ کر اس کورونا وائرس سے جوڑا جا رہا ہے؟ اس وائرس سے پہلے بھی روزانہ بڑی تعداد میں اموات ہوتی تھیں، ہسپتالوں میں ہر مریض صرف کورونا وائرس کا نہیں اور اس وقت کسی اور مریض کو ڈاکٹرز کی معمول کے مطابق توجہ بھی نہیں مل رہی۔ بل گیٹس جیسے شخص کا بیان سنجیدگی سے لیا جائے تو یہ سب، کچھ اور ہی کھیل لگتا ہے۔ دو روز قبل جس ڈاکٹر بینگ لیو کی موت ہوئی یا اسے مارا گیا، وہ کیا راز بتانا چاہتا تھا؟؟؟؟ جب تک حقیقت آشکار ہوگی، دنیا کا کیا حال ہو جائے گا؟ کوئی ہے جو سچ بتائے؟؟؟؟

☆ حکمرانوں اور میڈیا کے افراد کی خدمت میں ایک گزارش۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی حفاظت بڑا فرض ہے، اس کے لیے ہر اہتمام ضروری ہے لیکن یہی جان راہِ خدا میں قربان کرنا بھی بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔ حالات بدلنے سے احکامات بدلتے ہیں مگر ہر شعبے کے ماہرین ہی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ مساجد کی بندش کا اختیار ان حکام کو نہیں جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پابند نہیں۔ اولی الامر وہی ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے فرماں بردار ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں کسی کی فرماں برداری نہیں کی جا سکتی۔ انسانوں کو اگر وباء سے واقعی بچانا ہے تو صرف مساجد سے روکنا ہی کیوں؟ مساجد میں لوگ پاک صاف آتے ہیں، نماز میں ان کے مونھ ایک طرف ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی طرف نہیں ہوتے، جب کہ دیگر اجتماعات میں سب کے مونھ آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوتے ہیں اور ان اجتماعات میں سب پاک صاف بھی نہیں ہوتے، وہاں خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ صرف فرض نمازوں کے اجتماع کا دورانیہ تو بہت مختصر ہوتا ہے جب کہ دیگر اجتماعات میں وقت کی کوئی قید ہی نہیں۔ لاک ڈاؤن اگر کرنا ہے تو ہر سطح پر کیا جائے اور پوری طرح کیا جائے۔ صرف مساجد کی بندش پر اصرار کیوں؟ بازاروں میں بیک وقت ہجوم کیوں روا رکھا گیا ہے؟ جس کسی کے لیے ریلیف کی بات کی جا رہی ہے وہی ریلیف مساجد کے لیے کیوں نہیں دیا جا رہا؟؟ کیا جواب ہے اس کا؟؟؟ جب تک ہر طرح کے تمام اجتماعات کے لیے مکمل لاک ڈاؤن کی پابندی عملاً نہیں لگائی جاتی اس وقت تک صرف مساجد کی بندش کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔

☆ افسوس ناک خبر/ کرونا وائرس، 5G اور نینو چپ ایجنڈا (ایک بہت اہم تحریر)

اکانومسٹ میگزین اپریل 2020 شمارے میں 5 خفیہ پلانز کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس تحریر میں پانچوں صیہونی پلانز کو ڈی کوڈ کیا جائے گا۔

نمبر 1: Everything is Under Control ۔ اس کے معنی ہیں "ہر چیز طے شدہ منصوبے کے مطابق ہمارے کنٹرول میں ہے"۔ ایک طرف پوری دنیا کرونا سے ڈر کر گھروں میں بیٹھی ہوئی ہے، حکومتیں سکڑ کر دارالحکومتوں تک محدود ہو گئیں، عوام کو دو وقت کی روٹی کے لالے پڑ گئے، کئی ممالک کو اپنی حیثیت برقرار رکھنے کے خطرے کا سامنا ہے لیکن آپ دیکھیں وہیں صیہونی میگزین فخریہ کہتا ہے کہ Everything is Under Control.

یہ بات عقلمندوں کے کان کھڑے کرنے کے لیے کافی ہے۔ کرونا وائرس کے ذریعے جس جال کو بچھایا گیا ہے وہ بالکل توقعات کے عین مطابق پورا ہو رہا ہے جب ہی صیہونی میگزین فخریہ کہتا ہے کہ سب کچھ طے شدہ منصوبے کے مطابق ان کے کنٹرول میں ہے۔

نمبر 2: Big Government ۔ اس سے مراد عالمی حکومت ہے۔ اس بڑی حکومت کو صیہونی دانا

بزرگوں کی خفیہ دستاویزات دی الیومیناٹی پروٹوکولز میں ''سپر گورنمنٹ'' کے نام سے بار بار بیان کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں جن کے مطابق پوری دنیا کی ایک ہی ''عالمی سپر گورنمنٹ'' بنائی جائے گی جس کا حکمران فرعون ونمرود کی طرح پوری دنیا پر اپنے مسیحا کے ذریعے حکمرانی کرے گا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری سمجھوں گا کہ ان کی عالمی حکومت بن چکی ہے۔ یہ اقوام متحدہ ہے۔صرف اس کا اعلان نہیں کیا گیا۔ ان کا منصوبہ یہ ہے کہ مستقبل میں کسی بھی وقت دنیا میں کرائسز پیدا کر کے (جیسے اس وقت ہیں) اقوام متحدہ کو ایک عالمی سپر حکومت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔اقوام متحدہ کے جو بھی ادارے ہوں گے انہیں وزارتوں میں تبدیل کر کے اسے عالمی سپر گورنمنٹ قرار دے دیا جائے گا اور اس حکومت کی باگ ڈور ایسے یہودی النسل شخص کے ہاتھ دی جائے گی جو دجال کے لیے ہیکل سلیمانی تعمیر کرے گا اور یہودیوں کو چھوڑ کر باقی پوری دنیا کی اقوام کو اپنا غلام بنا لے گا۔اب موجودہ دور میں آ جائیں، برطانوی وزیر اعظم سے لے کر بہت سے عالمی رہنماؤں نے اب کھل کر کہنا شروع کر دیا ہے کہ ایک عالمی حکومت بننی چاہیے۔ یہ سب اسی عالمی سپر گورنمنٹ بنانے کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔اگر اقوام متحدہ کا کوئی ایسا حکمران بن جائے تو ویکسین دینے کا اعلان کر دے تو دنیا کا کونسا ملک ہوگا جو اس کی حکمرانی تسلیم نہ کرے گا؟؟

نمبر 3: Liberty ۔ لبرٹی کا مطلب ہے'' آزادی''۔ یہاں آزادی سے مراد دنیا کو جو آزادی حاصل ہے اس کا کنٹرول اس ''خفیہ ہاتھ'' کے پاس ہے جو اکانومسٹ نے بطور علامت اپنے کور فوٹو پر نمایاں کیا ہے۔ یہ وہ ''خفیہ ہاتھ'' ہے جو پردے میں رہ کر پوری دنیا کو چلاتا ہے۔آپ اس ہاتھ کو صیہونیوں کے 13 خفیہ خاندان سمجھیں جو پوری دنیا کی معیشت، زراعت، میڈیا، حکومت الغرض ہر چیز کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں۔ ورلڈ بینک ہو یا آئی ایم ایف یہ تمام ادارے ان کے فنڈز سے چلتے ہیں، اقوام متحدہ کا خرچہ پانی یہی دیتے ہیں، اقوام متحدہ کے تمام بڑے اداروں کے سربراہان ان کے اپنے لوگ اور یہودی النسل ہیں۔اقوام متحدہ کو آپ ان کے گھر کی لونڈی سمجھیں۔آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک جیسے ادارے درحقیقت اقوام متحدہ کے ادارے ہی ہیں۔آج یہ 13 یہودی خاندان اپنے مسیحا کے انتظار میں ہیں جس کے بارے حال ہی میں اسرائیلی یہودی لابی اور یہاں تک کہ اسرائیلی سرکاری وزراء بھی اعلان کر چکے ہیں کہ مسیحا اسی سال آ رہا ہے۔ایک نے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ مسیحا سے ملاقات بھی کر چکا ہے اور بتا دیا کہ مسیحا اسی سال کسی بھی وقت آ جائے گا۔یعنی یہ لوگ جانتے ہیں کہ مسیحا کون ہے لیکن اس کا فی الحال اعلان نہیں کر رہے۔

نمبر 4: وائرس ۔یعنی کہ'' کرونا وائرس'' کا کنٹرول بھی اسی ''خفیہ ہاتھ'' کے پاس ہے۔ جب پوری دنیا وائرس کے خوف سے کانپ رہی ہے تو یہ لوگ کون ہیں جو کہتے ہیں کہ وائرس ان کے قابو میں ہے؟ یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وائرس کے ذریعے انہوں نے پوری دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔اسرائیلی وزیر دفاع خود کہتے ہیں کہ ہمیں وائرس سے کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ جب 70 فیصد آبادی کو کرونا متاثر کر لے گا تو پھر از خود ختم ہو جائے گا۔یعنی وہ پہلے سے جانتے ہیں کہ اتنے فیصد آبادی متاثر ہوگی لیکن ساتھ ہی کسی قسم کی انہیں پریشانی بھی نہیں ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ پردے کے پیچھے وہ بہت کچھ جانتے ہیں جب ہی بالکل مطمئن ہیں، اسی لیے نہ لاک ڈاؤن کرتے ہیں نہ ہی انہیں کوئی پریشانی ہے بلکہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ وائرس ان

کے قابو میں ہے۔

نمبر 5:The Year Without winter ۔ اس کو اگر ڈی کوڈ کریں تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس سال دنیا کو موسم سرما گھروں میں قید رہ کر گزارنا پڑ سکتا ہے۔ یاد رہے اس وقت سال کا چوتھا مہینہ اپریل چل رہا ہے لیکن انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اس سال موسم سرما نہیں ہوگا یعنی دنیا موسم سرما کے مزے اس سال نہیں لے سکے گی۔ یہاں یہ بتانا ضروری سمجھوں گا کہ کرونا وائرس پر بنی فلم Contagion میں بھی ایک ڈائیلاگ بالکل ایسا ہی سننے کو ملتا ہے۔ایک لڑکی ویکسین کی عدم دستیابی پر اکتاتے ہوئی کہتی ہے کہ یعنی اس سال میرا موسم سرما برباد ہو جائے گا کیونکہ مجھے گھر میں قید رہ کر گزارنا ہوگا۔اکانومسٹ میگزین، کانٹیجین فلم اور موجودہ صورتحال کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔اگر حالات بالکل اس فلم جیسے ہی چلتے ہیں تو پھر آپ کو وقت سے پہلے ہوشیار رہ کر تیاری کرنی ہوگی۔اگر لاک ڈاؤن مزید چند ماہ چلتا ہے تو ہر ملک کے پاس کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہو جائے گی، ڈاکے پڑنا شروع ہو جائیں گے، اس دفعہ لوگ پیسے نہیں بلکہ روٹی اور راشن چھیننے کے لیے ایک دوسرے پر بندوق چلائیں گے۔اس فلم میں بالکل ایسے ہی مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔اسکے علاوہ...... کچھ اور عوامل بھی ہیں جنہیں ابھی تک اکانومسٹ میگزین نے نمایاں نہیں کیا۔شاید اگلے مہینے کے شمارے میں ظاہر کر دیں۔میں آپ کو پہلے ہی آگاہ کر دیتا ہوں۔

پہلا پروجیکٹ 5G ہے: سب سے پہلے 5G انسٹالیشن ہے جو لاک ڈاؤن کے دوران دنیا کے بیشتر ممالک میں چپکے سے کی جا رہی ہے۔عالمی میڈیا کو اس کی رپورٹنگ سے روکا گیا ہے۔میڈیا پر آپ کو 5G کے متعلق کوئی خبر نہیں ملے گی۔لندن میں مکمل لاک ڈاؤن ہے لیکن وہاں 5 جی انسٹالیشن کا عملہ پھر بھی دن رات پولز پر ٹاورز نصب کرنے میں مصروف ہے۔ پاکستان میں ٹیلی نار اور زونگ کمپنیوں نے اشتہارات کے زریعے 5 جی کی پروموشن شروع کر دی ہے۔

آخر یہ 5G کیا بلا ہے؟ یہ آپ کے لیے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہ دراصل انٹرنیٹ اسپیڈ کی تیز ترین رفتار ہے جو اگر کسی علاقے میں انسٹال کر دی جائے تو اس پورے علاقے کو ایک ''سپر کمپیوٹر'' کے ذریعے ہر وقت وڈیو پر دیکھا جا سکے گا۔علاقے کا کوئی فرد ایسا نہیں بچے گا جس کی جاسوسی ممکن نہ ہو۔موبائل سے لیکر ٹی وی، فرج، آٹو پارٹس اور گھر کی تمام اشیاء میں نصب چھوٹے خفیہ کیمروں کے ذریعے چوبیس گھنٹے ہر فرد کی جاسوسی ممکن ہو جائے گی۔ملٹری سطح پر یہ کام پہلے ہی دنیا کی بڑی افواج کرتی رہی ہیں لیکن عوامی سطح پر اسے لانے کا بہت زیادہ سائنسی نقصان بھی ہے۔ کیونکہ اس ٹیکنالوجی کی شعاعیں انسانی دماغ کیلئے انتہائی خطرناک ہیں۔ ماہرین کے مطابق 5G سگنلز میں رہنے والا انسان ایسا ہوگا جیسے اس کا دماغ مائیکروویو میں پڑا ہوا ہو۔ یہ انسان کو مختلف ذہنی بیماریوں کا شکار کر دے گی لیکن خفیہ ہاتھ کو اس کی پرواہ نہیں کہ انسانوں کے دماغ پر کیا بیتتی ہے، انہیں صرف پوری دنیا کو ڈیجیٹلائیز کرنا ہے اور اس مقصد کیلئے لاکھوں انسانوں کو مارنا پڑتا تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

دل کانپ اٹھتا ہے یہ سب جان کر لیکن پھر ایک سوچ آتی ہے اور اطمینان کی لہر سی رگ و پے میں دوڑ جاتی ہے......

وہ سوچ یہ ہے کے اللہ پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہر فضول اور بیکار اور شر پہچانے والی چیز چھوڑ کر قرآن پاک کے من وعن مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دی جائے تو انسان ان شاءاللہ جیت سکتا ہے امان پاسکتا ہے۔ساری فضولیات چھوڑنی ہونگی......ٹک ٹاک،ویڈیوز،فلمے ڈرامے موسیقی،گانے باجے دکھاوے والی شادیاں تقاریب،عورتوں مردوں کی دوستیاں بات چیت بے پردگی آزاد خیالی, شوبز،ایکٹنگ،وائرس وور،یوٹیب چینلز بنا کر بے پردگی اور عورت و مرد کی اور انکی آوازوں کی نمائش،دین سے دوری......پیروی کرنی ہے تو اللہ اور اسکے رسول محمد ﷺ،قرآن پاک کی کریں...... اگر کوئی بہک گیا اور ذہن میں پیدا ہونے والی اس سوچ کو پنپنے سے نہیں روک پایا جسے قرآن پاک بیان کرتا ہے وہ برباد ہوگا وہ جو دل کھول کر کافر ہوا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لیے کے انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ پیاری جانی،اور اس لیے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا،یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ترجمہ سورہ النحل (چند سطور)

☆ اگر عمران خان حکومت میں نہ آتا تو دس غلط فہمیاں سوال بن کر قبر تک جاتی تھیں۔

1۔ خان سچا ہے روزانہ اس ملک میں 12 ارب کی کرپشن ہوتی ہے۔اگر عمران آیا تو وہ روزانہ خزانے کا 12 ارب کا نقصان بچائے گا۔اب 20 مہینوں میں کتنے ہزار ارب بچالئے؟

2۔ چیلنج کے ساتھ میٹرو آٹھ ارب میں بنتی ہے۔اسی پاگل پن میں رہتے اور مر جاتے،شکر ہے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ایک سو آٹھ ارب میں بھی نہیں بن رہی۔

3۔ خان غیرت مند ہے کبھی بھیک نہیں مانگے گا قرضہ نہیں لے گا خودکشی کر لے گا آئی ایم ایف نہیں جائے گا۔اسی غلط فہمی میں دوسروں کا جینا حرام کئے رکھتے۔

نیز یہ کہ کوریا کا پرائم منسٹرا تنا غیرت مند تھا کہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کشتی ڈوبنے پہ استعفیٰ دے دیتا تھا مگر آپ نے دیکھا کہ ٹرین میں سلنڈر دھماکے سے ٹرین جلی،مسافر جلے،پی آئی اے کا جہاز گرا، کتنے غیرت مند استعفےٰ آئے۔

4۔ یاسمین راشد سے یہ سن کر کہ اب یہ ممکن نہیں کہ ہر کسی کو مفت علاج دیا جائے۔دوائیں ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی مہنگی ہوئیں عام دوائیاں اتنی مہنگی نہیں۔نظامِ صحت کا بیڑا غرق کرنے کے بعد ڈاکٹر زکی امید کا کیڑا ابھی انہی کے ہاتھوں مرا اور سکون پہنچا ورنہ تو پرانی حکومت ہی ظالم لگتی۔

5۔ خان نا آتا تو یہی سمجھنا تھا کہ واقعی یہ 350 ڈیم بنا دے گا اس کی صوبائی حکومت نے پورے ملک کو بجلی بیچنی تھی۔

6۔ اسد عمر بہت بڑا ارسطو ہے،ڈالر ان کرپٹوں نے اوپر چڑھایا ہوا ہے ہم اسکو نیچے لے کے آئیں گے، نیز پیٹرول 46 روپے دیں گے اس میں بھی 13 روپے گورنمنٹ کو ملیں گے پوری دنیا میں گیس کی قیمت نیچے آرہی ہے یہ بھی سستی دیں گے،پرانے چور تھے۔

7۔ بجلی کی اصل قیمت 10 روپے یونٹ ہے اوپر والے 6 روپے نواز شریف کی جیب میں جاتے ہیں وہ 16 کا یونٹ دیتا ہے یہ 10 کا دے گا؟ وائے بدنصیبی اب 22 کا دے رہے ہو اب 12 کس کی جیب میں

جاتے ہیں؟

8۔ تحریکِ انصاف کی حکومت آئے گی تو نہ صرف ماڈل ٹاؤن کے مقتولوں کو انصاف ملے گا بلکہ عافیہ صدیقی کو بھی واپس لائیں گے پھر ہم نے ساہیوال واقعہ کا انصاف بھی دیکھا،نیز میاں صاحب بُزدل ہیں کلبھوشن کا نام بھی لینے سے ڈرتے ہیں مگر پائلٹ ابھی نندن کو چوبیس گھنٹوں میں واپس کر کے بہادری کی تاریخ رقم کی گئی۔

9۔ ہم ہر شعبہ میں اُس شعبے سے متعلقہ انتہائی تجربہ کار اور کوالیفائیڈ لوگوں کو میرٹ پر ہیڈ بنائیں گے تاکہ ہمارے ادارے ترقی کریں پھر ہم نے دیکھا کہ 70 سے زیادہ محکموں کے چیئر مین نہ تو متعلقہ شعبوں میں تعلیمی قابلیت رکھتے ہیں اور نہ ہی تجربہ میرٹ تو دور کی بات ٹھہری مثلاً پی ایم ڈی سی،واپڈا ریلوے وغیرہ۔

10۔ پہلے سو دنوں میں مُلک کی سمت کا روڈ میپ دیں گے جو دو سالوں تک کنفیوز پھر رہے ہیں،نیز امریکہ یورپ کی طرز کی صرف 14 لوگوں کی کابینہ ہوگی،اب آپ خود ہی وزیر مُشیر گن لیں سارے کام میں نے ہی تو نہیں کرنے۔

سوال تو ہوگا،تلخ بھی لگے گا؟ کیونکہ یہ سوال آپ نے ہی ذہن نشین کرائے ہیں۔

☆ ہم نے ہندوستان کو دنیا میں تنہا کر دیا ہے۔عمران خان

چین نے بھارت سے لداخ لے لیا،چین نے بھارت سے ایران چا بہار پورٹ چھین لی اور ایک بہت بڑا منصوبہ ایران میں میں لگانے جا رہا ہے۔ان سب چیزوں کا کریڈٹ عمران خان صاحب لے رہے ہیں بڑی حیرانگی کی بات ہے اگر دیکھا جائے تو ہم نے ہندوستان کے ساتھ کیا کیا ہے اور دنیا میں وہ کیسے تنہا ہے۔انڈیا کا مودی تو فرانس میں ہونے والے G7 اجلاس میں شریک ہوتا ہے مگر پاکستان کو تو کوئی ترقی پزیر ملکوں کے اجلاس میں بھی نہیں بلاتا۔اقوام متحدہ میں ہندوستان کو سیکیورٹی کونسل کی سیٹ کیلئے 192 ووٹوں میں سے 128 چاہیے تھے۔ہندوستان کو عمران نیازی کے ووٹ سمیت دنیا کے 182 ملکوں نے ووٹ دے کر بھاری اکثریت سے منتخب کیا۔بھارت کو واہگہ بارڈر سے تجارت کی اجازت دینے کے پیچھے کیا معاہدہ ہوا ہے؟ آخر اس اجازت کیلئے کشمیریوں کی قربانی کا دن ہی کیوں چُنا گیا؟ بھارت کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے،اس ماحول میں اس اجازت کی ضرورت کیا تھی؟ بالکل اس دن جب بھارت کا ایران کے ذریعے افغانستان جانے کا رستہ بند ہوا بالکل اس دن جب یوم شہدا کشمیر تھا پاکستان نے ہندوستان افغانستان ٹرانزٹ ٹریڈ کھول دیا،یوم شہدائے کشمیر پر واہگہ بارڈر کھولنے کا اعلان کیا گیا۔اب بھارت کو پاکستان کے راستے افغانستان کے ساتھ تجارت کی سہولت مل گئی ہے جبکہ بھارت نے کشمیریوں کو ابھی تک کوئی سہولت نہیں دی۔عمران خان صاحب آپ نے بھارت کو دنیا میں اکیلا کہاں ہونے دیا ہے سب سے زیادہ ساتھ تو بھارت کا آپ دے رہے ہیں۔ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ آپ نے کھولا،کرتار پور راہداری آپ نے کھولی،مودی کے لیے دعائیں آپ کریں،مودی کو مس کال آپ مارے،مودی کے لیے چار قدم آپ بڑھائیں،مندر گردوارے آپ بنائے،مساجد شہید آپ کریں،کشمیر پر پاکستانی قوم کو دھوپ میں آپ کھڑا کریں،ابھی نندن کو آپ چھوڑیں،کھلبوشن کو سزا کے خلاف اپیل کا کہیں،کونسل رسائی کی آفر دیں،وزیر خارجہ

نے یہاں تک کہہ دیا اگر ہندوستان سے تعلقات کے لیے کلبھوشن کو چھوڑنا پڑا تو وہ بھی کر سکتے ہیں، انڈیا سے ایکسپائری ادویات آپ منگوا کر پاکستانی عوام کو کھلائیں، عمران خان صاحب سمجھ نہیں آرہی آپ نے ہندوستان کو کہاں تنہا چھوڑا ہے خود تو ہر کام میں اس کا ساتھ دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ مودی کا یار کوئی اور ہے۔

☆ کیا ملک پچھلوں نے برباد کیا ہے؟ دیکھئے حقائق کے آئینے میں، پی ٹی آئی حکومت کا یہ دعویٰ کہ ملک کو پہلی حکومتوں نے نقصان پہنچایا۔ پہلے والے کون تھے؟ بعد والے کون ہیں؟ نیا جال لائے پرانے شکاری۔ دل تھام کر پڑھئے۔ دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی۔

ہوابازی کے وزیر سرور خان ہیں 1985 اور 1988 اور 1990 میں یہ PP کے MPA منتخب ہوئے۔ 97 میں PP کے ٹکٹ پر الیکشن لڑے، ہار گئے۔ 2004 میں شوکت عزیز کی کابینہ میں محنت اور افرادی قوت کے وزیر تھے۔ اب کہتے ہیں کہ ہمارا تو کوئی قصور نہیں ملک تو پہلے والوں نے تباہ کیا تھا۔ خسرو بختیار صاحب اکنامک افیئرز کے وفاقی وزیر ہیں 1997 میں PML-N میں تھے۔ 2002 میں ق لیگ کے ٹکٹ پر MNA بنے۔ شوکت عزیز کی کابینہ میں امور خارجہ کے وزیر مملکت تھے۔ 2013 میں پھر PMLN میں شامل ہو گئے۔ 2018 میں PTI میں گھس گئے اب ان کا بھی یہی خیال ہے کہ ملک تو پہلے والوں نے اس حال تک پہنچایا۔ صاحبزادہ محبوب سلطان بھی وفاقی وزیر ہیں۔ 2002 اور 2008 کا الیکشن ق لیگ کے ٹکٹ پر لڑا۔ 2013 کے الیکشن میں PMLN کے امیدوار تھے۔ 2018 میں PTI ان کی منزل مراد بن گئی اور ان کی خدمات کے صلے میں انہیں وفاقی وزارت عطا فرما دی گئی۔ ان کا بھی یہی خیال ہوگا کہ سارا ستیاناس تو پہلے والوں نے کر رکھا تھا۔ فواد چودھری جو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی وزارت میں دیگر ممالک سے سٹلائیٹ کا ڈیٹا خرید کر (مگر اپنا سیٹلائٹ نہیں بناتے)۔ اس کی مدد سے عیدوں پر چاند چڑھاتے رہتے ہیں۔ مشرف کی آل پاکستان مسلم لیگ میں تھے۔ پھر PPP پر بہار آئی تو اس کی شاخ پر جا بیٹھے۔ اب وہ PTI کے سدابہار ملک الشعراء ہیں۔ ذرا پوچھ کر دیکھیے وہ آپ کو بتائیں گے کہ ساری خرابیاں پہلے والوں نے پیدا کی تھیں۔ نورالحق قادری وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ہیں۔ زرداری دور میں قادری صاحب زکواۃ وعشر کے وفاقی وزیر تھے۔ اتنے نظریاتی واقع ہوئے کہ PP نے انہیں بغیر کسی محکمہ کے وزیر بھی بنائے رکھا اور وہ بدمزہ نہ ہوئے۔ ان کو بھی یقیناً شرح صدر ہوگا کہ خرابی تو ساری پہلے والوں نے پیدا کی تھی۔ محمد میاں سومرو الیکشن والے سال تحریک انصاف کا حصہ بنے۔ اس وقت وفاقی وزیر ہیں۔ وہ چیئر مین سینٹ قائم مقام وزیراعظم اور صدر بھی رہ چکے اور مشرف دور میں گورنر سندھ رہے۔ اس لیے وہ زیادہ بہتر طریقے سے بتا سکتے ہیں کہ ملک تو پہلے والوں نے تباہ کیا تھا۔ موجودہ حکومت کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ عمر ایوب خان وفاقی وزیر ہیں۔ 2002 کا الیکشن ق لیگ کے ٹکٹ سے لڑا۔ شوکت عزیز کی کابینہ میں وزیر مملکت رہے۔ 2012 میں ن لیگ میں چلے گئے۔ الیکشن سے چند ماہ پہلے PTI میں شامل ہو گئے۔ ایک صدر مملکت کے پوتے اور وزیر خاجہ کے صاحبزادے ہونے کے ناطے وہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ملک پہلے والوں نے خراب کیا ہمارا کیا قصور ہے۔ سید فخر امام وفاقی وزیر ہیں۔ سابق اسپیکر اور قائد حزب اختلاف بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ عابدہ حسین نواز شریف دور میں وزیر خارجہ رہ چکی ہیں۔ یہ بھی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ

ملک تو پہلے والوں نے خراب کیا ہمیں تو اقتدار میں آئے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے۔ ہم ستر سال کا گند دو سالوں میں کیسے صاف کر سکتے ہیں؟ طارق بشیر چیمہ صاحب بھی وفاقی وزیر ہیں۔ سیاسی سفر میں البتہ وہ PP میں رہے، ق لیگ میں رہے بہاولپور کے ناظم رہے۔ ایم پی اے رہے۔ پنجاب کے وزیر خوراک وزراعت رہے۔ 2016 میں ق لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ اب وہ بھی شاید کہتے ہوں گے کہ ہمیں تو دو سال ہوئے ہیں آئے ہوئے۔ ملک تو پہلے والوں نے لوٹا۔ شیخ رشید 1985 میں MNA، 1988 میں MNA، 1990 سے 1993 اور 1997 کے انتخابات میں کامیابی۔ نواز شریف کے دور میں مشیر اطلاعات و نشریات پھر وزیر صنعت وحرفت اضافی چارج سیاحت وثقافت۔ 2002 میں Q-PML میں وزیر اطلاعات پھر وزیر ریلوے۔ 2013 میں MNA، موجودہ وزیر داخلہ۔ ان سے تو پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں کہ تباہی میں کس کا ہاتھ ہے؟ اعظم سواتی بھی وفاقی وزیر ہیں۔ یوسف رضا گیلانی کی حکومت میں بھی یہ صاحب وفاقی وزیر تھے۔ باقی کی ساری داستان سے آپ واقف ہی ہوں گے۔ زبیدہ جلال، فروغ نسیم، فہمیدہ مرزا، عبدالحفیظ شیخ جیسوں کی تو بات ہی کیا؟ ابھی تو مشیران اور وزرائے مملکت کی لمبی فہرست بھی باقی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بات تسلیم اور سر آنکھوں پر کہ پہلے والوں نے ملک لوٹ کھایا اور ان کا پھیلایا گند دو سالوں میں صاف نہیں ہو سکتا لیکن عالی جاہ! یہ تو بتا دیجیے وہ پہلے والے تھے کون؟ اور یہ جو کابینہ میں ہیں یہ کیا واقعی بعد والے ہیں؟ بول کہ لب آزاد ہیں تیرے۔

☆ سعودی عرب/مکہ کے بارے میں حیران کن معلومات۔

1-: یہاں پانی مہنگا اور تیل سستا ہے۔

2-: یہاں کے راستوں کی معلومات مردوں سے زیادہ عورتوں کو ہیں اور یہاں پر مکمل خریداری عورتیں ہی کرتی ہیں مگر پردے میں رہ کر۔

3-: یہاں کی آبادی 4 کروڑ ہے اور کاریں 9 کروڑ سے بھی زیادہ ہیں۔

4-: مکہ شہر کا کوڑا شہر سے 70km دور پہاڑیوں میں دبایا جاتا ہے۔

5-: یہاں کا زم زم پورے سال اور پوری دنیا میں جاتا ہے اور یہاں بھی پورے مکہ اور پورے سعودیہ میں استعمال ہوتا ہے، اور الحمدللہ آج تک کبھی کم نہیں ہوا۔

6-: صرف مکہ میں ایک دن میں 3 لاکھ مرغ کی کھپت ہوتی ہے۔

7-: مکہ کے اندر کبھی باہمی جھگڑا نہیں ہوتا ہے۔

8- سعودیہ میں تقریبا 30 لاکھ بھارتی، 18 لاکھ پاکستانی، 16 لاکھ بنگلہ دیشی، 4 لاکھ مصری، 1 لاکھ یمنی اور 3 ملین دیگر ممالک کے لوگ کام کرتے ہیں، سوچو اللہ یہاں سے کتنے لوگوں کے گھر چلا رہا ہے۔

9-: صرف مکہ میں 70 لاکھ AC استعمال ہوتے ہیں۔

10-: یہاں کھجور کے سوا کوئی فصل نہیں نکلتی پھر بھی دنیا کی ہر چیز، پھل، سبزی وغیرہ ملتی ہے اور بے موسم یہاں پر بکتی ہے۔

11-: یہاں مکہ میں 200 کوالٹی کی کھجور بکتی ہے اور ایک ایسی کھجور بھی ہے جس میں ہڈی یا بیج کل

(گرگٹ) ہی نہیں۔

12: مکہ کے اندر کوئی بھی چیز لوکل یا ڈپلیکیٹ نہیں بکتی یہاں تک کے دوائی بھی۔

13-: پورے سعودی عرب میں کوئی دریا یا تالاب نہیں ہے پھر بھی یہاں پانی کی کوئی کمی نہیں ہے۔

14-: مکہ میں کوئی پاور لائن باہر نہیں تمام زمین کے اندر ہی ہے۔

15-: پورے مکہ میں کوئی نالہ یا نالی نہیں ہے۔

16-: دنیا کا بہترین کپڑا یہاں بکتا ہے۔ جب کہ بنتا نہیں۔

17: یہاں کی حکومت ہر پڑھنے والے بچے کو 600 سے 800 ریال ماھانہ وظیفہ دیتی ہے۔

18-: یہاں دھوکا نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔

19-: یہاں ترقیاتی کام کے لئے جو پیسہ حکومت سے ملتا ہے وہ پورا کا پورا خرچ کیا جاتا ہے۔

20: یہاں سرسوں کے تیل کی کوئی اوقات نہیں، پر بکتا تو ہے، یہاں سورج مکھی اور مکئی کا تیل کھایا جاتا ہے۔

21-: یہاں ہریالی نہیں یعنی درخت پودے نہ ہونے کے برابر ہیں، پہاڑ خشک اور سیاہ ہیں مگر سانس لینے میں کوئی تکلیف ہی نہیں، یہاں یہ سائنسی ریسرچ فیل ہے۔

22-: یہاں ہر چیز باہر سے منگائی جاتی ہے پھر بھی مہنگائی نہیں ہوتی۔

آبِ زم زم کا سراغ لگانے والوں کو مونھ کی کھانی پڑی۔ مزید نئے روشن پہلوؤں کے انکشافات سامنے آگئے۔ تفصیلات کے مطابق آبِ زم زم اور اس کے کنویں کی پُر اسراریت پر تحقیق کرنے والے عالمی ادارے اس کی قدرتی ٹیکنالوجی کی تہہ تک پہنچنے میں ناکام ہو کر رہ گئے۔ عالمی تحقیقی ادارے کئی دھائیوں سے اس بات کی کھوج لگانے میں مصروف ہیں کہ آب زم زم میں پائے جانے والے خواص کی کیا وجوہات ہیں اور ایک منٹ میں 720 لیٹر، جب کہ ایک گھنٹے میں 43 ہزار 2 سو لیٹر، پانی فراہم کرنے والے اس کنویں میں پانی کہاں سے آرہا ہے جب کہ مکہ شہر کی زمین میں سینکڑوں فٹ گہرائی کے باوجود پانی موجود نہیں ہے۔ جاپانی تحقیقاتی ادارے ہیڈ وانسٹی ٹیوٹ نے اپنی تحقیقی رپورٹ میں کہا ہے کہ آب زم زم ایک قطرہ پانی میں شامل ہو جائے تو اس کے خواص بھی وہی ہو جاتے ہیں جو آب زم زم کے ہیں، جب کہ زم زم کے ایک قطرے کا بلور دنیا کے کسی بھی خطے کے پانی میں پائے جانے والے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا، ایک اور انکشاف یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ری سائیکلنگ سے بھی زم زم کے خواص میں تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔ آب زم زم میں معدنیات کے تناسب کا ملی گرام فی لیٹر جائزہ لینے سے پتا چلتا ھے کہ اس میں سوڈیم 133 کیلشیم 96، پوٹاشیم 43.3، بائی کاربونیٹ 195.4، کلورائیڈ 163.3، فلورائیڈ 0.72، نائیٹریٹ 124.8، اور سلفیٹ 124 ملی گرام فی لیٹر موجود ہے۔ آب زم زم کے کنویں کی مکمل گہرائی 99 فٹ ہے اور اس کے چشموں سے کنویں کی تہہ تک کا فاصلہ 17 میٹر ہے۔ واضح رہے کہ دنیا کے تقریباً تمام کنوؤں میں کائی کا جم جانا، انواع و اقسام کی جڑی بوٹیوں اور خودرَو پودوں کا اُگ آنا نباتاتی اور حیاتیاتی افزائش یا مختلف اقسام کے حشرات کا پیدا ہو جانا ایک عام سی بات ہے جس سے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل جاتا ہے۔ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ اس کنویں میں نہ کائی جمتی ہے، نہ نباتاتی و حیاتیاتی افزائش ہوتی ہے، نہ رنگ تبدیل

ہوتا ہے، نہ ذائقہ۔ تھوڑی سی زحمت فرما کر اپنے دوستوں سے بھی شیئر کر لیا کیجئے۔

☆ 25 جولائی 2018 کے بعد ترقی کا سفر شروع ہوا اور حکومتی جماعت نے اقتدار سنبھالتے ہی بہترین کارکردگی شروع کی۔

1- عاطف میاں قادیانی کو مشیر لگایا۔

2- ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کے مخالف مذہبی جماعت کے اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ اور شدید دباؤ پر اقدام کیے۔

3- ثابت شدہ گستاخِ رسول آسیہ ملعونہ کو رہائی دلوائی۔

4- پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی سیاسی جماعت پر کریک ڈاؤن کیا اور علماء کو جیلوں میں شہید کیا۔

5- آسیہ ملعونہ کو اپنے آقاؤں کے کہنے پر ملک سے فرار کیا۔

6- تجاوزات کے نام پر سینکڑوں لوگوں کو بے روزگار کیا، مسجدوں مدرسوں کو شہید کیا۔

7- ملک اور اسلام مخالف لبرلز کو میرا جسم میری مرضی جیسے مارچ کرنے کی اجازت دی۔

8- ڈیم کے نام پر عوام کو لوٹا گیا جس کی ویب سائیٹ بھی بند کر دی۔

9- قومی اسمبلی میں حکومت اور اپوزیشن جماعتوں کا اسلام مخالف اقدام کی حمایت کرنا۔

10- کرتار پور گردوارہ کو حکومتی خزانے سے تعمیر کروایا۔

11- اسلام کے قلعہ کے دارالخلافہ میں نئے مندر کی تعمیر۔

12- قوم کے چور پکڑے گئے مگر نتائج صفر۔

13- سانحہ ساہیوال کے مجرم ثبوت ہونے کے باوجود باعزت رہائی۔

14- گوجراں والا اے۔ ٹی۔ ایم کیس صلاح الدین بے گناہ قتل ہوا مجرم رہا۔

15- کشمیری جو آج بھی اپنے شہید پاکستانی پرچم میں دفناتے ان کو انڈیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

16- اور اب حال ہی میں سرمد کھوسٹ کی بنائی گئی بے ہودہ اسلامی شعائر کی توہین پر مبنی فلم زندگی تماشہ کو حکومتی سرپرستی میں ریلز کی اجازت دینا۔

یہ سب امور نام نہاد ریاست مدینہ کے دعوے دار کر رہے ہیں عمران خان صاحب وہ ہیں جو کہتے تھے کہ ہم آئی ایم ایف سے کہیں گے جن کو قرضے دیے ان سے لو اور جناب دو سال کے قلیل عرصے میں دس ہزار ارب قرض لے چکے ہیں۔ سوچیے اگر سوچنا چاہو۔

☆ بچوں کے موبائل کی نگرانی کیجیے۔ موبائل فون کے غلط استعمال سے اپنے بچوں کو بچائیں--- ایک تدبیر ......ایک ٹیکنیک)

اس مضمون میں راقم ایک ٹیکنک سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ جس کے ذریعہ آپ اپنے بچوں کے موبائل (اسمارٹ فون) نیز انٹرنیٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ یقیناً آپ کے گھر میں سات سے چودہ سال تک کے بچے ہوں گے۔ یہ ٹیک نالوجی کا دور ہے۔ اہل ایمان کی اکثریت نے اپنے بچوں کی ضد پر یا کسی اور مجبوری کے تحت اپنے بچوں کے ہاتھ میں اسمارٹ فون پکڑا دیا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو کمپیوٹر،

انٹرنیٹ اور موبائل (اسمارٹ فون) سے دور بھی نہیں رکھ سکتے اس لیے کے عام حالات میں عموماً اور وبائی دور میں تو خصوصاً آن لائن کلاسیس بچوں کے لیے منعقد ہو رہی ہیں۔ غرض تعلیمی سرگرمیوں کی بات کی جائے تو موبائل (اسمارٹ فون)، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کا استعمال ناگزیر ہے۔ یاد رہے کہ بچوں میں تجسس بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے نفع نقصان سے بیگانہ ہو کر نیٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ نیز اسکول کے بچوں میں کچھ بچے پراگندہ ذہن کا شکار ہوتے ہیں وہ ہر کسی بچے کو دعوت گناہ دیتے رہتے ہیں جو ہو سکتا ہے آپ کے بچے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ صحبت غلط کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو آپ کے بچے کا مستقبل تباہ کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ آپ کو شرمندگی اٹھانا پڑے، راقم کی تجویز پر غور کریں:

پلے اسٹور سے Google Family Link for parents نامی ایپ کو ڈاؤن لوڈ کریں۔ من و عن ایپ اپنے بچے کے موبائل میں بھی ڈاؤن لوڈ کریں۔ دونوں ایپ کو ایک ساتھ اوپن کریں۔ اپنے موبائل کو نگران (سپروائزر) قرار دیں۔ پھر جو ہدایات ملیں ان کو مرحلہ وار فالو کریں۔ اس ایپ کا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے بچے کی موبائل سرگرمیوں سے متعلق حسب ذیل باتوں سے کسی بھی وقت آگاہ ہو سکتے ہیں:

1۔ اس نے کس ویب سائٹ کو اوپن کیا۔
2۔ کس ویڈیو کو دیکھا۔
3- دن بھر کتنی دیر وہ موبائل کے ساتھ چمٹا رہا۔

نیز ایک اور فائدہ اس ایپ کا یہ ہے کہ جب کبھی آپ کا بیٹا کوئی گیم/ ایپ ڈاؤن لوڈ کرنے لگے گا یا کسی بھی ویب سائٹ کو دیکھنے (access) کرنے کی کوشش کرے گا تو براؤزر پہلے آپ سے اجازت مانگے گا۔ غرض آپ جن ویڈیوز اور گیمز کی اجازت دیں گے آپ کا بچہ وہی ویڈیو یا گیم یا ویب سائٹ access کر سکتا ہے۔ نیز آپ جب چاہے، کسی گیم یا ایپ کو جو آپ کے بچے کے موبائل میں ہے، بلاک کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے بچے کے موبائل سے غائب ہو جائے گا۔ جب تک آپ کی اجازت نہیں ہوگی وہ نہیں کھول سکے گا۔ اسی طرح اپنے کروم براؤزر میں جا کر setting میں جائیں اور safe search filter میں جائیں اور Filter exlicit results کو select کریں۔ اسی طرح ویڈیو میں Do not Autoplay کو select کریں۔ اسی طرح پلے اسٹور میں جائیں، setting میں جائیں اور parental controls کو آن کریں۔ امید ہے اتنا کرنے سے آپ اور آپ کے بچے کا موبائل نامناسب مواد سے پاک ہو جائے گا۔ لیکن اس سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ اللّٰہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے کہ وہی مومن کے لیے ہتھیار ہے۔ نیز دشمن جب کسی پر قابو پاتا ہے تو سب سے پہلے اس سے ہتھیار نیچے رکھنے کو یا چھوڑنے کو کہتا ہے یا اسے حاصل کر لیتا ہے۔ شیطان کا جب کسی پر زور چلتا ہے تو وہ اسے اللّٰہ کے ذکر سے غافل کرتا ہے جیسا کہ **اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡهِمُ الشَّیۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ الشَّیۡطٰنِ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّیۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ** (المجادلہ:19) سے ثابت ہے۔

آج سارے عالم میں والدین کے لیے یہ بات لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کی موبائل سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ مخرب اخلاق اور حیا سوز ویڈیوز اور گیمز سے بچوں کو کس طرح بچائیں؟ ان کے

اوقات کی کس طرح حفاظت کریں؟ اس وقت سارے عالم میں عریانیت کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ آئے دن اخبارات میں اسکول کے بچوں کی حیا سوز خبریں آتی رہتی ہیں۔ بچے تو کیا بڑے لوگ، عزیمت سے پہلو تہی کا شکار ہیں۔ اللّٰہ پاک راقم کو اور قارئین کو بھی اپنے نیک بندوں کے گروہ میں شامل فرمائے۔ شیطان کے مکر و فریب کو سمجھنے نیز اس سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے، ہمارے بچوں کے مستقبل کی حفاظت فرمائے اور ان میں آخرت کا شعور بیدار فرمائے۔ آمین۔ منقول

☆ **غلیظ سسٹم سے لڑتا ایک شخص**۔ صرف پنجاب کے پرائیوٹ اسکولوں میں مختلف پبلشرز کی 10 ہزار کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان 10 ہزار کتابوں میں سے صرف 500 کو چیک کیا گیا اور ان 500 میں سے 100 کتابوں پر پابندی لگانی پڑی۔ ان 100 کتابوں میں کیا غلطیاں تھیں؟ یہ غلطیاں تھیں، قرآن مجید کی آیات غلط لکھی گئی تھی، اپنی طرف سے آیات شامل کی گئی تھی، آیات کا ترجمہ غلط لکھا گیا تھا، احادیث مبارکہ کو غلط لکھا گیا تھا، اپنی طرف سے بنائی گئی حدیثوں کو شامل کیا گیا تھا، حدیثوں کا ترجمہ غلط لکھا گیا تھا، توہین رسالت پر مبنی مواد شامل تھا، توہین صحابہ کرام پر مبنی مواد شامل تھا، قائداعظم اور علامہ اقبال سے متعلق معلومات غلط لکھی گئی تھیں، تاریخ پیدائش غلط لکھی گئی تھیں، پاکستان کا نقشہ غلط شائع کیا گیا تھا، سر سید احمد خان کو انتقال کے 40 سال بعد ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت کرتے دکھایا گیا تھا، ایک کتاب میں مختلف ملکوں کے جھنڈے اور نقشے دے کر مضمون تھے، اس کتاب میں انڈیا کا نقشہ اور جھنڈا تو تھا لیکن پاکستان کا ذکر تک نہیں تھا، قومی سلامتی کے خلاف مواد شامل تھا، انتہائی قابل اعتراض غیر اخلاقی فحش مواد شامل تھا، جب کہ یہ کتابیں 31 مختلف پبلشرز کی تھیں، جن کی سوچیں ایک دوسرے سے مختلف، ان کتابوں کو پڑھ کر کیسی نسل تیار ہوگی بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں اب ان 10 ہزار کتابوں میں سے صرف 5 سو کو چیک کیا گیا تو یہ غلطیاں نکلی ہیں ایک ایک کتاب میں 40، 40 غلطیاں سوچیں باقی ساڑھے نو ہزار میں کیا کچھ ہوگا؟ یہ سب کتابیں پرائیوٹ سکولوں میں پڑھائی جاتی تھیں، اور پاکستان میں 69 فیصد والدین اپنے بچوں کو پرائیوٹ اسکولوں میں پڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ بندہ سسٹم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا لیکن نتیجہ یہ نکلا مافیاز کے پریشر میں آکر شہباز شریف نے اسے 8 بار ٹرانسفر کیا، موجودہ پنجاب حکومت نے ایک بار پھر ان کا موقف سنے بغیر اسے ٹرانسفر کیا، یہ انتہائی ظلم ہے۔ اب اپنی نئی نسل کی حفاظت کے لئے سابق ایم ڈی پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حق میں آواز اٹھائیں، جو بھی شخص اس ملک میں کچھ بہتر کرنا چاہتا ہے مافیاز اس کا راستہ روک دیتے ہیں، حکومتیں مافیاز کے آگے لیٹ جاتی ہیں، سوشل میڈیا آواز اٹھانے کا بہترین فورم ہے۔ زیادہ پریشر آکسفورڈ کے نصاب سے متعلق ہے چوں کہ ان کی زیادہ کتابوں میں غلطیاں ہیں، لہذا آکسفورڈ مافیا کا کتوں والی کرنے کا وقت ہو چکا ہے۔ نوٹ: اس بہادر شخص رائے منظور حسین ناصر کا انٹرویو اردو پوائنٹ نے تفصیل سے نشر کیا ہے، میں نے اس ایشو کا نچوڑ اور خلاصہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔

☆ مٹی کے برتن سب سے زیادہ بیماریاں گلے ہوئے کھانے سے ہوتی ہیں، گلے ہوئے کھانے اور پکے ہوئے کھانے میں فرق ہے، (جس طرح ایک سیب پکا ہوا ہوتا ہے، اور ایک گلا ہوا، گلا ہوا سیب آپ آرام سے چمچ کے ساتھ بھی کھا سکتے ہیں اور اسے چبانا بھی نہیں پڑے گا) مٹی کے برتن میں کھانا آہستہ آہستہ پکتا

ہے،اس کے برعکس سِلور، سٹیل، پریشر کُکر یا نان اسٹِک میں کھانا گلتا ہے تو سب سے پہلے اپنے برتن بدلیں، یقین جانیں! جن لوگوں نے برتن بدل لیے، اُن کو زِندگی بدل جائے گی،

2- کُو کِنگ آئل۔ کوکنگ آئل وہ استعمال کریں، جو کبھی جَمے نہ، دُنیا کا سب سے بہترین تیل جو جمتا نہیں، وہ زیتون کا تیل ہے، لیکن یہ مہنگا ہے، ہمارے جیسے غریب لوگوں کے لیے سرسوں کا تیل ہے، یہ بھی جمتا نہیں، سرسوں کا تیل واحد تیل ہے، جو ساری عُمر نہیں جمتا، اور اگر جم جائے تو سرسوں نہیں ہے، ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی بات بھی اسی لیے کی جاتی ہے، کیوں کہ یہ ممکن نہیں ہے، سرسوں کے تیل کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے اندر جس چیز کو بھی ڈال دیں گے، اس کو جمنے نہیں دیتا، اس کی زِندہ مِثال اچار ہے جو اچار سرسوں کے تیل کے اندر رہتا ہے، اس کو جالا نہیں لگتا، اور اِن شاء اللہ جب یہ سرسوں کا تیل آپ کے جسم کے اندر جائے گا تو آپ کو کبھی بھی فالج، مِرگی یا دل کا دورہ نہیں ہوگا، آپ کے گُردے فیل نہیں ہوں گے، پوری زندگی آپ بلڈ پریشر سے محفوظ رہیں گے، (اِن شاء اللہ) کیوں کہ؟ سرسوں کا تیل نالیوں کو صاف کرتا ہے، جب نالیاں صاف ہوجائیں گی تو دل کو زور نہیں لگانا پڑے گا، سرسوں کے تیل کے فائدے ہی فائدے ہیں، ہمارے دیہاتوں میں جب جانور بیمار ہوتے ہیں تو بزرگ کہتے ہیں کہ ان کو سرسوں کا تیل پلائیں، آج ہم سب کو بھی سرسوں کے تیل کی ضرورت ہے۔

3- نمک (نمک بدلیں) نمک ہوتا کیا ہے؟ نمک اِنسان کا کِردار بناتا ہے، ہم کہتے ہیں بندہ بڑا نمک حلال ہے، یا پھر بندہ بڑا نمک حرام ہے، نمک انسان کے کردار کی تعمیر کرتا ہے، ہمیں نمک وہ لینا چاہیے جو مٹی سے آیا ہو، اور وہ نمک آج بھی پوری دنیا میں بہترین پاکستانی کھیوڑا کا گُلابی نمک ہے، پِنک ہمالین نمک 25 ڈالر کا 90 گرام یعنی 4000 روپے کا نوے گرام اور چالیس ہزار روپے کا 900 گرام بِکتا ہے، اور ہمارے یہاں دس تا بیس روپے کلو ہے، بدقسمتی دیکھیں! ہم گھر میں آیوڈین مِلا نمک لاتے ہیں، جس نمک نے ہمارا کردار بنانا تھا، وہ ہم نے کھانا چھوڑ دیا۔ اس لئے میری آپ سے گذارش ہے کہ ہمیشہ پتھر والا نمک استعمال کریں۔

4- مِیٹھا۔ ہم سب کے دماغ کو چلانے کے لئے میٹھا چاہیے، اور میٹھا اللہ کریم نے مٹی میں رکھا ہے، یعنی گنّا اور گُڑ، اور ہم نے گُڑ چھوڑ کر چینی کھانا شروع کردی، خدارا گُڑ استعمال کریں۔

5- پانی۔ انسان کے لئے سب سے ضروری چیز پانی ہے، جس کے بغیر انسان کا زندہ رہنا ممکن نہیں، پانی بھی ہمیں مٹی سے نِکلا ہُوا ہی پینا چاہیے، پوری دنیا میں آبِ زم زم سب سے بہترین پانی ہے اور اس کے بعد پنجاب کا پانی ہے، اس کے بعد مٹی سے نکلنے والی گندم استعمال کریں، لیکن گندم کو کبھی بھی چھان کر استعمال نہ کریں، گندم جس حالت میں آتی ہے، اُسے ویسے ہی استعمال کریں، یعنی سُوجی، میدہ اور چھان وغیرہ نکالے بغیر کیوں کہ! ہمارے آقا کریم حضرت محمد ﷺ بغیر چھانے آٹا کھاتے تھے، تو پھر طے یہ ہوا کہ ہمیں یہ پانچ کام کرنے چاہئیں،

1- مٹی کے برتن (2) سرسوں کا تیل (3) گُڑ (4) پتھر والا نمک (5) زمین کے اندر والا پانی، زمین کے اندر والا پانی، مٹی کے برتن میں رکھ کر، مٹی کے گلاس میں پئیں، اور ان ساری چیزوں کے ساتھ گندم کا آٹا، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم یہ ساری چیزیں کیوں لیں؟ یہ ساری چیزیں ہم نے اس لئے لینی ہیں

کہ اسی میں صحت ہے، اور اللہ پاک نے ہمیں مٹی سے پیدا کیا ہے، اور ہم نے واپس بھی مٹی میں ہی جانا ہے، جزاک اللہ

☆ یہ موبائل یوں ہی ہٹا کٹا نہیں اس نے بہت کچھ کھایا ہے، مثال کے طور پر اس نے۔
(1) ہاتھ کی گھڑی کھائی (2) ٹارچ لائٹ کھا گیا (3) یہ خط وکتابت کھا گیا (4) یہ کتاب کھا گیا (5) یہ ریڈیو کھا گیا (6) ٹیپ ریکارڈ کھا گیا (7) یہ کیمرے کو کھا گیا (8) یہ کیلکولیٹر کو کھا گیا (9) یہ پڑوس کی دوستی کھا گیا (10) یہ میل محبت کھا گیا (11) یہ ہمارا وقت کھا گیا (12) یہ ہمارا سکون کھا گیا (13) یہ پیسے کھا گیا (14) یہ تعلقات کھا گیا (15) یاداشت کھا گیا (16) صحت تن درستی کھا گیا ۔کم بخت اتنا سب کچھ کھا کر ''اسمارٹ فون'' بنا ہے۔ بدلتی دنیا کا ایسا اثر ہونے لگا، انسان پاگل اور فون اسمارٹ ہونے لگا۔ جب تک فون تار سے جڑا تھا انسان آزاد تھا۔ جب فون آزاد ہو گیا انسان فون سے بندھ گیا۔ انگلیاں ہی نبھا رہی ہیں رشتے آج کل زبان سے نبھانے کا وقت کہاں ہے؟ سب ٹچ میں بزی ہیں، پر ٹچ میں کوئی نہیں۔

☆ آغا خان اسپتال کراچی اور لیاقت نیشنل اسپتال کراچی یہ دونوں ٹرسٹ اسپتال ہیں۔ لیاقت نیشنل اسپتال حکومت پاکستان نے تعمیر کیا تھا اور اس کا افتتاح گورنر جنرل اسکندر مرزا نے کیا تھا۔ لیاقت نیشنل اسپتال کی پوری اراضی اور اس کی تعمیر حکومت پاکستان نے غریب عوام کے مفت علاج کے لیے کی تھی۔ آغا خان کی پوری اراضی جنرل محمد ضیاء الحق نے آغا خان فاؤنڈیشن کو تحفے میں تھی۔ کیوں کہ آغا خان فاؤنڈیشن نے یہ کہہ کر زمین حاصل کی تھی کہ وہ غریب عوام کے سستے علاج کے لیے اسپتال تعمیر کریں گے اور اس اسپتال میں مستحق مریضوں کا بالکل مفت علاج کیا جائے گا۔ ایک بات یاد رکھیں، ٹرسٹ قوانین کے مطابق قابل اعتماد پراپرٹی پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی وفاقی یا صوبائی ٹیکس وغیرہ بالکل بھی نہیں ہوتا ہے۔ آغا خان اسپتال اور لیاقت نیشنل اسپتال دونوں انکم ٹیکس کے علاوہ کوئی بھی ٹیکس نہیں دیتے۔ لیاقت نیشنل اسپتال جو خالصتاً وفاقی سرکاری اسپتال تھا جس پر جعل سازی کے ذریعہ کچھ کاروباری گروہوں نے قبضہ کرلیا اور جعل سازی کے ذریعہ سرکاری اعتماد کو ٹرسٹ اولاد میں تبدیل کر چکے ہیں۔ اسی طرح آغا خان اسپتال نے حکومت پاکستان کے ساتھ جعل سازی کا ارتکاب کیا۔ جب آغا خان فاؤنڈیشن کو یہ زمین بالکل مفت دی گئی تھی اس وقت اس زمین کی قیمت کروڑوں روپے تھی۔ اب اس زمین کی قیمت ہی تقریباً 500 ارب کی مالیت ہے جو سندھ کے غریب عوام کی زمین ہے۔ یہ دونوں اسپتال خیراتی مقصد کے لیے سندھ کے غریب عوام کے لیے ہیں اور اب وہ امیر مریضوں کا مہنگا ترین علاج کر کے لاکھوں نہیں بلکہ اربوں روپے حکومت کو بغیر کوئی ٹیکس دیئے کما رہے ہیں۔ غریب آدمی تو آغا خان اسپتال اور لیاقت نیشنل اسپتال میں علاج کروانے کا سوچ بھی نہیں سکتا......

☆ اپنے ڈرامے دیکھو اپنا کلچر دیکھو۔ ''جلن'' میں بہن اپنے بہنوئی پر فدا، ''عشقیہ'' میں بہنوئی سالی پر فدا۔ ''دیوانگی'' میں باس اپنے ملازم کی بیوی پر فدا۔ ''پیار کے صدقے'' میں سسر اپنی بہو پر فدا۔ ''دلربا'' میں لڑکی کا ایک ساتھ پانچ افراد کے ساتھ عشق۔ کیا یہ سب ہمارا کلچر ہے؟ یا پھر یہ رائیٹرز، پروڈیوسر، ڈائریکٹرز کے اپنے گھروں کا کلچر ہے یہ یا ان کے خاندان کا۔ پاکستان میں رہنے والا سفید پوش اور عزت دار بندہ اپنی

ماں بہن بیٹی بہو کے ساتھ ایسے ڈرامے نہیں دیکھ سکتا۔ ہم سب کو ایسے ڈرامے پیش کرنے والے چینل کے خلاف آواز اٹھانی ھے۔ ورنہ آنے والا کل ہر گھر کی یہی کہانی ہوگی۔ اور ہماری آنے والی نسلیں کفر سے بھی زیادہ بدتر کہلائیں گیں۔ فحاشی عروج پر ہے تمام چینلز کا بائیکاٹ کریں۔ ہماری نوجوان نسل کو ان پرای ویٹ چینلز نے تباہی کے دہانے پے لا کھڑا کر دیا ہے۔ ایسے چینلز اور پروگرام کے خلاف عدلیہ فوری ایکشن لے۔ اگر آپ بھی ان سب چیزوں کے خلاف ھیں تو شیئر کریں۔

☆ دس لاکھ کا جہیز، پانچ لاکھ کا کھانا، گھڑی پہنائی، انگوٹھی پہنائی، مکلاوے کے دن کا کھانا، ولیمے کے دن کا ناشتہ، پھر بیٹی کو رخصت کیا تو سب سسرالیوں میں کپڑے بھیجنا، برات کو جاتے ہوئے بھی ساتھ میں کھانا بھیجنا، بیٹی ہے یا کوئی سزا ہے اور یہ سب تب سے شروع ہو جاتا ہے جب منگنی کر دی جاتی ہے کبھی نند آرہی ہے کبھی جیٹھانی آرہی ہے کبھی چاچی ساس آرہی ہے کبھی ممانی ساس آرہی ہے ٹولیاں بنا کے آتی ہیں اور بیٹی کی ماں ایک مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سب کو اعلی سے اعلی کھانا پیش کرتی ہے اور سب کو اچھے طریقے سے ویلکم کرتی ہے باپ کا ایک ایک بال قرضے میں ڈوب جاتا ہے اور ایسے میں بیس لوگ گھیرے میں لے کے کہتے ہیں جی کتنے بندے برات میں ساتھ لے کر آئے 100 یا 200 بندہ تو ہمارے اپنے رشتے دار ہی ہیں اور باپ جب گھر آتا ہے شام کو تو بیٹی سر دبانے بیٹھ جاتی ہے کہ اس باپ کا بال بال میری وجہ سے قرضے میں ہے خدا کا واسطہ ہے آپ کو خدارا ان ہندوؤں کی رسموں کو ختم کر دو تاکہ ہر باپ اپنی بیٹی کو عزت کے ساتھ رخصت کر سکے۔

☆ ''جن عورتوں کا موقف ہے کہ ساس سسر کی خدمت بہو پر فرض نہیں ہے۔ کیا ان خواتین نے یہ قیمتی بات اپنی بھابھی کو بھی بتائی ہے؟''

☆ شوہر برائے فروخت، بازار میں اک نئی دکان کھلی جہاں شوہر فروخت کیے جاتے تھے۔ اس دکان کے کھلتے ہی لڑکیوں اور عورتوں کا اژدہام بازار کی طرف چل پڑا۔ سبھی دکان میں داخل ہونے کے لیے بے چین تھیں۔ دکان کے داخلہ پر ایک بورڈ رکھا تھا جس پر لکھا تھا۔ ''اس دکان میں کوئی بھی عورت یا لڑکی صرف ایک وقت ہی داخل ہوسکتی ہے''۔ پھر نیچے ہدایات دی گئی تھیں۔ ''اس دکان کی چھ منزلیں ہیں ہر منزل پر اس منزل کے شوہروں کے بارے میں لکھا ہوگا، جیسے جیسے منزل بڑھتی جائے گی شوہر کے اوصاف میں اضافہ ہوتا جائے گا خریدار لڑکی یا عورت کسی بھی منزل سے شوہر کا انتخاب کر سکتی ہے اور اگر اس منزل پر کوئی پسند نہ آئے تو اوپر کی منزل کو جا سکتی ہے۔ مگر ایک بار اوپر جانے کے بعد پھر سے نیچے نہیں آسکتی سوائے باہر نکل جانے کے''۔

ایک خوب صورت لڑکی کو سب سے پہلے دکان میں داخل ہونے کا موقع ملا، پہلی منزل کے دروازے پر لکھا تھا۔ ''اس منزل کے شوہر برسرروزگار ہیں اور اللّٰہ والے ہیں'' لڑکی آگے بڑھ گئی۔ دوسری منزل کے دروازہ پر لکھا تھا۔ ''اس منزل کے شوہر برسرروزگار ہیں، اللّٰہ والے ہیں اور بچوں کو پسند کرتے ہیں''۔ لڑکی پھر آگے بڑھ گئی۔ تیسری منزل کے دروازہ پر لکھا تھا۔ ''اس منزل کے شوہر برسرروزگار ہیں، اللّٰہ والے ہیں بچوں کو پسند کرتے ہیں اور خوب صورت بھی ہیں''۔ یہ پڑھ کر لڑکی کچھ دیر کے لئے رک گئی، مگر پھر یہ سوچ کر کہ چلو ایک منزل اور جا کر دیکھتے ہیں، وہ اوپر چلی گئی۔ چوتھی منزل کے دروازہ پر لکھا تھا۔ ''اس منزل کے شوہر برسر

روزگار ہیں، اللّٰہ والے ہیں بچوں کو پسند کرتے ہیں، خوب صورت ہیں اور گھر کے کاموں میں مدد بھی کرتے ہیں''۔ یہ پڑھ کر اس کو غش سا آنے لگا، کیا ایسے بھی مرد ہیں دنیا میں؟ وہ سوچنے لگی کہ شوہر خرید لے اور گھر چلی جائے، مگر دل نہ مانا وہ ایک منزل اور اوپر چلی گئی۔ وہاں دروازہ پر لکھا تھا۔ ''اس منزل کے شوہر برسرروزگار ہیں، اللّٰہ والے ہیں بچوں کو پسند کرتے ہیں، بے حد خوب صورت ہیں، گھر کے کاموں میں مدد کرتے ہیں اور رومانٹک بھی ہیں''۔ اب اس عورت کے اوسان جواب دینے لگے۔ وہ خیال کرنے لگی کہ ایسے مرد سے بہتر بھلا اور کیا ہوسکتا ہے مگر اس کا دل پھر بھی نہ مانا وہ اگلی منزل پر چلی آئی۔ یہاں بورڈ پر لکھا تھا'' آپ اس منزل پر آنے والی 3,448 ویں خاتون ہیں۔ اس منزل پر کوئی بھی شوہر نہیں ہے۔ یہ منزل صرف اس لئے بنائی گئی ہے تاکہ اس بات کا ثبوت دیا جا سکے کہ ''عورت کو مطمئن کرنا ناممکن ہے''۔ ہمارے اسٹور پر آنے کا شکریہ، سیڑھیاں باہر کی طرف جاتی ہیں۔

☆ مجھے یاد ہے۔ ہمارے گھروں میں جب کوئی باہر سے عورتیں آتیں، امی بیٹوں کو کہتی ہیں، تم ادھر جا کر بیٹھو یہاں خواتین بیٹھیں گی، جس کمرے میں بہنیں سوئی ہوں، بھائیوں کو اجازت نہیں ہوتی تھی کہ بے دھڑک وہاں گھس جائیں، اگر راستے میں کسی عورت کو مدد چاہیے تو ماں کہتی کہ بیٹا جاؤ، ''تمہاری ماں جیسی ہے اس کی مدد کرو''، بیٹا ماں ہی سمجھ کر ایسا کرتا، کسی کی جوان بیٹی کو کوئی کام ہوتا تو امی یوں کہتیں ''جاؤ تمہاری بہن جیسی ہے، بالکل اس کے جتنی ہی ہے، فلاں کام کر دو، یا وہاں چھوڑ آؤ، بیٹے کے دل میں بیٹھ جاتا کہ ''میری بھی اتنی ہی بہن ہے ایسی ہی بہن ہے، یہ بھی میری بہن جیسی ہے''، بہنوں کی سہیلیاں گھر آتیں تو ان کا بہنوں ہی کی طرح احترام کیا جاتا، منگنیاں ہو جاتی تھیں بیٹوں کو پتا تک نہ ہوتا تھا، شادی ماں کی پسند سے کر لیتے مرتے دم تک نبھاتے خوش رہتے کبھی ڈپریشن نہ ہوتا تھا، یہ تربیت ہوتی تھی، یہ ہمارا معاشرہ تھا جو ماؤں نے تشکیل دیا تھا، اب تو لگتا ہے نئی نسلوں کی مائیں روٹی سالن میں ہی کھو گئی ہیں، ٹی وی ڈرامہ، مارننگ شوز دیکھنے میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ تربیت کرنا بھول گئی ہیں، تین فطری قوانین جو کڑوے لیکن حق ہیں:-

پہلا قانون فطرت: اگر کھیت میں ''دانہ'' نہ ڈالا جائے تو قدرت اسے ''گھاس پھوس'' سے بھر دیتی ہے......
اسی طرح اگر ''دماغ'' کو ''اچھی فکروں'' سے نہ بھرا جائے تو ''کج فکری'' اسے اپنا مسکن بنا لیتی ہے۔ یعنی اس میں صرف ''الٹے سیدھے'' خیالات آتے ہیں اور وہ ''شیطان کا گھر'' بن جاتا ہے۔

دوسرا قانون فطرت: جس کے پاس ''جو کچھ'' ہوتا ہے وہ ''وہی کچھ'' بانٹتا ہے، خوش مزاج انسان ''خوشیاں'' بانٹتا ہے۔ غم زدہ انسان ''غم'' بانٹتا ہے۔ عالم ''علم'' بانٹتا ہے۔ دین دار انسان ''دین'' بانٹتا ہے۔ خوف زدہ انسان ''خوف'' بانٹتا ہے۔

تیسرا قانون فطرت: آپ کو زندگی میں جو کچھ بھی حاصل ہوا سے ''ہضم'' کرنا سیکھیں، اس لئے کہ، کھانا ہضم نہ ہونے پر ''بیماریاں'' پیدا ہوتی ہیں۔ مال و ثروت ہضم نہ ہونے کی صورت میں ''ریاکاری'' بڑھتی ہے۔ بات ہضم نہ ہونے پر ''چغلی'' اور ''غیبت'' بڑھتی ہے۔ تعریف ہضم نہ ہونے کی صورت میں ''غرور'' میں اضافہ ہوتا ہے۔ مذمت کے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے ''دشمنی'' بڑھتی ہے۔ غم ہضم نہ ہونے کی صورت میں ''مایوسی'' بڑھتی ہے۔ اقتدار اور طاقت ہضم نہ ہونے کی صورت میں ''خطرات'' میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنی

زندگی کو آسان بنائیں اور ایک ''بامقصد'' اور ''بااخلاق'' زندگی گزاریں، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں خوش رہیں...... خوشیاں بانٹیں...... بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں اور اللّٰہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کرتے ہیں۔

☆ لمحہ فکریہ، جب فہد مصطفیٰ کہتا ہے ''مجھے چاہیے لڑکیاں'' کہاں ہیں لڑکیاں، تو لڑکیاں اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر بتاتی ہیں کہ ہم یہاں یہاں بیٹھی ہیں، پھر وہ چن چن کر میک اپ کیئے ہوئے کھلے بالوں والی لڑکیوں کو اشارہ کر کے نیچے بلاتا ہے، کسی کو عجیب یا برا نہیں لگتا کسی لڑکی کے ساتھ بھائی، ابو، ماما، چاچا وغیرہ اور کسی کے ساتھ تو خاوند بھی ہوتا ہے، لڑکی کو فہد مصطفیٰ کے پاس بھیجنے والے حضرات بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے لیے انعام جیت کر لائے گی۔ اسی بے پردہ لڑکی کو اگر اس کے گلی محلے میں کوئی آنکھ بھر کر دیکھ لے تو اکثریت لوگ دیکھنے والے کی ماں بہن ایک کر دیتے ہیں اکثریت لوگ تو دیکھنے والے کے ہاتھ پاؤں توڑے بغیر سکون نہیں کرتے، فہد مصطفیٰ کے پروگرام میں لائیو جو کچھ ہوتا ہے، کیا اسے غیرت کا مر جانا کہہ سکتے ہیں؟ یعنی اگر مال مل رہا ہو تو ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، رائے ضرور دیجئے گا۔ جب پردے کا حکم ہوا تو دنیا کی بہترین عورتوں نے دنیا کے بہترین مردوں سے بھی پردہ کیا، اگر لگے برا تو بلاک کا اوپشن ہے آپکے پاس، ایک بار سوچیے ضرور معذرت اگر کسی کو برا لگے تو کیوں کہ بغیر حجاب خاتون کی تصویر ہے۔

☆ سائنس ہمیں کہاں سے کہاں لے آئی۔ پہلے:۔ وہ کنویں کا میلا اور گدلا پانی پی کر بھی 100 سال جی لیتے تھے، اب نیسلے اور پیور لائف کا خالص شفاف پانی پی کر بھی چالیس سال میں بوڑھے ہو رہے ہیں۔ پہلے وہ گھانی کا میلا سا تیل کھا کر اور سر پر لگا کر بڑھاپے میں بھی محنت کر لیتے تھے۔ اب ہم ڈبل فلٹر اور جدید پلانٹ پر تیار کوکنگ آئل اور گھی میں پکا کھانا کھا کر جوانی میں ہی ہانپ رہے ہیں۔ پہلے وہ ڈلے والا نمک کھا کر بیمار نہ پڑتے تھے۔ اب ہم آیوڈین والا نمک کھا کر ہائی اور لو بلڈ پریشر کا شکار ہیں۔ پہلے وہ نیم، ببول، کوئلہ اور نمک سے دانت چمکاتے تھے اور 80 سال کی عمر تک بھی چبا چبا کر کھاتے تھے۔ اب کولگیٹ، سینسوڈائن اور ڈاکٹر ٹوتھ پیسٹ والے روز ڈینٹیسٹ کے چکر لگاتے ہیں۔ پہلے صرف روکھی سوکھی روٹی کھا کر فٹ رہتے تھے۔ اب برگر، چکن کڑاہی، شوارمے، وٹامن اور فوڈ سپلیمنٹ کھا کر بھی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ پہلے لوگ پڑھنا لکھنا کم جانتے تھے مگر جاہل نہیں تھے۔ اب ماسٹر لیول ہو کر بھی جہالت کی انتہا پر ہیں۔ پہلے حکیم نبض پکڑ کر بیماری بتا دیتے تھے۔ اب اسپیشلسٹ ساری جانچ کرانے پر بھی بیماری نہیں جان پاتے ہیں۔ پہلے وہ سات آٹھ بچے پیدا کرنے والی مائیں، 80 سال کی ہونے پر بھی کھیتوں میں کام کرتی تھی۔ اب پہلے مہینے سے ڈاکٹر کی دیکھ بھال میں رہتے ہوئے بھی بچے آپریشن سے ہوتے ہیں...... اور دو بچوں کے بعد دی اینڈ. پہلے کالے پیلے گڑ کی میٹھائیاں ٹھوس ٹھوس کر کھاتے تھے۔ اب مٹھائی کی بات کرنے سے پہلے ہی شوگر کی بیماری ہو جاتی ہے۔ پہلے بزرگوں کے کبھی گھٹنے نہیں دکھتے تھے۔ اب جوان بھی گھٹنوں اور کمر درد کا شکار ہیں۔ پہلے 100 واٹ کے بلب ساری رات جلاتے اور 200 واٹ کا ٹی وی چلا کر بھی بجلی کا بل 200 روپیہ مہینہ آتا تھا۔ اب 5 واٹ (5watts) کا ایل ای ڈی انرجی سیور اور 30 واٹ کے LED ٹی وی میں 2000 فی مہینہ سے کم بل نہیں آتا۔ پہلے خط لکھ کر سب کی خبر رکھتے تھے۔ اب ٹیلی فون، موبائل فون،

انٹرنیٹ ہو کر بھی رشتے داروں کی کوئی خیر خبر نہیں۔ پہلے غریب اور کم آمدنی والے بھی پورے کپڑے پہنتے تھے۔ اب جتنا کوئی امیر ہوتا ہے اس کے کپڑے اتنے کم ہوتے جاتے ہیں۔ سمجھ نہیں آتا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیوں کھڑے ہیں؟ کیا کھویا کیا پایا؟

☆ قائداعظم محمد علی جناح کے مزار کے احاطے میں کتنا عرصہ ''حرام کاری'' ہوتی رہی، اس پہ تو کوئی مقدمہ نہیں ہوا، نہ ہی مجرموں اور معاونین کو کوئی سزا دی گئی لیکن کیپٹن صفدر نے وہاں نعرے لگوائے تو پوری حکومتی مشینری نے واویلا شروع کر دیا، یہ انصاف تھا یا اپوزیشن دشمنی۔

☆ طارق جمیل شدید متنازع شخص ہے۔ اس کے بارے میں اسی کے ہم عقیدہ علماء کہہ چکے ہیں کہ طارق جمیل ہرگز عالم نہیں۔ اسی کے ہم عقیدہ علماء اس کی گفتگو پر ''کفر'' کا حکم سنا چکے ہیں۔ طارق جمیل نے اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اور نبیوں کی گستاخی کی ہے اور تا حال توبہ نہیں کی ہے۔ طارق جمیل نے مسلط وزیراعظم کو دیانت دار کہا ہے جبکہ یہ بات خلاف واقعہ ہے۔ آسیہ مسیح کو بحفاظت باہر بھجوانے والا بھی یہی وزیراعظم ہے۔ کرتارپور میں سکھوں کا رومال باندھ کر جانے والا اور سکھوں کے مقامات کو مکہ مدینہ کہنے والا بھی یہی ہے۔ رسول پاک ﷺ کے لیے ''ذلیل'' اور صحابہ کرام کیلئے نامناسب الفاظ کہنے والا بھی یہی ہے۔ اپنوں بیگانوں سے امتیازی سلوک روا رکھنے والا بھی یہی وزیراعظم ہے جسے طارق جمیل بڑی ڈھٹائی سے دیانت دار اور جانے کیا کیا کہہ رہا ہے۔ اتنے متنازع اور معترضہ شخص کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے؟؟؟

☆ ملک شام کے شہر ادلب میں امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہا کی قبروں کی بے حرمتی بہت گھناؤنا فعل ہے، ایسی مذموم اور شدید گستاخی کے مرتکب پوری امتِ مسلمہ کے مجرم ہیں۔ ان کے بارے میں مسلم حکمرانوں کو فی الفور سخت کارروائی کرنی چاہیے اور ان مجرموں کے خلاف کارروائی ہونے تک ملت اسلامیہ کو بھرپور احتجاج جاری رکھنا چاہیے۔

☆ نظر نہ آنے والے باریک سے جرثومے نے ''پانچ بڑے'' طاقت والوں کو بھی بتا دیا ہے کہ وہ قدرتِ الٰہی کے سامنے بے بس ہیں۔ خواہ کسی منصوبے کے تحت یہ انسانوں ہی کی سازش تھی لیکن مشیت الٰہی کے بغیر اثر پذیر نہیں ہو سکتی تھی۔ اب ایسی اثر انداز ہوئی ہے کہ اس نے ہوش اڑا دیے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم رہنے والے کیا ابھی بھی نہیں سمجھے؟ ائر لائن انڈسٹری، ہوٹل انڈسٹری، ٹورِزم (سیاحتی) انڈسٹری ڈھے گئی ہے، آئل انڈسٹری کا احوال بھی خسارے کی طرف ہے، فوڈ چین خواہ میک ڈونلڈ ہو، کے ایف سی یا پیزا ہٹ، سب کا حال برا ہے۔ اپنے عسکری اور دیگر وسائل پر بہت مان تھا، کہاں کہاں قتل و غارت کا بازار گرم کیا ہوا تھا۔ شرم و حیا کے خلاف کیا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ ناموسِ رسالت کے تحفظ کا، ختمِ نبوت کے عقیدے کے تحفظ کا قانون ختم کروانے کے لیے کتنا دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ منکرینِ اسلام اور گستاخانِ رسول کیسے دلیر ہو رہے تھے۔ کتنا تکبر تھا اس انسان کا، کتنی اکڑ تھی، ذرا سی پکڑ ہوئی تو ساری اکڑ جاتی رہی۔ احتیاط کے نام پر سارا زور صرف مساجد کو بند کروانے کے لیے لگایا گیا۔ یاد رہے! اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیبِ کریم ﷺ کو راضی کیے بغیر کوئی خیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ حقیقت سے چشم پوشی خود کو دھوکا دینے کے سوا کچھ نہیں

☆ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ سے جنگ کرنے والے اپنی آنکھیں کھولیں اور سچی توبہ کریں۔ وہ دیکھ لیں کہ اللّٰہ

تعالیٰ جل شانہ کے کلام، اس کے پیاروں کی بے ادبی پر بالآخر پکڑ ہوتی ہے اور شدید ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے منسوب کر کے مذموم خاکے بنانے والے، قرآن پاک کو جلانے والے، اصحابِ نبوی، اہلِ بیتِ رسول کے مزارات کی توہین کرنے والے، آثارِ مقدسہ اور مقاماتِ مقدسہ کو مٹانے والے، ناموسِ رسالت کے خلاف کھلم کھلا ہذیان بکنے والے، شعائرِ اسلام کے خلاف قوانین بنانے اور مظاہرے کرنے والے، حجاب ونقاب کا، وضو، طہارت اور پاکیزگی کا تمسخر کرنے والے، گستاخی کے مرتکب افراد کو نوازنے والے، میرا جسم میری مرضی کے دعوے دار، بے حیائی اور فحاشی کے سہولت کار، حرام کمانے اور کھانے والے، ہم جنس پرستی کے طلب گار، ختمِ نبوت کے مخالف، نبی اکرم ﷺ کے لیے ذلیل کا اور صحابہ کرام کے لیے بزدل اور لوٹ مار کرنے والے کے لفظ کہہ کر توبہ نہ کرنے والے، کشمیریوں، فلسطینیوں پر سنگین مظالم اور مسلمانوں کے قتل عام پر مسلم حکمرانوں کی بے حسی، مسلم آبادی میں غیروں کے معبد تعمیر کروانے والے، بدکاری وحرام کاری کو رواج دینے والے، بے حیائی کے دن منانے والے، ختمِ نبوت کے منکرین سے رعایت برتنے والے، کم سِن بچیوں سے زیادتی کرنے کروانے والے، شراب فروشی بڑھانے اور شراب نوشی پر کوئی قدغن نہ لگانے والے، دینی مدارس پر یلغار کرنے والے، دین میں دخل دینے والے، اسلامی احکامات کے خلاف بولنے والے، خود کو عقل کل یا بہت کچھ سمجھنے والے...... دیکھ لیں کہ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب کریم ﷺ ناراض ہو جائیں تو کیسی وبا پھوٹتی ہے، کیسے پوری دنیا بے بس ہو جاتی ہے...... خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ کا بند کیا جانا کوئی معمولی سانحہ نہیں ...... کائنات کے رب کے حضور جھک جائیں، تاج دارِ کونین رسولِ پاک ﷺ کا دامن تھام لیں، مساجد و مزارات سے نہ بھاگیں، اللّٰہ کریم جل شانہ کی پناہ میں آجائیں ورنہ پکڑ کی جھلک تو دیکھ ہی لی ہے، کیا عبرت نہیں ہوئی؟؟؟؟؟

☆ امریکا میں ایک سیاہ فام کے ساتھ وہاں کی پولیس نے جو کچھ کیا وہ دنیا نے دیکھا اور سبھی نے بُرا جانا، اس کے بعد دنیا بھر میں احتجاج کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی دنیا دیکھ رہی ہے۔ ایسا ہی بُرا سلوک فلسطینیوں اور کشمیریوں کے ساتھ آئے دن ہونے پر دنیا والے کیوں نہیں چیخے؟ کورونا وائرس زیادہ مہلک ہے یا مظلوم مسلمانوں سے مسلسل بدسلوکی اور اس بدسلوکی پر دنیا بھر کی بے حسی اور خاموشی زیادہ مہلک ہے؟؟؟

☆ صدرِ مملکت فرما رہے تھے کہ مساجد کے حوالے سے اجماع ہوا ہے، اس کے خلاف کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ یہ نہیں بتایا کہ معاہدہ توڑنے والا کیا شمار ہوگا؟؟ معاہدے پر عمل کے لیے ایک دن بھی گوارا نہ ہوا اور ابھی شاید اس بیس نکاتی مسودے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم سے واویلا شروع کروایا گیا، میڈیا کے مذہب بیزار پیڈ (زرخرید) افراد تو پہلے ہی سے چلّا رہے تھے، انھیں 20 کیا، 200 نکاتی معاہدہ بھی قبول نہیں۔ صوبائی وزیرِ اعلیٰ آدھی رات کو مشکل نہیں، غلط فیصلہ سنانے پر تُل گئے شاید انہیں ڈر تھا کہ مساجد پھر آباد ہو جائیں گی، زندگی رواں دواں ہو جائے گی اور سندھ حکومت کے وفاقی حکومت سے معاملات طے نہیں ہو پائیں گے۔ یہاں تو ہسپتالوں میں وفات پانے والے ہر مریض پر کورونا کو چسپاں کیا جا رہا ہے، خوف مسلسل بڑھانے کے جتن ہو رہے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ یہ چاہتے کیا ہیں؟؟؟ ویسے پوچھنا یہ بھی تھا کہ گزشتہ ڈیڑھ ماہ میں مساجد سے کورونا وائرس کے کتنے مریض سامنے آئے ہیں؟؟؟ جتنے اب تک

متاثر ہوئے ہیں وہ کہاں سے ہوئے ہیں؟ حکمران اپنے من مانے لوگوں یا مطلوبہ بھتا فراہم کرنے والوں کو اجازت کیوں دے رہے ہیں؟؟؟ لاک ڈاؤن کی مکمل پابندی میڈیا ہاؤسز اور ان سے وابستہ افراد کے لیے کیوں نہیں ہے؟؟؟ حکمرانوں اور عوام میں کیا کوئی محاذ آرائی چاہی جا رہی ہے؟؟ کئی سوال جواب طلب ہیں۔ یہی لگتا ہے کہ مساجد کی بندش کوئی سازش ہی ہے...... اللّٰہ بچائے ایسے حکمرانوں سے

☆ انگریزی خواں قارئین کے لیے اس مجلّے میں بلوچستان کے علاقے سبی میں مقیم ممتاز عالم دین حضرت مولانا فتح محمد باروزئی اور ممبئی کے فاضل محترم مولانا محمد صادق رضا مصباحی کے عقیدت ومحبت سے بھرپور نثر پارے جو اردو میں شائع ہو چکے ہیں، ان کے انگریزی تراجم شامل کیے جا رہے ہیں۔ مفکرِ اسلام حضرت مولانا قمر الزمان اعظمی، صاحب زادہ علامہ ابوالحسن واحد رضوی، پیر سید امتیاز حسین شاہ کاظمی اور جناب عزیز الدین خاکی کی منظومات شامل کی جا رہی ہیں۔ کچھ اہم موضوعات پر تحریروں کی وجہ سے مجلّے کی ضخامت زیادہ ہوگئی اس لیے سید عبد الماجد صاحب وارثی کی تحریر کے علاوہ نثری مضامین شامل نہیں کیے گئے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اولین تصانیف میں ”الذکر الحسین فی سیرۃ النبی الامین (ﷺ)“ بہت عرصہ سے نایاب تھی۔ تاخیر کی وجہ کیا ہوئی اس کے تذکرے کے ساتھ الحمدللہ یہ کتاب شائع ہوگئی ہے۔

اس دوران خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب دیوبند سے بریلی (حقائق) اور سفید و سیاہ کے پشتو تراجم بھی شائع ہو گئے ہیں۔

حضرت خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی کتاب ”طلاقِ ثلاثہ“ کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے، علاوہ ازیں حضرت خطیبِ اعظم کی یادگار کتاب سفینۂ نوح (حصہ دوم) کا انگریزی ترجمہ بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللّٰہ علیہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے تذکرے پر مشتمل یہ کتاب خواتین اسلام کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم کی شاہ کار تصنیف ”ذکرِ جمیل“ کے سولہویں (16) ایڈیشن میں پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بہت غلطیاں رہ گئی تھیں جو بلا شبہ بہت بڑی کوتاہی تھی۔ اس کتاب کا تصحیح شدہ نسخہ 17 واں ایڈیشن ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہو گیا ہے اور اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔

سفینۂ نوح کے حصہ اول اور دوم کے اُردو ایڈیشن بھی تصحیح کے بعد ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو طباعت کے لیے بھیج دیئے گئے ہیں۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی معرکۃ الآرا تصنیف سفید و سیاہ اور مسئلہ امامت کے انگریزی تراجم بھی جلد شائع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام کتب انٹرنیٹ پر بھی مطالعے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر دست یاب ہیں۔

☆ گزشتہ برس یادگاری مجلّے کی اشاعت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بحمدہ تعالیٰ حرمین شریفین کا سفر کیا اور زیارت وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔

☆ ماہِ صیام، یومِ عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں پی ٹی وی، میٹرو وَن، ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی چینلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلے کاسٹ ہوئے اور بحمد اللہ تعالیٰ بہت پسند کیے گئے۔ کئی ٹی وی چینلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلے کاسٹ کیں۔ بول ٹی وی پر 30 پروگرام، ''حقیقت اور عقیدت کے بول علامہ اوکاڑوی کے ساتھ'' کی رکارڈنگ بول ٹی وی چینل نے جناب سید حماد حسین کی میزبانی میں دوبارہ نشر کیے گئے۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی گفتگو کو بحمدہ تعالیٰ بہت پذیرائی ملی۔

کیم رمضان المبارک سے 29 رمضان المبارک تک افطاری اور سحری نشریات میں پی ٹی وی اور جیو ٹی وی چینلز سے کورونا وائرس کی وجہ سے اجتماعی پروگرام کی بجائے گفتگو پر مشتمل پروگرام حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے ماہِ رمضان ٹرانس میشن میں روزانہ پیش کیے گئے۔ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کو عالمی پذیرائی ملی۔ ملک و بیرونِ ملک ناظرین کی بڑی تعداد نے اسے دیکھا اور سراہا۔ یہ تمام پروگرام درج ذیل ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کردیے گئے ہیں۔ بول ٹی وی چینلز نے دو برس پہلے کے پروگرام کی رکارڈنگ پھر ٹیلے کاسٹ کی اور جیو ٹی وی کے دوسرے چینلز سے بھی کچھ رکارڈنگ پیش کی گئی۔

جیو ٹی وی نے ایک بہت دل چسپ اور عمدہ پروگرام ترتیب دیا۔ ایک کم سن بچے شیث کے ساتھ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے گفتگو کا ''شیث اور علامہ صاحب'' کے عنوان سے، 30 نشستوں کا یہ پروگرام عالمی طور پر بہت زیادہ پسند کیا گیا۔

کورونا وائرس کے دنوں میں لوگوں کی نیکی کی طرف راغب کرنے کے لیے بول ٹی وی چینل نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی آواز میں اذان اور دعائیں رکارڈ کیں اور پنج وقتہ باجماعت نماز بھی ٹیلے کاسٹ کی۔ شبِ معراج اور شبِ برأت میں علامہ صاحب کے خصوصی خطبات نشر کیے جو بہت پسند کیے گئے۔

www.youtube.com/user/okarvispeeches

☆ نبیرہ قطبِ مدینہ حضرت علامہ ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن اور ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اپنی ہمشیرہ محترمہ کی وفات پر کراچی آئے تو جامع مسجد گلزارِ حبیب بھی تشریف لائے اور جمعہ ادا کیا انہوں نے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر فاتحہ خوانی کی اور خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات کی۔ مدینہ منورہ سے جناب سید مسعود احمد شاہ، الحاج قاضی یعقوب، امریکا سے الحاج ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج مختار احمد رمضان، برطانیا سے مفکر اسلام حضرت مولانا محمد قمر الزمان اعظمی، پیر محمد عرفان نقشبندی، متحدہ عرب امارات سے سید قمر نسیم بھی خطیبِ ملت سے ملاقات کے لیے آئے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیرِ قرآن بیان فرمائی۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 38 برس میں سورۃ الشعراء تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اور اب سورۃ النمل پارہ 20 کی

تفسیر کا بیان پورا ہورہا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گُل زارِ حبیب کے آفیشل فین پیج بنائے ہوئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے ازخود فین پیج بنا رکھیں ہیں اور ان میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ ان کی محبت وعقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوئے فین پیج ختم کردیں تا کہ کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے تیرہ برس سے زیادہ ہورہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ دیے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کردینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اور کون سا ''ترقیاتی کام'' ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔ سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جو سامان کیا ہے اس کا ''نوٹس'' لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کر کے سگنل فری کورے ڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بارہ ربیع النور کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں افطاری کا اہتمام بھی احباب کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ کراچی کے مخدوش حالات کے پیشِ نظر مسجد کے اندر اور اطراف سیکیورٹی کیمرے بھی لگائے گئے تھے، اس سال جدید اور مزید کیمروں کی تنصیب کی گئی ہے اور جناب احمد باوانی (کیاف کارپوریشن) کے زیرِ اہتمام خطیر رقم کے خرچ سے نیا مکمل ساؤنڈ سسٹم لگوایا گیا ہے۔ جس میں محترم شیخ ظہیر احمد، جناب رفیق سلیمان، حاجی بشیر احمد، محمد بلال، الیاس لکی، ڈاکٹر حمزہ، محترمہ آسیہ عارف، شیخ خلیل احمد، محترمہ معظّمہ رحمانی، عبدالغفار داؤد اور محمد جنید قادری نے بھرپور تعاون کیا۔ اللّٰہ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حاجی عبدالرؤف شیوانی نے اوقاتِ نماز کے لیے کمپیوٹرائزڈ فیوچر ڈی جی ٹل کلاک، نئے LED بلب اور ٹیوب لائٹس اور جناب محمد شفیع باوانی نے بلال طاہر الیکٹرک کمپنی کے تعاون سے مسجد کے لیے بجلی کے سوئچ اور ساکٹ فراہم کیے۔ محمد اویس آفریدی نے ان کی تنصیب کی خدمات میں تعاون کیا۔ کوشش کی جاتی ہے کہ مسجد میں آنے والے نمازیوں کو ہر طرح سہولت اور آسانی رہے۔ مسجد کے اطراف کی دیوار کا ایک حصہ بفضلہٖ تعالیٰ مسجد نبوی شریف کے نقشے کے مطابق بنالیا گیا ہے، ان شاءاللّٰہ باقی حصے کی تعمیر کا کام بھی جلد مکمل کیا جائے گا۔ مسجد کے مینار کی تعمیر بھی ابھی نامکمل ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ تعمیر میں تعاون فرمائیں اور دعا بھی فرمائیں کہ جلد یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

☆ جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں خواتین کے لئے ''مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب'' کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا وِرد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا وِرد اور اجتماعی دُعا مسائل و مشکلات کے حل میں بحمدہ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہفتہ 21 نومبر 2020ء کو سالانہ محفل و عرس شریف کا انعقاد ہوا۔ مجلسِ خواتین کی نگران محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت و احترام کے ساتھ نعت و مناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں درس و حلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ و شوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔ یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل وِرد کا ہدیہ شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔ مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت و عقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ''بلاگ'' (Blog) بنادیا ہے۔ لفظ ''www.okarvi'' ٹائپ کیجئے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔ علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فَین پیج بنائے گئے ہیں۔ کچھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگس اس میں جمع کی ہیں۔ پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جارہی ہیں۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گُل زارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تادمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔
مولانا سید عبدالحق شاہ کے سسر محترم (کراچی)، الحاج حافظ سلطان محمود دریاوی (دریا شریف)، بابا بانگا محمد حنیف (بورے والا)، مسجد نور حبیب کے محمد علی کے والد (کراچی)، جناب امجد (کاموں کی)، پلمبر سلیم سنّی کے بہنوئی محمد مصطفیٰ (کراچی)، حضرت مولانا سید وجاہت رسول تاباں قادری (کراچی)، مولانا محمد حیات القادری (بلوچستان)، دفتر جماعتِ اہلِ سنّت کے اسمٰعیل رفاعی بلوچ (بلوچستان)، الحاج شیخ محمد اسلام مُکھی کی اہلیہ محترمہ (لاہور)، حفیدہ حضرت قطبِ مدینہ، اہلیہ محترمہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی (کراچی)، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، نعت خواں انور ابراہیم کی والدہ محترمہ (کراچی)، نعت خواں عبداللّٰہ خلیل کے والدِ محترم (کراچی)، ممتاز شاعر اجمل سلطان پوری (بھارت)، جناب ارشد علی گجر کی اہلیہ محترمہ، سید محمد طس فریدی کی بھابھی محترمہ، حضرت مولانا ڈاکٹر غفران علی صدیقی کی خوش دامن (کراچی)، مولانا محمد اشرف سعیدی (پتوکی)، مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسی جناب ریاض قریشی راجو اور ان کے بھائی ظفر قریشی بابو (کراچی)، حلقہ ریاض الجنۃ کے محترم ناصر محمود (پشاور)، حضرت پیر سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی کی اہلیہ محترمہ (حافظ آباد)، مفتی محمد خان قادری (لاہور)، خطیبِ اعظم کے بہنوئی الحاج محمد اکرم (اوکاڑا)، جناب عصمت اللّٰہ پراچا (امریکا)، پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کے چچا محترم (لاہور)، الحاج عارف سلیمان کے برادر محترم ریاض سلیمان، مولانا محمد اکرم سعیدی کی دخترِ نسبتی (کراچی)، پی ٹی وی کے سید اقبال حیدر (امریکا)، حضرت مولانا محمد اطہر نعیمی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، حضرت مولانا ابرار احمد رحمانی کی ہمشیرہ محترمہ (کراچی)، روزنامہ جنگ کے جناب میر جاوید رحمٰن (کراچی)، عبدالحکیم میمن (مدینہ منورہ)، نعت گو جناب محمد شفیع قادری، محترم جناب لختِ حسنین کی والدہ محترمہ، مولانا خواجہ محمد ارشاد رضوی (برطانیا)، محمد فرحان قادری کی والدہ محترمہ، الحاج قاضی محمد یعقوب کی اہلیہ محترمہ (مدینہ منورہ)، جناب عمیر عطاری شہید (کراچی)، مفتی محمد ابراہیم مقبولی کی والدہ محترمہ (بھارت)، حضرت الحاج چن پیر سید عظمت علی شاہ بخاری (کیلیاں والی)، پیر جی محمد شفیع قادری کی اہلیہ محترمہ، صوفی حامد علی برنی قادری، مولانا غلام غوث بہاء الدین مصباحی، حضرت مولانا محمد عبدالتواب اچھروی (لاہور)، محمد ساجد مکینک کے عزیز محمد حارث، صوفی شکیل احمد کی خالہ اور پھوپھا، مولانا محمود ورنالوی (امریکا)، حضرت پیرزادہ محمد عبدالباقی اشرفی کی اہلیہ محترمہ (برہان پور)، محترم جناب آزاد بن حیدر، جناب منصور فاروقی کی والدہ محترمہ (کراچی)، مولانا محمد عبدالمجید بندیالوی، خطیبِ ملت کے دیرینہ عقیدت مند جناب محمد خلیل مغل (گوجراں والا)، مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسیوں میں امتیاز احمد، تنویر احمد ہوٹل والے کے والد حاجی بشیر احمد، جناب محمد بلال عطاری کے بھائی ساجد ٹیلر، حاجی محمد حنیف کاٹھیاواڑی، رضوان میمن، عارف میمن صاحب کی اہلیہ محترمہ، یعقوب میمن صاحب کی والدہ محترمہ، جناب محمد علی کی والدہ صاحبہ، جناب غنی لالہ کے بھائی افسر (کراچی)، حضرت پیر سید منور حسین شاہ جماعتی کی والدہ محترمہ (علی پور سیداں)، محترم حاجی نظام الدین گوپلانی (کراچی)، سید مسعود شاہ (بورے والا)، خطیبِ ملت کے بہنوئی حاجی شیخ محمد افضل کے بھائی شیخ محمد اسلم (فیصل آباد)، نعت خواں احمد رضا قادری کی والدہ محترمہ (لاہور)، مینارہ مسجد کے جناب شہزاد قریشی کی اہلیہ محترمہ، نعت خواں محمد علی سہروردی کی دادی صاحبہ (کراچی)، حضرت ابوالخیر پیر محمد عبداللّٰہ جان نقش

بندی (پشاور)، حضرت محدث اعظم پاکستان کے مرید الحاج حافظ محمد شفیع رضوی (فیصل آباد)، اہلیہ محترمہ غلام فرید صابری (کراچی)، مولانا غلام محمد سیالوی (کراچی)، حضرت مفتی محمد محبّ اللّٰہ نوری کی ہمشیرہ محترمہ (بصیر پور)، محمد صابر آف اسٹیلیکس، جناب پروفیسر انوار احمد زئی (کراچی)، حضرت مولانا قاضی محمد نور الاسلام ہاشمی (چاٹ گام)، جناب حاجی حضور بخش، مولانا خان محمد قادری کے والد محترم یار محمد، مولانا غلام ربانی افغانی کی والدہ محترمہ، حضرت پیر کبیر علی شاہ چوراہی (لاہور)، جناب پرویز طفیل چوہان، حضرت سید محمد فاروق القادری، بلال عبدالرحیم پردیسی، جناب دوست محمد فیضی (کراچی)، مولانا محمد احمد (کراچی)، محمد فرقان لالی کی والدہ محترمہ، مفتی عبدالحلیم ہزاروی، مولانا محمد عرفان ضیائی کی ساس صاحبہ (کراچی)، محترمہ شگفتہ طارق (راول پنڈی)، جناب شہاب احمد بدایونی، حضرت پیر غلام صدیق احمد (گجرات)، ATI کے اقبال جان محمد کسباتی، حضرت مولانا عبدالرزاق بھترالوی راول پنڈی)، صاحب زادہ محمود پوچی (جنوبی افریقا)، جناب تاج ور نعیمی (لاہور)، الحاج تیمور شیخ کے والد شیخ عبدالرشید (لاہور)، نعت خواں محمد وسیم کی والدہ محترمہ، حاجی محمد اسلم نقش بندی (لاہور) محترمہ تابندہ لاری کے بھائی عمران لاری (کراچی)، خطیبِ ملت کے فدائی جناب محمد اکبر نقش بندی (کراچی)، سید مکرم سلطان بخاری کے بڑے بھائی پروفیسر ڈاکٹر سید مظفر سلطان بخاری (کراچی)، جناب محفوظ الرحمٰن نعیمی، محترمہ فرحانہ اویس کی والدہ محترمہ نسیم مختار (لاہور)، جناب امان اللّٰہ خان نیازی (میاں والی)، جناب نعیم الدین صدیقی گولڑوی (راول پنڈی)، نشرح فاؤنڈیشن کے جناب جنید احمد مختار (کراچی)، حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کے دیرینہ عقیدت مند جناب صوفی محمد عنایت (گوجراں والا)، جناب طارق بن آزاد کی والدہ محترمہ (کراچی)، جناب الحاج محمد علی تالیا کے سسر (کراچی)، علامہ عبدالوحید مصباحی (بھارت) حضرت علامہ مفتی نظام الدین مصباحی کے برادرِ عزیز (بھارت)، حضرت مولانا عبدالحکیم شرف کے بھانجے سکندر (لاہور)، حضرت مولانا مفتی عبیدالحق نعیمی (بنگلا دیش)، شاہ زیب گوپلانی کی دادی محترمہ، حضرت پیر سلطان غلام میراں قادری، جناب سید محمد اسلم غزالی کی نعت گو اہلیہ محترمہ شمع صدیقی، پیر سید احمد حسین شاہ ترمذی (برطانیا)، مولانا سید اقبال احمد حسنی، علی بھائی خوش بو والے کے برادر ملک سعید، الحاج محمد زبیر کے ماموں عبدالرزاق (فیصل آباد)، جناب قاری محمد حسین ارائیں کے برادر محترم غلام مصطفیٰ ارائیں، جناب سید عارف محمود مہجور رضوی، محترمہ اماں فاطمہ قادری (بغداد شریف)، حضرت مدنی میاں اشرفی کے پھوپھی زاد سید اشرف اشرفی الجیلانی، مفتی محمد نعیم مدنی کی پھوپھی صاحبہ، شیخ حاجی جمیل احمد شرق پوری، جنوبی افریقا میں چشتی صابری ٹرسٹ کے سید عباس اور سید عثمان، مفتی محمد طاہر چشتی، خطیب ملت کے بہنوئی شیخ ارشد جاوید کے چچا محترم الحاج محمد رفیق (راول پنڈی) ،شارح بخاری حضرت مولانا شریف الحق کے فرزند ڈاکٹر محبّ الحق (بھارت)، جناب صوبہ خان کی ہمشیرہ محترمہ، حضرت قبلہ پیر سید عبدالحق شاہ چھوٹے لالہ جی (گولڑا شریف)، حضرت پیر سید فیض الحسن شاہ کے فرزند سید افتخار الحسن شاہ (آلو مہار شریف)، نام وَر خطاط تنویر شمسی کے خالو محمد افضل قریشی، مفتی محمد مجیب اشرف (بھارت)، حضرت مفتی معراج القادری (بھارت)، سعدیہ دہلوی (بھارت)، جناب محمد شفیع سیالوی کے بہنوئی عبدالرؤف سیالوی (امریکا)، کراچی الیک ٹرانکس ڈیلرز کے امیر حمزہ کی والدہ محترمہ، جناب تنویر قریشی کے والدِ محترم انوار الدین قریشی، اغوات میں جناب شیخ احمد المسیبو (مدینہ منورہ)، مولانا غلام مصطفیٰ

خان (ناگ پور)، سید انوار الحسن کاشف گیلانی، محترمہ فرید النساء اسمعیل منصور (جنوبی افریقا)، لیاقت علی شاکر (لاہور)، پیر سید ازہر شاہ ہمدانی کی نانی صاحبہ، AC والے اشعر کے والد (کراچی)، حضرت شیخ الاسلام مدنی میاں کے بھانجے سید اختر اشرف گل میاں (بھارت)، بیرسٹر پیر سید وسیم الحسن نقوی کے ماموں سید طیب شاہ بخاری (پنجاب)، جناب محمد یونس پیپسی (مدینہ منورہ)، حضرت خطیب اعظم کے مرید خاص صوفی محمد حبیب الرحمٰن، غلام اکبر کی جواں سال دختر وسیلہ مع دختر (کراچی)، مولانا ابوالحقانی محمد حسین مصباحی (بھارت)، حضرت قبلہ پیر خواجہ محمد حمید الدین سیالوی سجادہ نشین (سیال شریف)، بابا محبوب مینا شاہ (بھارت)، مولانا امام الدین رضوی (بھارت)، مولانا نسیم الدین (بھارت)، مولانا محمد اسلام (ممبئی)، ڈاکٹر ریحان مصطفیٰ راٹھور، الحاج صوفی ابرار احمد رحمانی (کراچی)، جناب محمد امین بیگ کی بھابھی صاحبہ (کراچی)، شیخ نور الدین عتر (شام)، اہلیہ حاجی محمد انور مدنی (ملتان)، سید ممتاز حسین شاہ کاظمی (بھارہ کہو)، حکیم شیخ محمد سعید کی اہلیہ محترمہ (ساہی وال)، عبدالرافع مانی شیخ کے جواں سال تایا زاد انیس شیخ (کراچی)، شاہد ایوب قریشی کے نومولود بھانجے (کراچی)، جناب ایاز خانانی (کراچی)، حافظ محمد قمر الدین (دہلی)، نعت خواں محبوب ہمدانی (لاہور)، ملک ریحان کی والدہ محترمہ (کراچی)، الحاج محمد شفیع ملتانی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، مدثر ہمدانی کی اہلیہ (لاہور)، جناب راشد ربانی (کراچی)، اعجاز رفیق رومیرو کی خوش دامن (لاہور)، بشیر احمد کے والد محترم حاجی احمد ((کراچی)، سید محمد عبدالخالق شاہ (پنجاب)، احمد علی یاسین اغوات (مدینہ)، پیر سید کمیل اشرف (بھارت)، الحاج عبدالرحمٰن صدیقی کی والدہ محترمہ سیدہ سکینہ (مدینہ) ،مولانا عبداللطیف چشتی ازہری کے سسر نور حسین، حاجی محمد حنیف طیب کی ہمشیرہ محترمہ، سید ریحان قادری کے سسر حاجی شکیل، محترمہ فرحانہ ویرا کے والد (کراچی)، سید محمد ناصر کی پھوپھی صاحبہ (کراچی)، حکیم فیض سلطان کی پھوپھی صاحبہ، حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی (کراچی)، پاکستان کسٹم کے جناب خیبر زمان، امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی (لاہور)، جناب غلام حسین مغل کی اہلیہ محترمہ انجم، سید عادل شاہ اسحٰق کے ماموں سید عبدالحمید، الحاج عبدالخالق اسمعیل منصور کی اہلیہ محترمہ زلیخا منصور (جنوبی افریقا)، حضرت خطیبِ اعظم کے دیرینہ عقیدت مند جناب ماسٹر عبدالحفیظ (موہڑا)، محترمہ راشدہ انور (دبئ) کی سمدھن حمیدہ (ممبئ)، میاں محمد نواز شریف کی والدہ محترمہ شمیم اختر (لاہور)، جواں سال سید ہاشم گیلانی (اسلام آباد)، قاری جمیل راٹھور کی والدہ محترمہ (کراچی)، پیر سید اعزاز الدین شاہ (کراچی)، قاری کرامت علی نعیمی (لاہور)، خطیبِ ملت کے بہنوئی الحاج شیخ ارشد جاوید کے خالو اسمعیل (راول پنڈی)، حاجی ابراہیم کریم کی خواہر زاد فیروزہ (جنوبی افریقا)، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء (امریکا)، ڈاکٹر اقبال حمید نعت خواں (کراچی)، حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق کی اہلیہ محترمہ (موہڑا شریف)، سابق وزیر اعظم میر ظفر اللّٰہ جمالی (بلوچستان)، مولانا شمیم اشرف ازہری (ماریشس)، محمد اقبال سلطان بھنگڑا (کراچی)، دعوت اسلامی کے نگران حاجی عمران عطاری کی خالہ محترمہ (کراچی)، نعت گو جناب عزیز الدین خاکی کی ہمشیرہ محترمہ (حیدر آباد)، مفتی محمد حیات قادری (کشمیر)، خورشید عالم گوہر خطاط (لاہور)، علامہ ارشد رضا آسی، ممتاز تاجر سراج قاسم تیلی (کراچی)، سید فراز لیاقت کی پھوپھی سیدہ رخسانہ پروین، شاہ زیب نعت خواں کے والد محترم (کراچی)، حضرت محدثِ اعظم پاکستان کے فرزند و جانشین حضرت قبلہ قاضی پیر محمد فضل رسول حیدر رضوی (فیصل آباد)،

محترم صاحب زادہ سید محمد افضل میاں قادری مارہروی (بھارت)، سید ریحان علی چشتی کے والد محترم سید سرفراز علی چشتی (کراچی)، حضرت مولانا فتح محمد باروزئی (سبّی)، حضرت مولانا سید غلام یاسین بخاری (کشمیر)، خطیبِ ملت کے قرابت دار حاجی غلام شبیر (پاک پتن)، پولیس کے شہزاد عظیم کی اہلیہ، سائیں اسرار الحق کلیامی، زبیر قریشی کی چچی محترمہ (کراچی)، ممتاز شاعر و نقاد جناب شمس الرحمٰن فاروقی (بھارت)، خواجہ محمد نعیم کے چچا محترم، جناب شکیل عادل زادہ کے سسر جناب سید اختر علی، حضرت مولانا غلام نبی فخری، سابق وزیر رفیق اختر کے فرزند عامر اختر اور ان کی ہمشیرہ (کراچی)، مولانا شیراز منصور کی والدہ محترمہ (جنوبی افریقا)، سینیئر نائب صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن عبدالغنی بھنگڑا (کراچی) ...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ **ربنا اغفر لنا و لا خواننا الذین سبقونا بالایمان**، آمین

ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ ان تمام حضرات و خواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنہوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہما الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آگہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے وِرد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ تلخ و ترش باتیں بھی اصلاح و تعمیر کی غرض سے کرتے ہیں، کسی کی دل آزاری یا تضحیک و تحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالیٰ ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لئے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔ کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ عبارات کی کمپوزنگ میں املائی غلطیاں درست کر لی جائیں۔ احتیاط کے باوجود اگر کوتاہی ہو جائے تو عفو و درگزر فرمائیں۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

من جانب

محمد لیاقت خان قادری　　صوفی صوبہ خان قادری　　شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یو اے ای

مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور
صوفی غلام قادر قادری
سید اسحٰق عادل شاہ قادری
عبدالقادر کامران، سوازی لینڈ
حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا
شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا
صوفی محمد عرب، یو اے ای
شاہد ایوب قریشی
سید تجمل یاسین (آسٹریا)
صوفی ابو محمد قادری
مفتی محمد آصف قادری
شیخ محمد عمر، راول پنڈی
عبداللطیف قادری
محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا
سید منور علی شاہ بخاری، امریکا
مولانا محمد محسن اشرفی (جنوبی افریقا)
محمد الیاس حسین (امریکا)
احمد رشید، جنوبی افریقا
سید محمد جنید قادری
الحاج حنیف ہارون دھوراجی
سید نورانی حفیظ قادری
محمد نواز، امریکا
ملک محمد رمضان
شیخ فرید نثار، بھارت
عبدالاحد حسن
حاجی محمد انور (اوکاڑوی)
محمد راشد خان قادری
الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد
محمد عارف قریشی، چائنا
حاجی عظیم حسین
جنید لیاقت
سید ثاقب علی
ہارون رشید، ابوظبی

محمد رضوان عباسی
الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور)
حاجی جاوید معرفانی
زمرد ثقلین
مطلوب الرحمٰن زاہد
صوفی اقبال احمد، برطانیا
شیخ محمد اشرف، پیر محل
محمد سلمان قریشی
صابر علی حقانی، امریکا
سید محمد ساجد قادری
مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک
محمد زبیر خان قادری، بھارت
حیدر علی قادری
حمید اللہ قادری
محمد الیاس، ہائی پوائنٹ
شہریار رحمانی (آسٹریا)
حاجی رحیم الدین قریشی
حاجی محمد حسین میمن
محمد عثمان قلندری
شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد
شبیر احمد قادری، مانسہرہ
محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت)
غلام رسول قادری
غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت
مولانا محمد عرفان قادری
مولانا علاء الدین قادری
محمد ارشد عباسی
محمد زبیر الدین قریشی
محمد الطاف قریشی قادری
سید سمیع اللہ حسینی
انجینئر سید حماد حسین
حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان
محمد سلیم سنّی

شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا
شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی
ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا
الحاج افتخار الدین ارشد (جرمنی)
حافظ سعید احمد مکی، برطانیا
مولانا شیراز منصور قادری، افریقا
مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور
پروفیسر ازہر عباس (ویانا)
شیخ نیک محمد، شرق پور شریف
شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف
خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ
میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ
ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا
راجا عبدالحمید، آسٹریلیا
حافظ اللہ رکھا (امریکا)
محمد حمزہ سجاد (راول پنڈی)
شیخ منظور احمد قادری، لاہور
شیخ محمد شفیق، لاہور
پیر مقصود احمد سعید، رائے ونڈ
صوفی منظور احمد، وزیر آباد
سعود خلیل مغل، گوجراں والا
محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب
محمد نادر خان قادری
شیخ عمر علی، راول پنڈی
ندیم نیاز
محمد عالم عباسی
اصغر علی
حافظ محمد ناصر قادری
محمد نور خان قادری
محمد فرقان خان لالی
سید شعیب حسین
جنید رضا، بہاول پور
عبدالغفار داؤد

سیداسلام شاہ وبرادران (امریکا)	محمد پرویزاشرف (امریکا)	محمد شفیق مہر (امریکا)
گل ریز قادری (بہاول پور)	عامر خاں درانی (آس ٹرے لیا)	احسن عبدالرحمٰن
شیخ شکیل بہاری	محمد ابرار قادری (سعودی عرب)	نسیم عطاری
سید مدبر حسینی	محمد علی تالیا (یو اے ای)	عجب چانڈیو
رضوان ملک	مولانا محمد رفیع اللّٰہ قریشی	احسان اللّٰہ قریشی
وقاص مصطفیٰ قادری	کاشف ایوب قریشی	سید شاہ حسین راجا
شیخ عدیل لیاقت وبرادران (پاک پتن)	شجاعت صدیقی	ملک بابر اعوان کوبکی قادری
الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا	محمد ربیع حسین کوبکی	محمد زین قادری
عبدالرافع (مانی شیخ)	شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا)	محمد آصف خان
عبدالشکور	رضوان اسلم	فہد رحمٰن خان کوبکی
حاجی ساجد یعقوب	الحاج ملک محمد خلیل (لاہور)	سید شارف علی بخاری
محمد امین بیگ قادری	محمد ناصر	حسیب احمد چودھری
سید اخلاق حسین شاہ	محمد مبشر رضا	سید ریحان علی چشتی
عمر احمد صدیقی	حاجی ذوالفقار علی نیازی (فیصل آباد)	

خادمین ومعاونین
مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

آخر اختلاف کیوں؟

خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے تعاون سے مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے ایک وڈیو کیسیٹ اور سی ڈی تیار کی ہے جسے امریکا، جنوبی افریقا، برطانیا اور دیگر متعدد ممالک میں بے پناہ پسند کیا گیا ہے اور اس سے ہزاروں افراد کے عقائد کی اصلاح ہوئی ہے- اس کیسیٹ اور سی ڈی کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ آپ اسے دیکھ کر ہی کر سکیں گے، اس میں سُنّی بریلوی اور دیوبندی وہابی اختلاف کے وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں جو آپ نے کسی حد تک شاید صرف پڑھے سُنے ہوں گے- اس اختلاف کے حقائق کو ناقابلِ تردید دستاویزی ثبوت کے ساتھ دیکھنے کے لئے یہ کیسیٹ اور سی ڈی ضرور حاصل کریں اور مسلکِ حق پر ثابت وقائم رہنے کے لئے اس کیسیٹ اور سی ڈی کو پھیلائیں، یہ کیسیٹ اور سی ڈی مکتبہ گُل زارِ حبیب میں دست یاب ہے- علاوہ ازیں علامہ اوکاڑوی کے اس مشہور ٹی وی پروگرام کی کیسیٹ بھی دست یاب ہے جس میں انہوں نے مزاراتِ اولیاء کے بارے میں دیوبندی علماء کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہوئے جناب احترام الحق تھانوی کی ہرزہ سرائی کا جواب دیا ہے-

مِن جانب: مکتبہ گُل زارِ حبیب (جامع مسجد گُل زارِ حبیب)

گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

محسنِ اہلِ سنّت سے وابستگی کی چند یادیں

تحریر: الحاج **سید عبدالماجد وارثی**

(خادمِ خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

یہ کئی سال پہلے کی بات ہے کہ میں عشاء کی نماز کے بعد اپنے بستر پر سو رہا تھا کہ میرے والد صاحب سید عبدالرشید مرحوم نے مجھے جگایا کہ بیٹا اٹھو کہیں دور سے حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی آواز آرہی ہے۔ میں نے اُٹھ کر وضو کیا اور والد صاحب کے ساتھ اسی آواز کی جانب بڑھتا گیا جہاں سے خطیبِ اعظم کے بیان کی آواز آرہی تھی۔ ہم چوں کہ اس وقت لیاقت آباد میں مقیم تھے تو چلتے چلتے ہم وہاں پہنچ گئے جہاں جلسہ عید میلاد النبی (ﷺ) میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی اپنے مخصوص انداز میں میلاد شریف بیان کر رہے تھے۔ ہم رات گئے تک حضرت کا خطاب سنتے رہے اور صلوۃ وسلام کے بعد حضرت کی دعا میں شامل ہونے کے بعد اپنے گھر واپس آگئے ۔ اب ہمارا یہ معمول بن گیا تھا کہ حضرت اوکاڑوی صاحب کا جلسہ لیاقت آباد کے کسی حصہ میں ہو رہا ہو، ہم اُسے چھوڑتے نہیں تھے کیوں کہ حضرت کا خطاب سننے کے بعد ایمان ایسے تازہ ہو جاتا تھا کہ جیسے ابھی ابھی باغ سے پھول کی تازہ مہک اٹھ رہی ہو۔ رفتہ رفتہ ہم حضرت کے خطاب کے لیے دُور دُور جانا بھی اپنا معمول بنا چکے تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ ہم نے نور مسجد نزد جوبلی مارکیٹ میں حضرت کے پیچھے نمازِ جمعہ پڑھنا شروع کیا اور وہاں سے پورے ہفتے کی تقاریر کا شیڈول لکھ کر لے آتے تھے کیوں کہ حضرت خطیبِ اعظم ہی وہ مقبول شخصیت تھے کہ کراچی شہر میں نور مسجد کے علاوہ تین عوامی مقامات پر لوگوں نے خود بلیک بورڈ بنا دیئے تھے جن پر حضرت کے ہفتہ وار اجتماعات کے تاریخ اور مقام درج ہوتے اور لوگوں کو آسانی سے معلوم ہو جاتا، ہماری کوشش ہوتی کہ لیاقت آباد کے قرب وجوار کی تمام محافل میں شرکت کی جاے اور ہم اس میں کام یاب بھی ہو جاتے تھے۔ پھر لیاقت آباد کی رحمانیہ مسجد میں حضرت نے 10 محرم کو شہادتِ امام حسین رضی اللّٰہ عنہ پر خطاب شروع کیا تو ایک عرصہ تک اس یادگاری مثالی محفل میں شرکت کا موقع ملا اور اس میں شرکت سے ذکرِ امام حسین رضی اللّٰہ عنہ سن کر ایمان کو تازگی نصیب ہوتی تھی اور حضرت خطیبِ اعظم کی اہلِ بیت اطہار سے محبت واضح نظر آتی تھی کہ حضرت بلاشبہ محبتِ اہلِ بیت میں بڑا بلند مقام رکھتے ہیں۔ حضرت خطیبِ اعظم کے گھانچی پاڑا میں خطاب کے لیے میں اپنے والد صاحب اور دیگر دوستوں کے ساتھ ذکرِ شہادت کی محفل میں شرکت کے لیے کئی دن پہلے سے تیاری شروع کر دیا کرتا تھا اور گھانچی پاڑا میں ذکرِ شہادت امامِ حسین رضی اللّٰہ عنہ کی محافل میں شرکت کے بعد رات گئے اپنے گھروں کو لوٹتے تھے۔

گھانچی پاڑا میں ایک بار ذکرِ شہادت کے دوران ایسا ہوا کہ ابھی حضرت کا خطاب شروع ہی ہوا تھا کہ اچانک بادل آگئے اور بارش شروع ہوگئی۔ مجمع میں لوگ اٹھنے لگے تو حضرت صاحب نے فرمایا آپ لوگ آرام سے بیٹھے رہیں جلسہ جاری رہنے تک بارش رُکی رہے گی اور واقعی ایسا ہی ہوا کہ بارش ایسے رُک گئی

جیسے کہ کبھی بارش ہوئی ہی نہیں تھی اور جب ہم گھر پہنچے تو ایسی بارش ہوئی کہ گویا اب کبھی رُکے گی ہی نہیں۔ الغرض یہ کہ حضرت اوکاڑوی صاحب اپنی ذات میں اپنی خداداد خوبیوں میں یگانہ تھے اور آپ کے علم و فضل اور جرأت و ہمت کے اپنے ہی نہیں غیر بھی معترف تھے۔ قومی اسمبلی ہو یا مجلسِ شوریٰ، حضرت نے وہاں بھی نظامِ مصطفیٰ کے لیے جو بات بھی کہی مخالفین نے بھی اس کو سراہا اور مولانا اوکاڑوی صاحب کی دینی اور علمی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ حضرت صاحب قومی اسمبلی یا مجلسِ شوریٰ میں جب بھی تقریر کرتے تو کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ اس میں دخل اندازی کرے بلکہ ہر کوئی ان کی تقریر بڑے غور سے سنتا اور جہاں تک ممکن ہوتا ان کی تجاویز پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرتا اور تمام معزز اراکینِ قومی اسمبلی و مجلسِ شوریٰ ان کی تائید کرتے ہوئے نظر آتے۔ حضرت اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اور تمام زندگی اسی پر قائم و دائم رہے۔

حضرت نے نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) اور ناموسِ رسالت (ﷺ) کی خاطر اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی اور آخر وقت تک اسی کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ عارضہ قلب لاحق ہونے کے بعد ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود حضرت تین سے چار گھنٹے تک خطاب کرتے تھے اور اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش محسوس کرتے تھے۔ حضرت کی خوبیاں تو لاکھوں ہیں جن کو بیان کرنے کے لیے کئی کتابیں بھی لکھی جائیں تو ناکافی ہوں گی مگر ان کے کمالات میں ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے دنیا بھر کو جماعتِ اہلِ سنّت کی مرکزی تنظیم اور اہلِ کراچی کو مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت کے لیے جامع مسجد گُل زارِ حبیب کا تحفہ عنایت فرمایا جہاں آج بھی ان کے ہونہار اور نہایت قابلِ احترام صاحب زادے علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی حضرت صاحب کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور پوری دنیا میں حق کا پیغام پھیلا رہے ہیں اور ہر جمعہ کو نماز سے قبل اور جو بھی خطاب فرماتے ہیں وہ سننے اور عمل کرنے کے لائق ہوتا ہے اور خاص کر رمضان المبارک کے اجتماعات میں جو لُطف آتا ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

اللّٰہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لولاک (ﷺ) کے صدقے اور طفیل خطیبِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین

☆☆☆

ان شاءاللّٰہ تعالیٰ، حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا **39 واں** سالانہ مرکزی دوروزہ **عرس مبارک** جمعرات، جمعہ **17-18 فروری 2022**ء اور **39 واں** سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **18 فروری 2022**ء کو منایا جائے گا۔

ہدیہ عقیدت

از مفکرِ اسلام حضرت علامہ **محمد قمر الزمان اعظمی**، برطانیا

پاسبانِ اہلِ سنّت حضرت علامہ شفیع   ناشرِ دین و شریعت حضرت علامہ شفیع
زندگی بھر دعوتِ دینِ متیں دیتے رہے   حبذا ان کی خطابت حضرت علامہ شفیع
ان کے کردار و عمل اور خُلق پر غالب رہی   سرورِ عالم کی سنّت حضرت علامہ شفیع
آسمانِ سنّیت پہ جلوہ فرماتے رہے   کوکبِ برجِ خطابت حضرت علامہ شفیع
ذاتِ پاکِ مصطفیٰ کا ذکر اور ذکرِ جمیل   حشر میں وجہِ شفاعت حضرت علامہ شفیع
دیدنی تھا ان کی محفل میں ہجومِ عاشقاں   تھا بتائیدِ مشیت حضرت علامہ شفیع
مسلکِ حق کے نمائندہ تھے ارضِ پاک پر   تھے نقیبِ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ شفیع
شخصیت پہ ان کے نازاں تھے سبھی اہلِ سُنن   افتخارِ ملک و ملت حضرت علامہ شفیع
حضرتِ کوکب کو بخشی ہیں خدا نے عظمتیں   از دعاءِ پاک طینت حضرت علامہ شفیع

ہے قمرؔ کی یہ دعا پائیں بفضلِ کردگار
خلد میں قربِ رسالت حضرت علامہ شفیع (رحمۃ اللّٰہ علیہ)

☆☆☆

درمنقبتِ خطیبِ اعظم پاکستان

حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمہ

کلام: استادالشعراء صاحب زادہ علامہ پیر **ابوالحسن واحدؔ رضوی**

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیض آباد، اٹک)

خدا کے پیارے، نبی کے پیارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
جدا، نرالے، انوکھے، نیارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
محبِّ صادق وہ غوثِ اعظم کے، خواجہ ہندالولی کے عاشق
وہ نقشبندی فلک کے تارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
وہ خوب صورت، وہ خوب سیرت، وہ نیک خصلت، وہ نیک طینت
محبتوں، چاہتوں کے دھارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
خطیب اُن سا فلک کی آنکھوں نے بعد اُن کے کہیں نہ دیکھا
ہر ایک سامع جنہیں پکارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
وہ خوش نوائی وہ خوش بیانی وہ طرزِ گفتار وہ روانی
فدا ہیں جن پر جمال پارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
حسین لہجے میں وہ تلاوت، صدائے شیریں سے شعر خوانی
دکھائیں تقریر میں نظارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
سجی ہے عرسِ خطیبِ اعظم کی آج محفل بصد عقیدت
بنے ہیں دولھا، حسیں دُلارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم
شفیعِ محشر کے سچے عاشق، نہ کوئی آئے گا اُن سا واحدؔ
ریاضِ دیں را عجب بہارے خطیبِ اعظم خطیبِ اعظم

(رحمۃ اللّٰہ علیہ)

خطیبِ اعظم پاکستان ترجمانِ فکرِ اولیاء، ناشرِ علومِ نبوت

مبلغِ عشقِ رسول حضرت علامہ مولانا قبلہ **محمد شفیع اوکاڑوی** صاحب قدس سرہ العزیز

کی بارگاہ میں ارمغانِ محبت

عقیدت گزار: خادمِ ابوالخیر **سید امتیاز حسین شاہ کاظمی**

خطیب درگاہ حضرت بری امام سرکار، اسلام آباد

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راول پنڈی

خطیب ایسے تھے جن پہ خود خطابت ناز کرتی ہے
مقدر میں دھنی ایسے کہ قسمت ناز کرتی ہے
ضیائے حبِّ احمد کی جہاں میں روشنی بانٹی
خدا نے ایسی عزت دی کہ عظمت ناز کرتی ہے
ثنائے پنجتن سے خوب گرمایا محافل کو
نبی نے ایسا چمکایا کہ شہرت ناز کرتی ہے
وہ اہلِ بیت کے عاشق فدائی تھے صحابہ کے
فنائے شیخ تھے ایسے طریقت ناز کرتی ہے
میدان کربلا کا کھینچ کر نقشہ خطابت سے
بیان ایسا کیا کہ خود شہادت ناز کرتی ہے
جہاں میں اہلِ سنّت کا سفیر و ترجماں بن کر
محبت ایسی پھیلائی کہ نسبت ناز کرتی ہے
محدث تھے، مفسر تھے مدرس اور واعظ تھے
نصیب ایسا بلند پایا کہ رفعت ناز کرتی ہے
خطابت کے جہاں میں آپ کا ثانی نہیں کوئی
انہی پر اہلِ سنّت کی جماعت ناز کرتی ہے
انہی کی محنتوں نے کیا نکھارا ہے کراچی کو
مساجد اور مدارس کی یہ زینت ناز کرتی ہے
انہی کے فیض کے مظہر نظر آتے ہیں نورانی
بنے وہ جانشین ایسے نیابت ناز کرتی ہے
مصنف ہیں مفکر ہیں ادیب نام وَر ہیں وہ
مٹھاس اتنی ہے لہجے میں حلاوت ناز کرتی ہے
فدائے غوثِ اعظم تھے "خطیبِ پاکستان" سید
انہی مقبول بندوں پر ہی ملت ناز کرتی ہے

دو رمضان المبارک یوم پیدائش

خطیبِ اعظم پاکستان حضرت مولانا **محمد شفیع اوکاڑوی** کے موقع پر نذرانہ منقبت

کلام: جناب **عزیزالدین خاکی**

داعیٔ دینِ خدا ہیں حضرت اوکاڑوی
سرورِ دیں پر فدا ہیں حضرت اوکاڑوی
عاشقِ غوث الوریٰ ہیں حضرت اوکاڑوی
صاحبِ حسن و عطا ہیں حضرت اوکاڑوی
حضرت خواجہ معین الدین کے شیدائی ہیں
جانشینِ اولیاء ہیں حضرت اوکاڑوی
اہل سنت متبع ان کے رہیں گے حشر تک
وہ ولیٔ با صفا ہیں حضرت اوکاڑوی
قربت محراب و منبر آپ کی پہچان ہے
عشق کی پیہم نوا ہیں حضرت اوکاڑوی
کون کہتا ہے کہ ویراں ہے یہ گُل زارِ حبیب
ہر طرف جلوہ نما ہیں حضرت اوکاڑوی
نعت گوئے مصطفیٰ خاکی ہوں میں بھی خیر سے
مدح خوانِ مصطفیٰ ہیں حضرت اوکاڑوی

(رحمۃ اللّٰہ علیہ)

بہت ضروری IMPORTANT

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت ضروری IMPORTANT

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نے اکیڈمی کے نام کا ایک فین پیج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوئے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درجِ ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سِوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members of the Maulana Okarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other pages and therefore are not responsible for the content on the unofficial sites.

http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.kaukab-noorani-okarvi.com/
http://www.okarvi.com
http://hazratkhateeb-e-azam.weebly.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/
https://plus.google.com/+AllamahKaukabNooraniOkarvi

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage/
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi/
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/
https://www.linkedin.com/in/allamah-kaukab-noorani-okarvi-02862433/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com

ہم خُرما وہم ثواب

مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت ، محسنِ ملک وملت ، عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ، مُحبِّ صحابہ وآلِ بتول ، محبوبِ اولیاء ، خطیبِ اعظم حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قدس سرہ الباری و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ 313 (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو میں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا – ان شاءاللہ اس کی حاجت پوری ہوجائے گی –

الحمدللہ ! حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہوچکے ہیں ، لوگوں کا جائز کام ہوجاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کررہی ہے اور صدقہ جاریہ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے – حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کرسکتے ہیں – مسجد گُل زارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے – اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں – اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے –

گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا ، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون نمبر : (021) 3225 6532
برانچ کوڈ نمبر : (UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر : PK64UNIL0112069901020247

اطلاع

ملک بھر سے جو لوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر و ترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہئیں، ان کے لئے ''آن لائن بینکنگ'' کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کرواسکتے ہیں، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب کبھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تاکہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

1- جامع مسجد گل زارِ حبیب

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2024-7
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK64UNIL0112069901020247

2- جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-2619-5
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK03UNIL0112069901026195

3- مزار شریف مولانا اوکاڑوی

اکاؤنٹ نمبر	:	A/c # 010-1344-9
برانچ کوڈ نمبر	:	(UBL) 0699
آئی بی اے این نمبر	:	PK86UNIL0112069901013449

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں۔)

گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

گل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

فون: 3225 6532 (021)

gulzarehabibtrust@gmail.com

خوش خبری

مولانا اوکاڑویؒ اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہُوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کرلی گئی ہیں- ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاءاللہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کرسکیں گے کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں-

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں- تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں-

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈوژن)

53-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-فون: 1323 3452

اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کی از سرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا- ۱۹۸۰ء میں گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہُوا-

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے- ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں- اللّٰہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے- مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزار مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے-

گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی-فون: 3225 6532 (021)

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گُل زارِ حبیب 010-2024-7)

(جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب 010-2619-5) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

In Baluchistan province, Hazrat Maulana Abu Sa'ad Muftee Fateh Muhammad Khan Baaro Zaee *(Allaah have mercy on him)* was a great scholar. He passed away in December 2020. In our magazine of 33rd Annual Urs Shareef his writing was published. Now, to give tribute to him, the English translation of it is being presented to the readers.

Translated by S.Y.Z Qaadiree

Khateeb-e-A'zam the Distributor of the Scent of the Love of Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*

Bismil Laahir Rahmaanir Raheem
Nahmaduhu Wa Nusallee Alaa Rasoolihil Kareem

Amongst these Divine Spiritual personalities and the Respected Scholars, a most honourable active scholar is also the respected personality of Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Mercy on him)*. Whose august existence, in his sanctified life, is anunexpected blessing for the bondsmen of the Almighty Allaah for receiving eternal prosperity and is a very superior standard and the truly ultimate practical model for success.

The Honorable Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* by his heart-warming discourses, guidance and accomplished character gave the hearts of the bondmen of Almighty Allaah the lesson of love of *Sarwar-e-Kaaienaat* [The Chief of the Universe]. *Mahboob-e-Rabb-ul-Aalameen* [The Most Beloved of the Creator of the Universe] the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. Because until the love of *Huzoor Pur Noor* [The Grand Prophet filled with Luminance/Divine Light] the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is not more than even our own parents, a person cannot be the processor of the Perfect Faith. *AL Hamdu Lil Laah* [By the Grace of Allaah Almighty], he remained busy day and night in saving the lively and flourishing Garden of this strong Religion from infidelity and ill-religiousness, falsehood and wickedness and against the stormy wind of insolence which arise to demean the status of the Prophet-hood and in enhancing its beauty and elegance. This is the reason, that especially in Karachi, and all over Pakistan, where ever his gatherings were held, there amid millions of faithful believers the scent of the love of *Sarwar-e-Kaunaien* [The Chief of the Universe] the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is still passing onits fragrance.

Al Hamdu Lil Laah, after his departing, there was such an effect of his complete favorable bounties on his eldest son, the respected Allaamah Kaukab Noorani Okarvi *(May Allaah continue his grace)*, that even today, there is still a gathering of several thousands of people in the sacred Jaame Masjid Gulzaar-e-Habeeb, on every Friday......May Almighty Allaah by the Grace of His Blessed Beloved keep Allaamah Kaukab Noorani alive for a long time

with ever lasting health and safety. So that, the Garden of love and adoration which Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* had sowed, Allaamah Kaukab Noorani *(May Allaah continue his grace)* would keep it flourishing. *Aameen Summa Aameen* [So be it again so be it]

Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* has two other worthy sons. The three of the brothers by the grace of the good supplications of their respected father possessthe visible qualities of good character and behavior, humility and humbleness, hospitality and refinement. This world is filled with many eloquent speakers, expertise of language, sweet voiced, pleasant speakers. But Aashiq-e-Rasool [The true Lover of the Holy Prophet *Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam]*, Fanaafir-Rasool [Most completely Devoted in the love of the Holy Prophet *Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam]* Hazrat Allaamah Al Haaj Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*, *Shahbaaz-e-Khitaabat* [The Soaring Flyer of Oration], *Peer-e-Tareeqat [The Grand Guide of Spiritual Path]*, *Fakhr-e-Ahle Sunnat* [The Pride of Ahle Sunnat], had such proficiency on the skill of Oration that in whichever gathering he would go and give a speech he would captivate it and the gathering would besome what in a spell-bound state. It would feel in the hearts that there is no one present there beside Allaamah Okarvi. In which ever topic he would express his thoughts none of its aspect would remain thirsty.

From every word of this discourse the scent of the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* would be fragrant. Where ever he would make a speech, the flags of the opponents would hang down. The immense love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was the wealth, asset and the title of his life. It was also the love and devotion of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* that all his life he gave the lesson of the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. Along with the skills of oration and discourse, the passion of association which Almighty Allaah had bestowed him with pen and paper, it was also one of its own kind....... His pen would be used for the support and the truth fulness of the Religion and to uncover the ill-fadedness of the enemies of Islaam. The sacred pen of Allaamah Okarvi *(Allaah have mercy on him)* never came in action for the greed of wealth. As said by the Imaam of Ahle Sunnat Shaah Ahmad Razaa Khan Faazil-e-Barelvi *(Allaah have mercy on him)*,

Karuun Midh-e-Ahle Duwal Razaa
Pa'ay Is Balaa Mayn Mayree Balaa
I would praise the wealthy worldly people
Why would my misery fall in this misery
Mayn Gadaa Huun Apnay Kareem Kaa
Mayraa Deen Paraa-e-Naan Naheen
I am the beggar of the Most Gracious Beloved Prophet
My religion is not a piece of bread

It is also the quality of his writings [books] that it is full of evidences and free from violence, and bitterness. The books which has passed through my glance [this humble person] are the following; *Zikr-e-Haseen, Imaam Paak Aur Yazeed Paleed, Raah-e-Aqeedat, Dars-e-Tauheed Apnay Aaeenay Mayn, Sawaabul Ibaadaat Ilaa Arwaahil Amwaat, Zikr-e-Jameel, Barakaat-e-Meelaad, Raah-e-Haqq, (Anmbiyaa Aur Auliyaa Ko Nidaa Ka Jawaaz), Safeenah-e-Nuuh, Namaaz Mutarjam, Anwaar-e-Risaalat*..... Whenever I [this humble person] had the chance of going to Karachi, then definitely I would have the honour of meeting the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)*.

In the province of Baluchistan, the most initial establishment of the organization of Jamaa'at-e-Ahle Sunnat was found by Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. And it was him who raised the voice of Truth with passion and zeal for the True Path of Ahle Sunnat. Many times, I [this humble person] invited the respected Hazrat *(Allaah have mercy on him)* for giving lectures in the gatherings in Quetta, Sibbi, Mastung, which he never discarded, even though he was also always very busy in Karachi. He would come here after travelling by such a long journey but he would never disappoint us. He would enlighten the hearts of the audience by describing the attributes and the qualities of the Beloved of Almighty Allaah the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. May Almighty Allaah elevates his statuses. And would fill his sacred grave with His blessings. *Aameen Summa Aameen*

We are very delighted that after the departing of the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* his blessed son Allaamah Kaukab Noorani Okarvi *(May Allaah continue his grace)* is full-filling the *Masnad* (legacy/inheritance) of his respected father in the best possible ways. After the departing of his respected father, he has also made dynamic efforts in bringing the remaining construction work of the blessed Jaame Masjid Gulzaar-e-Habeeb to its completion. Also, is fulfilling the obligation of oration more than the expectations. He has also done remarkable magnificence in the field of writing publications and books. The book which the respected Allaamah Saahib has written after the departing of his respected mother, that book is filled with the feeling of such emotions that even if the reader has the heart of a stone, then also, tears will flow from his eyes. It is our supplication may Almighty Allaah increase his power of writing even more. *Aameen Summa Aameen*

This bondsman prays, that the respected son, the gracious one, Allaamah Saahib by staying energetic with hand and body would keep flourishing Ahle Sunnat with his bountiful qualities. *Aameen Summa Aameen*

Written by the Chief Jaame Faiezul Uloom, Naqshbandiyah, Qaadiriyah Ghareebabaad, Sibbi (Baluchistan)

Maulana Muhammad Saadiq Razaa Misbaahee is a known scholar amid the Indian Sunni Scholars. His Urdu writing was printed in the 27th Annual Magazine of the Urs Shareef. The English translation of his brief but excellent writing is being presented to the readers.

Translated by S.Y.Z Qaadiree

The Crowned King of Oration

Today, as I am seated and trying to search my past, a very important and eminent name has started to shine on the forehead of my thoughts. *Al Hamdu Lil Laah* [By the Grace of Almighty Allaah], my respected father is religious and he has done adequate reading of Islaamiyaat. He has inclination towards the speeches and the books of the Scholars of Ahle Sunnat. I am recalling, it was him from whose tongue for the very first time, I heard the name of Khateeb-e-A'zam Pakistan, Mujaddid-e-Maslak-e-A'laa Hazrat, Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. In our house, there were two cassettes of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan, which were on the topic of Shahaadat-e-Imaam Husaien *(Allaah is well-pleased with him)*. On these cassettes the photo of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan was printed. From these cassettes I had the honour of hearing the speeches of Hazrat Khateeb-e-A'zam for the very first time. Even today, I still feel the radiance of his speech in my mind. Hazrat Khateeb-e-A'zam in this speech has explained the events and Philosophy of Karbalaa with such soul melting and heart touching way that we people would be filled with tears. He himself would cry and also make others cry. In our house during the month of Muharram-ul Haraam, especially in the first ten days *[Ashraa-e-Awwal]* daily in the morning and the evening these cassettes of Hazrat Khateeb-e-A'zam were played. Sadly, now I do not know, where this precious wealth is hiding in the things and belongings of the house.

Thus, these are the elementary imprints by which the composition of my devotion and acquaintance with Hazrat Khateeb-e-A'zam has been developed. Maybe, I might have read one or two books of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan. Though even till today after the mentioned speech I don't have the privilege of hearing any other speech. Anyhow, whenever the blessed name of his most dignified son, the internationally acclaimed Orator Hazrat Maulana Doctor Kaukab Noorani Okarvi dissolves nectar in my ears then,the last name "Okarvi" of the respected name of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan glues its image in my mind. Also, the radiance of the mentioned speeches once again starts becoming the delight of my listening. I have heard that the speeches of the respected Hazrat Maulana Kaukab Noorani Saahib also seems like the second edition of his respected father. What should we say about Maulana Kaukab Noorani Saahib! Due to his individualistic style of speechifying, his extraordinary

victorious endeavors, the firmness of his beliefs, and his struggle of inviting and propagation he has become a well-known personality all over the world. He has received the intellectual and practical wealth of his respected father in his legacy and he is busy in distributing it with both the hands. May Almighty Allaah extensively spread his shadow even more and more.

Khateeb-e-A'zam Pakistan, Mujaddid-e-Maslak-e-A'laa Hazrat, Hazrat Allaamah Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is amongst those highly respected pious legends whose prorogating endeavor's will remain as radiantly glowing light [torch] in History. In the field of oration, there is no one comparable to him. With his extinguishing falsehood and blazing speeches the Garden of Knowledge and Graciousness has echoed with the poetry of Maulana Ahmad Razaa *(Allaah have mercy on him)*. Undoubtedly, he was an ambassador of A'laa Hazrat.In expressing and spreading the mission of Imaam Ahmad Razaa Qadiree Barelvi *(Allaah have mercy on him)* his outstanding efforts are worth writing with the water of gold. In this Path, the respected Hazrat Khateeb-e-A'zam had to face many difficulties. He also went through the stages of sentence and imprisonment, while assassination attacks were also done on him, but tremor was never felt in hisfirm feet of stead fastness and the torches of the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* which were radiant in his heart, he kept enlightening the hearts of the people by its radiance. As if there was an ocean of heart-warming feelings embedded in the discourses of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)*. He himself was drowned in it and the listening would also sink in it. The ecstasy of his speech would have such an effect on the listeners that they would be captivated by his discourses. In oration Hazrat Khateeb-e-A'zam was a proficient genius. Everyone, the friends and the strangers [opponents] also acknowledge the supremacy of his Oration. He would select the topic of his speech according to the temperament and the state of the listeners. Then without getting tired he would keep on talking on it. The elements of stress on the firmness of correct believes, emphasize on correcting the manners, lessons of associations with Pious people, striking the heads of false-hood and evil beliefs, the uplifting of Truth fulness, and the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* could be selectively extracted from the speeches of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)*. His discourses would be embellished with intellectual and traditionally copied evidences. His way of oration would be such that the listener would strongly remain glued to the True Beliefs of Ahle Sunnat. The spreading and propagation of True Beliefs of Ahle Sunnat was his main and especial mission, which has élite up his work and name from "Okara" and spread it all over the world.

The love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was the first and the most initial ingredient of his nurturing (Mixed in his Ghutee/the initial sweet thing that is given to a child after his birth). The yeast of his oration was raised by the syrup of the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*. He would create such an environment during the speech

that the listeners would be enthralled with the emotions of excessive love *[Wajd]*. Even the legendary Scholars, Spiritual masters and the learned wise-people and intellectuals of his era would also accept the importance, the significant meaning and the intended object of his orations. Once Hazrat Muftee Waqaarud Deen *(Allaah have mercy on him)* said about his speech, "There is a need of further increasing the circle of discourses of Maulana Okarvi Saahib. His gathering should be held in different places so that the populace of Ahle Sunnat could be saved from the storm of ill-Beliefs." *(Al Khateeb, Edition-26, pg.41).* Beside the speeches, he has also written several books which have become popular amongst the general and the noble people. The basis topic of these books is also the correction of the Muslim Ummah. These books are worth a lot of importance for the thinking and the practical purification of Muslim Nation. By this way, both the pen and tongue of Hazrat Khateeb-e-A'zam *(Allaah have mercy on him)* had became the means of expression of the Truth and he left the world by being honoured by it.

His endeavors had tied the titles like the "Khateeb-e-A'zam," and Mujaddid-e-Maslak-e-A'laaHazrat," on his fore-head. On international level through his discourses he did the propagation and spreading of Maslak-e-A'laa Hazrat meaning Maslak Ahle Sunnat. He was not only a Scholar or Orator rather he was also a Truly Complete *Walee* [Friend of Allaah], thousands of incidents of his Saint-hood are extensively spread out. Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan has a very significant role in the formation and extension of the non-political international Movement of propagation and teaching, "Da'wat-e-Islaami." It was Hazrat Khateeb-e-A'zam who for the very first time gave the permission of inviting, propagating and spreading Hazrat Maulana Muhammad Ilyaas Attaar Qaadiree in Karachi, at Masjid Gulzaar-e-Habeeb. Continuously for several years Da'wat-e-Islaami kept working in this Masjid. Whenever the history of Da'wat-e-Islaami will be written the details of the efforts of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan will definitely find a place. Undoubtedly, Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy on him)* is that most distinguished personality of the past whose services are accepted by the world.Until the eyes of the Era does not close, his services will remain radiant in the topics of History like a radiant light. May Almighty Allaah shower the rain of Mercy and *Noor* [Luminance/Divine Light] on his blessed grave and may give us blessings through his grace.

written by
Maulana Muhammad Saadiq Razaa Misbaahee,
Mumbai, INDIA

Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat[Reviver of the true Sunni Path], *Muhsin-e-Mulk o Millat* [Benefactor of the Country and Nation], *Aashiq-e-Rasool (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*[Lover of the Holy Prophet], *Muhibb-e-Sahaabah Wa Aal-e-Batuul* [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah is well-pleased with them)*], *Mahbuub-e-Auliyaa* [Beloved of the Friends of Allaah], Khateeb-e-A'zam [Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi ***(Allaah have mercy on him)*** has announce this with special permission that,

"If a person has any true need then he should read two *Rak'aat Nafl (Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah is well-pleased with them)* ful fill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr* I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desire does fulfill. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of *Sadaqah-e-Jaariyah* [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties by this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

Gulzar-e-Habib Trust
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532
Account # 010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank imited, Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com

Appeal

In 1973, *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* Established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* in Doli-Khaata Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes *(Masjid* and *Madrassah)*, please help yourself and also your associates for assistance (friends and family). May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of *Khateeb-e-A'zam*, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam).*

Gulzar-e-Habib Trust
Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib
010-2024-7, Branch Code # 0699
IBAN NO : PK64UNIL0112069901020247
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib
010-2619-5, Branch code # 0699
IBAN NO : PK03UNIL0112069901026195
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi
010-1344-9, Branch code # 0699
IBAN NO : PK86UNIL0112069901013449

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi
The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.